فہرست مضامین نور محمدی بہشتی زیور حصہ دہم مکمل و مدلل

ملنے کا پتہ } نور محمد کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ فریرروڈ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) نور محمدی بہشتی زیور کا دسواں حصہ

اس میں ایسی باتیں زیادہ ہیں جن سے دنیا میں خود بھی آرام سے رہے اور دوسروں کو بھی اس سے تکلیف نہ پہنچے اور یہ باتیں ظاہر میں تو دنیا کی معلوم ہوتی ہیں لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پورا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ مسلمان کو مناسب نہیں کہ کسی سخت تکلیف میں پھنسکر اپنے آپ کو ذلیل کرے اور یہ بھی آیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم وعظ میں اسکا خیال رکھتے تھے کہ سننے والے اکتا نہ جائیں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ مہمان اتنا نہ ٹھیرے کہ گھر والا تنگ ہو جاوے اس سے معلوم ہوا کہ بلا ضرورت تکلیف اٹھانا یا کسی کو تکلیف دینا ایسا برتاؤ کرنا جس سے دوسرا آدمی اکتا جاوے یا تنگ ہونے لگے یہ بھی دین کے خلاف ہے۔ اسواسطے دین کی باتوں کے ساتھ ایسی باتیں بھی اس کتاب میں لکھدی ہیں جن سے اپنے آپ کو اور دوسروں کو آرام پہونچے۔

(۲) بعضی باتیں سلیقہ اور آرام کی

(۱) جب رات کو دروازہ گھر کا بند کرنے لگو تو بند کرنے سے پہلے گھر کے اندر خوب دیکھ بھال لو کہ کوئی کتا بلی تو نہیں رہ گیا کبھی رات کو جان کا یا چیز بست کا نقصان کر دے یا اور کچھ نہیں تو رات بھر کی کھڑ کھڑ ہی نیند اڑانے کو بہت ہے (۲) کپڑوں کو اور اپنی کتابوں کو کبھی کبھی دھوپ دیتی رہا کرو۔ (۳) گھر صاف رکھو اور ہر چیز اپنے موقع پر رکھو (۴) اگر اپنی تندرستی چاہو تو اپنے کو بہت آرام طلب مت بناؤ کچھ محنت کا کام اپنے ہاتھ سے کیا کرو۔ سب سے اچھی چیز عورتوں کے واسطے چکی کا پیسنا یا موسل سے کوٹنا یا چرخہ کاتنا ہے اس سے بدن تندرست رہتا ہے۔ (۵) اگر کسی سے ملنے جاؤ تو وہاں اتنا مت بیٹھو یا اس سے اتنی دیر تک باتیں مت کرو کہ وہ تنگ ہو جاوے یا اس کے کسی کام میں حرج ہونے لگے (۶) سب گھر والے اس بات کے پابند رہیں کہ ہر چیز کی ایک جگہ مقرر کر لیں اور وہاں سے جب اٹھائیں تو برت کر پھر وہاں ہی رکھدیں تاکہ ہر آدمی کو وقت پر پوچھنا ڈھونڈنا نہ پڑے اور جگہ بدلنے سے بعضی دفعہ کسی کو بھی نہیں ملتی سب کو تکلیف ہوتی ہے اور جو چیزیں خاص تمہارے برتنے کی ہیں انکی جگہ بھی مقرر رکھو تاکہ ضرورت کیوقت ہاتھ ڈالتے ہی مل جائے (۷) راہ میں چارپائی یا پیڑھی یا اور کوئی برتن اینٹ پتھر سل وغیرہ مت ڈالو۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اندھیری میں یا بعضی دفعہ دن ہی میں کوئی بھچپٹا ہوا روز کی عادت کے موافق

بے کھٹکے چلا آرہا ہے وہ الجھ کر گر گیا اور جگہ بے جگہ چوٹ لگ گئی (۸) جب تم سے کوئی کسی کام کو کہے تو اسکو سن کر ہاں یا
ضرور زبان سے کچھ کہدو تاکہ کہنے والے کا دل ایک طرف ہو جاوے نہیں تو ایسا نہ ہو کہ کہنے والا تو سمجھے کہ اس نے
سن لیا ہے اور تم نے سنا نہ ہو یا وہ سمجھے کہ تم یہ کام کر دو گی اور تم کو کرنا منظور نہ ہو تو ناحق دوسرا آدمی بھروسہ میں رہا (۹) نمک
کھانے میں کسی قدر کم ڈالا کرو کیونکہ کم کا تو علاج ہو سکتا ہے لیکن اگر زیادہ ہو گیا تو اس کا کچھ علاج ہی نہیں (۱۰) دال میں
سالن میں مرچ کترکر مت ڈالو بلکہ پیس کر ڈالو کیونکہ کتر کر ڈالنے سے بیج اس کے ٹکڑوں میں رہتے ہیں اگر کوئی ٹکڑا منہ میں آجاتا
ہے تو ان بیجوں سے تمام منہ میں آگ لگ جاتی ہے (۱۱) اگر رات کو پانی پینے کا اتفاق ہو تو اگر روشنی ہو تو اس کو خوب دیکھ لو
نہیں تو لوٹے وغیرہ کو کپڑا لگا لو تاکہ منہ میں کوئی ایسی ویسی چیز نہ آجاوے (۱۲) بچوں کو ہنسی میں مت اچھالو اور کسی
کھڑکی وغیرہ سے مت لٹکاؤ اللہ بچاوے کبھی ایسا نہ ہو کہ ہاتھ سے چھوٹ جاوے اور ہنسی کی گل پھنسی ہو جاوے
اسی طرح ان کے پیچھے ہنسی میں مت دوڑو شاید گر پڑیں اور چوٹ لگ جاوے (۱۳) جب برتن خالی ہو جاوے
تو اس کو ہمیشہ دھو کر اٹھا رکھو اور جب دوبارہ اس کو برتنا چاہو تو پھر اس کو دھو لو۔ (۱۴) برتن زمین پر رکھ کر اگر ان
میں کھانا نکالو تو ویسے ہی سینی یا دسترخوان پر مت رکھدو پہلے اس کے تلے دیکھ لو اور صاف کر لو (۱۵) کسی کے
گھر مہمان جاؤ تو اس سے کسی چیز کی فرمائش مت کرو بعضی دفعہ چیز تو ہوتی ہے بحقیقت مگر وقت کی بات ہے
گھر والا اس کو پوری نہیں کر سکتا ناحق اس کو شرمندگی ہو گی (۱۶) جہاں اور آدمی بھی بیٹھے ہوں وہاں بیٹھکر
مت تھوکو ناک مت صاف کرو اگر ضرورت ہو ایک کنارے پر جا کر فراغت کر آؤ (۱۷) کھانا کھاتے میں ایسی ہی
چیزوں کا نام مت لو جس سے سننے والوں کو گھن پیدا ہو بعضے نازک مزاجوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے
(۱۸) بیمار کے سامنے یا اس کے گھر والوں کے سامنے ایسی باتیں مت کرو جس سے زندگی کی ناامیدی پائی جاوے
ناحق دل ٹوٹے گا بلکہ تسلی کی باتیں کرو کہ انشاء اللہ تعالےٰ سب دکھ جاتا رہے گا (۱۹) اگر کسی کی پوشیدہ بات کرنی
ہو اور وہ بھی اس جگہ موجود ہو تو آنکھ سے یا ہاتھ سے ادھر اشارہ مت کرو ناحق اس کو شبہ ہو گا اور یہ جب
ہے کہ اس بات کا کرنا شرع سے درست بھی ہو اور اگر درست نہ ہو تو ایسی بات ہی کرنا گناہ ہے (۲۰)
بات کرتے وقت بہت ہاتھ مت نچاؤ (۲۱) دامن، آنچل، آستین سے ناک مت پونچھو (۲۲) پاخانے کے
قدمچے میں طہارت مت کرو۔ آبدست کے واسطے ایک قدمچہ الگ چھوڑ دو (۲۳) جوتی ہمیشہ جھاڑ کر پہنو
شاید اس کے اندر کوئی موذی جانور بیٹھا ہو اسی طرح کپڑا بستر بھی (۲۴) پردے کی جگہ میں کسی کے پھوڑا
پھنسی ہو تو اس سے یہ مت پوچھو کہ کس جگہ ہے ناحق اس کو شرماناپڑے (۲۵) آنے جانے کی جگہ مت بیٹھو تم کو
بھی اور سب کو بھی تکلیف ہو گی (۲۶) بدن اور کپڑے میں بدبو پیدا نہ ہونے دو اگر دھوبی کے گھر کے دھلے ہوئے
کپڑے نہ ہوں تو بدن ہی کے کپڑوں کو دھو ڈالو نہا ڈالو (۲۷) آدمیوں کے بیٹھے ہوئے جھاڑو مت دلواؤ

(۲۸) گٹھلی چھلکے کسی آدمی کے اوپر مت پھینکو (۲۹) چاقو یا قینچی یا سوئی یا کسی اور ایسی چیز سے مت کھیلو شاید غفلت سے کہیں لگ جاوے (۳۰) جب کوئی مہمان آوے سب سے پہلے اس کو پاخانہ بتلا دو اور بہت جلدی اس کے ساتھ کی سواری کے ٹھہرنے کرنے کا اور بیل یا گھوڑے کی گھاس چارے کا بندوبست کردو اور کھانے میں اتنا تکلف مت کرو کہ اس کو وقت پر کھانا نہ ملے کھانا وقت پر پکالو چاہے سادہ اور مختصر ہی ہو اور جب اس کا جانیکا ارادہ ہو تو بہت جلد اور سویرے ناشتہ تیار کردو غرض اس کے آرام اور مصلحت میں خلل نہ پڑے (۳۱) پاخانہ یا غسل خانہ سے کمر بند باندھتی ہوئی مت نکلو بلکہ اندر ہی اچھی طرح باندھکر تب باہر آؤ (۳۲) جب تم سے کوئی کچھ بات پوچھے پہلے اس کا جواب دیدو پھر اور کام میں لگو (۳۳) جو بات کہو یا کسی بات کا جواب دو خوب منہ کھولکر صاف بات کہو تاکہ دوسرا اچھی طرح سمجھ لے (۳۴) کسی کو کوئی چیز ہاتھ میں دینا ہو دور سے مت پھینکو شاید دوسرے کے ہاتھ میں نہ آسکے تو نقصان ہو پاس جاکر دیدو (۳۵) اگر دو آدمی پڑھتے پڑھاتے ہوں یا باتیں کر رہے ہوں تو ان دونوں کے بیچ میں آکر چلانا یا کسی سے بات کرنا نہ چاہیئے (۳۶) اگر کوئی کسی کام میں یا بات میں لگا ہو تو جاتے ہی اُس سے اپنی بات مت شروع کردو بلکہ موقع کا انتظار کرو جب وہ تمہاری طرف متوجہ ہو تب بات کرو (۳۷) جب کسی کے ہاتھ میں کوئی چیز دینا ہو تا وقتیکہ وہ دوسرا آدمی اس کو اچھی طرح سنبھال نہ لے اپنے ہاتھ سے مت چھوڑو بعضی دفعہ یوں ہی بیچ بیچ میں گر کر نقصان ہو جاتا ہے (۳۸) اگر کسی کو پنکھا جھلنا ہو تو خوب خیال رکھو کہ سر میں یا اور کہیں بدن یا کپڑے میں نہ لگے اور ایسی زور سے مت جھلو جس سے دوسرا پریشان ہو (۳۹) کھانا کھاتے میں ہڈیاں ایک جگہ جمع رکھو اسی طرح کسی چیز کے چھلکے وغیرہ سب طرف مت پھیلاؤ جب سب اکٹھا ہو جاویں موقع سے ایک طرف ڈالدو (۴۰) بہت دوڑ کر یا منہ اوپر اٹھا کر مت چلو کبھی گر نہ پڑو (۴۱) کتاب کو بہت سنبھال کر احتیاط سے بند کرو اکثر اول آخر کے ورق مڑ جاتے ہیں (۴۲) اپنے شوہر کے سامنے کسی نامحرم مرد کی تعریف نہ کرنا چاہیئے بعضے مردوں کو ناگوار گذرتا ہے (۴۳) اسی طرح غیر عورتوں کی بھی تعریف شوہر سے نہ کرے شاید اس کا دل اس پر آجاوے اور اُس سے ہٹ جاوے۔ (۴۴) جس سے بے تکلفی نہ ہو اس سے ملاقات کے وقت اس کے گھر کا حال یا اس کے مال و دولت زیور و پوشاک کا حال نہ پوچھنا چاہیئے (۴۵) مہینے میں تین دن یا چار دن خاص اس کام کے لئے مقرر کرو کہ گھر کی صفائی پورے طور سے کر لیا کرو۔ جالے اتار دے فرش اٹھوا کر جھڑوا دے ہر چیز قرینے سے رکھدی (۴۶) کسی کے سامنے کوئی کاغذ لکھا ہوا یا کتاب رکھی ہوئی اٹھا کر دیکھنا نہ چاہیئے اگر وہ کاغذ قلمی ہے تو شاید اس میں کوئی پوشیدہ بات لکھی ہو اور اگر وہ چھپی ہوئی ہے تو شاید اس میں کوئی ایسا کاغذ لکھا ہوا رکھا ہو (۴۷) سیڑھیوں پر بہت سنبھل کر اترو چڑھو بلکہ بہتر یہ ہے کہ جس سیڑھی پر ایک پاؤں رکھو دوسرا بھی اسی پر رکھکر پھر اگلی سیڑھی پر اسی طرح پاؤں

لہ بلکہ ایسے موقع پر سلام بھی نہ کرو جب وہ لوگ اپنے کام سے فارغ ہوکر تمہاری طرف متوجہ ہوں اس وقت سلام وکلام کرو ۱۲

رکھو نہ یہ کہ ایک سیڑھی پر ایک پاؤں اور دوسری سیڑھی پر دوسرا پاؤں۔ لڑکیوں اور عورتوں کو تو بالکل مناسب نہیں
اور بچپن میں لڑکوں کو بھی منع کرو (۴۸) جہاں کوئی بیٹھا ہو وہاں کپڑا یا کتاب یا اور کوئی چیز اس طرح جھٹکنا نہ چاہئے
کہ اس آدمی پر گرد پڑے۔ اسی طرح منہ سے یا کپڑے سے بھی جھاڑنا نہ چاہئے بلکہ اس جگہ سے دور جا کر صاف کرنا
چاہئے (۴۹) کسی کی غم و پریشانی یا کہ بیماری کی کوئی خبر سنو تو جب تک خوب پختہ طور پر تحقیق نہ ہو جاوے کسی
سے ذکر نہ کرے اور خاص کر اس شخص کے عزیزوں سے تو ہرگز نہ کہے کیونکہ اگر غلط ہوئی تو خواہ مخواہ دوسروں
کو پریشانی دی پھر وہ لوگ اس کو بھی برا بھلا کہیں گے کہ کیوں ایسی بد فالی نکالی (۵۰) اسی طرح معمولی بیماری اور
تکلیف کی خبر دور پردیس کے عزیزوں کو خط کے ذریعہ سے نہ کرے (۵۱) دیوار پر مت تھوکو پان کی پیک مت ڈالو۔
اسی طرح تیل کا ہاتھ دیوار یا کواڑ سے مت پونچھو بلکہ دھو ڈالو لیکن جلے ہوئے تیل کو ناپاک مت کہو جیسا کہ بعضی
جاہل عورتیں کہتی ہیں (۵۲) اگر دستر خوان پر اور سالن کی ضرورت ہو تو کھانے والے کے سامنے سے برتن مت اٹھاؤ
دوسرے برتن میں لے آؤ (۵۳) کوئی آدمی تخت یا چارپائی پر بیٹھا لیٹا ہو تو اس کو ہلاؤ مت اگر پاس سے نکلو تو ایسی
طرح پر نکلو کہ اس میں ٹھوکر گھٹنا نہ لگے اگر تخت پر کوئی چیز رکھنا ہو یا اس پر سے کچھ اٹھانا ہو تو ایسے وقت آہستہ
اٹھاؤ آہستہ رکھو (۵۴) کھانے پینے کی کوئی چیز کھلی مت رکھو یہاں تک کہ اگر کوئی چیز دستر خوان پر بھی رکھی جاوے لیکن
وہ ذرا دیر میں یا اخیر میں کھانے کی ہو تو اس کو بھی ڈھانک کر رکھو (۵۵) مہمان کو چاہئے کہ اگر پیٹ بھر جاوے تو تھوڑا سا
سالن روٹی دستر خوان پر ضرور چھوڑ دے تاکہ گھر والوں کو یہ شبہ نہ ہو کہ مہمان کو کھانا کم ہو گیا اس سے وہ شرمندہ ہوتے
ہیں (۵۶) جو برتن بالکل خالی ہو اس کو الماری یا طاق وغیرہ میں رکھنا ہو تو الٹا کر کے رکھو (۵۷) چلنے میں پاؤں پورا
اٹھا کر آگے رکھو گھسیٹا کر مت چلو اس میں جوتا بھی جلد ٹوٹتا ہے اور برا بھی معلوم ہوتا ہے (۵۸) چادر دوپٹے کا بہت
خیال رکھو کہ اس کا پلہ زمین پر لٹکتا نہ چلے (۵۹) اگر کوئی نمک یا اور کوئی کھانے پینے کی چیز مانگے برتن میں لاؤ ہاتھ پر
رکھ کر مت لاؤ (۶۰) لڑکیوں کے سامنے کوئی بے شرمی کی بات مت کرو۔ ان کی شرم جاتی رہے گی۔

(۳) بعضی باتیں عیب اور تکلیف کی جو عورتوں میں پائی جاتی ہیں

(۱) ایک عیب یہ ہے کہ بات کا معقول جواب نہیں دیتیں جس سے پوچھنے والے کو تسلی ہو جاوے بہت سی فضول
باتیں ادھر ادھر کی اس میں ملا دیتی ہیں اور اصل بات پھر بھی معلوم نہیں ہوتی۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ جو شخص کچھ پوچھے اس کا
مطلب خوب غور سے سمجھ لو پھر اس کا جواب ضرورت کے موافق دیدو (۲) ایک عیب یہ ہے کہ کوئی کام ان سے کہا
جاوے تو سن کر خاموش ہو جاتی ہیں کام کہنے والے کو یہ شبہ رہتا ہے کہ خدا جانے انھوں نے سنا بھی ہے یا نہیں سنا بعضی
دفعہ غلطی سے اس نے یوں سمجھ لیا کہ سن لیا ہوگا اور واقع میں سنا نہ ہو تو اس بھروسے پر وہ کام نہیں ہوتا اور پوچھنے کو وقت

یہ کہکر الگ ہو گئیں کہ میں نے نہیں سنا غرض وہ کام تو رہ گیا اور بعضی دفعہ غلطی سے اس نے یوں سمجھ لیا کہ نہیں سنا ہوگا دوبارہ اس نے پھر کہا تو اس غریب کے لتے لیئے جاتے ہیں کہ سن لیا سن لیا کیوں جان کھائی غرض جب بھی آپس میں رنج ہوتا ہے اگر یہ پہلی ہی دفعہ میں اتنا کہدیتیں کہ اچھا تو دوسرے کو خبر تو ہو جاتی (۳) ایک عیب یہ ہے کہ ماما اصیل کو جو کام بتلاوینگی یا اور کسی سے گھر میں کوئی بات کہیں گی دور سے چلا کر کہیں گی اس میں دو خرابیاں ہیں ایک تو بیحیائی اور بے پردگی کہ باہر دروازے تک بلکہ بعضے موقع پر سڑک تک آواز پہنچتی ہے[ف۱]۔ دوسری خرابی یہ کہ دوسرے کچھ بات سمجھ میں آئی اور کچھ نہ آئی جتنی سمجھ میں نہ آئی اتنا کام نہ ہوا۔ اب بی بی خفا ہو رہی ہیں کہ تو نے یوں کیوں نہ کیا۔ دوسری جواب دے رہی ہے کہ میں نے تو سنا نہ تھا۔ غرض خوب تُو تُو مَیں مَیں ہوتی ہے اور کام بگڑا سو الگ اسی طرح ان کی ماما اصیلیں ہیں کہ جس بات کا جواب باہر سے لاوینگی دروازے سے چلاتی ہوئی آوینگی اس میں بھی کچھ سمجھ میں آیا اور کچھ نہ آیا تمیز کی بات تو یہ ہے کہ جس سے بات کرنا ہو اُس کے پاس جاؤ یا اس کو اپنے پاس بلاؤ اور اطمینان سے اچھی طرح سمجھا کر کہدو اور سمجھ کر سن لو (۴) ایک عیب یہ ہے کہ چاہے کسی چیز کی ضرورت ہو یا نہ ہو لیکن پسند آنے کی دیر ہے ذرا پسند آئی اور لیلی خواہ قرض ہی ہو جاوے لیکن کچھ پروا نہیں اور اگر قرض بھی نہ ہوا تب بھی اپنے پیسہ کو اس طرح بیکار کھونا کون عقل کی بات ہے۔ فضول خرچی گناہ بھی ہے۔ جہاں خرچ کرنا ہو اوّل خوب سوچ لو کہ یہاں خرچ کرنے میں کوئی دین کا فائدہ یا دنیا کی ضرورت بھی ہے اگر خوب سمجھے سے ضرورت اور فائدہ معلوم ہو خرچ کرو نہیں تو پیسہ مت کھوؤ اور قرض تو جہاں تک ہو سکے ہرگز مت لو چاہے تھوڑی سی تکلیف بھی ہو جاوے (۵) ایک عیب یہ ہے کہ جب کہیں جاتی ہیں خواہ شہر کے شہر میں یا سفر میں ٹالتے ٹالتے بہت دیر کر دیتی ہیں کہ وقت تنگ ہو جاتا ہے اگر سفر میں جانا ہے تو منزل پر دیر میں پہنچیں گی اگر راستہ میں رات ہو گئی جان و مال کا اندیشہ ہے اگر گرمی کے دن ہوئے تو دھوپ میں خود بھی تپیں گی اور بچوں کو بھی تکلیف ہوگی اگر برسات ہے اول تو برسنے کا ڈر دوسرے گارے کیچڑ میں گاڑی کا چلنا مشکل اور دیر میں دیر ہو جاتی ہے اگر سویرے سے چلیں ہر طرح کی گنجائش رہے اور اگر بستی ہی میں جانا ہوا جب بھی کہاروں کو کھڑے پریشانی[ف۲]۔ پھر دیر میں سوار ہونے سے دیر میں لوٹنا ہوگا اپنے کاموں میں حرج ہوگا کھانے کے انتظام میں دیر ہوگی کہیں جلدی میں کھانا بگڑ گیا کہیں میاں تقاضا کر رہے ہیں کہیں بچے رو رہے ہیں اگر جلدی سوار ہو جائیں تو یہ مصیبتیں کیوں ہوں (۶) ایک عیب یہ ہے کہ سفر میں بے ضرورت بھی اسباب بہت سا لاد کر لیجاتی ہیں جس سے جانور کو بھی تکلیف ہوتی ہے جگہ میں بھی تنگی ہو جاتی ہے اور سب سے زیادہ مصیبت ساتھ کے مردوں کو ہوتی ہے ان کو سنبھالنا پڑتا ہے کہیں کہیں لادنا بھی پڑتا ہے مزدوری کے پیسے ان ہی کو دینے پڑتے ہیں غرضکہ تمام تر فکر ان بیچاروں کی جان پر ہوتی ہے بیاہ اچھی خاصی گاڑی میں بے فکر بیٹھی رہتی ہیں۔ اسباب ہمیشہ سفر میں کم لیجاؤ ہر طرح کا آرام ملتا ہے۔ اسی طرح ریل کے سفر میں خیال رکھو بلکہ ریل کے سفر میں زیادہ۔

ف۱۔ بعضی عورتوں کو آواز کے پردہ کا بالکل اہتمام نہیں ہوتا حالانکہ آواز کا پردہ بھی واجب ہے جیسے کہ صورت کا پردہ ضروری ہے لہذا گنہگار ہوتی ہے ہر قسم کے پردہ کا نہایت سخت اہتمام کرنا چاہیے ۱۲ منہ ف۲ اور اس پریشانی کے علاوہ کہاروں کا وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور اسوقت کے ضائع کرنے کی کچھ مزدوری نہیں دیجاتی لہذا اس صورت میں عورتیں گنہگار ہوتی ہیں اگر اتفاق سے کبھی ایسا ہو ہی جاوے تو کہاروں سے خطا معاف کرانی ضروری ہے یا ان کو کچھ زیادہ مزدوری دیکر راضی کیا جاوے اور یہی دوسری صورت زیادہ بہتر ہے ۱۲۔

اسباب بدے جانے سے اور زیادہ تکلیف ہوتی ہے (۷) ایک عیب یہ ہے کہ گاڑی وغیرہ میں سوار ہونے کیوقت مردوں سے کہدیا کہ منہ ڈھانک لو یا ایک گوشہ میں چھپ جاؤ اور جب سوار ہو چکیں تو ان لوگوں کو دوبارہ اطلاع نہیں دیجاتی کہ اب پردہ نہیں ہے اس میں دو خرابیاں ہوتی ہیں کبھی تو وہ بیچارے منہ ڈھانکے ہوئے بیٹھے ہیں خواہ مخواہ تکلیف ہو رہی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ اٹکل سے سمجھتے ہیں کہ بس پردہ ہو چکا اور یہ سمجھ منہ کھول دیتے ہیں یا سامنے آجاتے ہیں اور بے پردگی ہوتی ہے یہ ساری خرابی دوبارہ نہ کہنے کی ہے نہیں تو سب کو معلوم ہو جاوے کہ دوبارہ کہنے کی بھی عادت ہے بس سب آدمی اس کے منتظر رہیں اور بے کہے کوئی سامنے نہ آوے (۸) ایک عیب یہ ہے کہ ابھی سوار ہونے کو تیار نہیں ہوئیں اور آدھ گھنٹہ پہلے سے پردہ کرادیا یا راستہ رکوادیا بے وجہ خدا کی مخلوق کو تکلیف ہو رہی ہے اور یہ ابھی گھر میں چو لہے بگھار رہی ہیں (۹) ایک عیب یہ ہے کہ جس گھر جاتی ہیں گاڑی یا ڈولی سے اتر جھپ سے گھر میں جا گھستی ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس گھر کا کوئی مرد اندر ہوتا ہے اس کا سامنا ہو جاتا ہے تم کو چاہئے کہ ابھی گاڑی سے یا ڈولی سے مت اترو پہلے کسی ماما وغیرہ کو گھر میں بھیج کر دکھوالو اور اپنے آنے کی خبر کردو کوئی مرد وغیرہ ہو گا تو علیحدہ ہو جائے گا جب تم سن لو کہ اب گھر میں کوئی مرد وغیرہ نہیں ہے تب اتر کر اندر جاؤ (۱۰) ایک عیب یہ ہے کہ آپس میں دو عورتیں جو باتیں کرتی ہیں اکثر یہ ہوتا ہے کہ ایک کی بات ختم ہونے نہیں پاتی کہ دوسری شروع کر دیتی ہے بلکہ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ دونوں ایک دم سے بولتی ہیں وہ اپنی کہہ رہی ہے اور یہ اپنی ہانک رہی ہے نہ وہ اس کی سنے نہ یہ اسکی بھلا ایسی بات کرنے ہی سے کیا فائدہ ہمیشہ یاد رکھو کہ جب ایک بولنے والی کی بات ختم ہو جاوے اس وقت دوسری کو بولنا چاہئے (۱۱) ایک عیب یہ ہے کہ زیور اتنا کبھی روپیہ پیسہ بھی بے احتیاطی سے کبھی تکیہ کے نیچے رکھدیا کبھی کسی طاق میں کھلا رکھدیا۔ تالا کنجی ہوتے ہوئے سستی کے مارے اس میں حفاظت سے نہیں رکھتیں پھر کوئی چیز جاتی رہی تو سب کا نام لگاتی پھرتی ہیں (۱۲) ایک عیب یہ ہے کہ ان کو ایک کام کے واسطے بھیجو جا کر دوسرے کام میں لگ جاتی ہیں جب دونوں سے فراغت ہو جاوے تب لوٹتی ہیں اس میں بھیجنے والے کو سخت تکلیف اور الجھن ہوتی ہے کیونکہ اس نے تو ایک کام کا حساب لگا رکھا ہے کہ یہ اتنی دیر کا ہے جب اتنی دیر گذر جاتی ہے پھر اس کو پریشانی شروع ہوتی ہے اور یہ عقلمندیں یہ کہتی ہیں کہ آئے تو ہیں ہی لاؤ دوسرا کام بھی لگے ہاتھ کرتے چلیں ایسا مت کرو اول پہلا کام کر کے اس کی فرمائش پوری کرد و پھر اپنے طور پر اطمینان سے دوسرا کام کر لو (۱۳) ایک عیب سستی کا ہے کہ ایک وقت کے کام کو دوسرے وقت پر اٹھا رکھتی ہیں اس سے اکثر حرج اور نقصان ہو جاتا ہے (۱۴) ایک عیب یہ ہے کہ مزاج میں اختصار نہیں اور ضرورت اور موقع کو نہیں دیکھتیں کہ یہ جلدی کا وقت ہے مختصر طور پر اس کام کو نبٹا لو ہر وقت ان کو اطمینان اور تکلف ہی سوجھتا ہے اس تکلف تکلف میں بعضی دفعہ اصل کام بگڑ جاتا ہے اور موقع نکل جاتا ہے (۱۵) ایک عیب یہ ہے کہ کوئی چیز کھو جاوے تو بے تحقیق کسی پر تہمت لگا دیتی ہیں یعنی جس نے کبھی کوئی چیز

چرائی تھی بیدھڑک کہدیا کہ بس جی اسی کا کام ہے حالانکہ یہ کیا ضرور ہے کہ سارے عیب ایک ہی آدمی نے کئے ہوں اسی طرح اور بُری باتوں میں ذرا سے شبہ سے ایسا پکا یقین کر کے اچھا خاصا قصہ گھڑ مڑھ دیتی ہیں (۱۶) ایک عیب یہ ہے کہ پان تمباکو کا خرچ[1] اس قدر بڑھا لیا ہے کہ غریب آدمی تو سہار ہی نہیں سکتا اور امیروں کے یہاں اتنے خرچ میں چار پانچ غریبوں کا بھلا ہو سکتا ہے اس کو گھٹانا چاہئے خرابی یہ ہے کہ بے ضرورت بھی کھانا شروع کر دیتی ہیں پھر وہ علت لگ جاتی ہے (۱۷) ایک عیب یہ ہے۔ ان کے سامنے دو آدمی کسی معاملہ میں بات کرتے ہوں اور ان سے نہ کوئی پوچھے نہ گچھے مگر یہ خواہ مخواہ دخل دیتی ہیں اور صلاح بتلانے لگتی ہیں جب تک تم سے کوئی صلاح نہ لے تم بالکل گونگی بہری بنی بیٹھی رہو (۱۸) ایک عیب یہ ہے کہ محفل میں سے آکر تمام عورتوں کی صورت شکل ان کے زیور پوشاک کا ذکر اپنے خاوند سے کرتی ہیں بھلا اگر خاوند کا دل کسی پر آگیا اور وہ اس کے خیال میں لگ گیا تو تم کو کتنا بڑا نقصان پہنچے گا (۱۹) ایک عیب یہ ہے کہ ان کو کسی سے کوئی بات کرنا ہو تو وہ دوسرا آدمی چاہے کیسے ہی کام میں ہو یا وہ کوئی بات کر رہا ہو کبھی یہ انتظار نہ کرینگی کہ اس کا کام یا بات ختم ہولے تو ہم بات کریں بلکہ اس کی بات یا کام کے بیچ میں جا کر ٹانگ اڑا دیتی ہیں یہ بُری بات ہے ذرا ٹھیر جانا چاہئے جب وہ تمہاری طرف متوجہ ہو سکے اس وقت بات کرو (۲۰) ایک عیب یہ ہے کہ ہمیشہ بات ادھوری کریں گی پیغام ادھورا پہنچاوینگی جس سے مطلب غلط سمجھا جاوے گا بعضی دفعہ اس میں کام بگڑ جاتا ہے اور بعضی دفعہ دو شخصوں میں اس غلطی سے رنج ہو جاتا ہے (۲۱) ایک عیب یہ ہے کہ ان سے بات کی جاوے تو پورے طور سے متوجہ ہو کر اس کو نہیں سنتیں اسی میں اور کام بھی کر لیا کسی اور سے بھی بات کر لی نہ تو بات کرنے والے کا بات کہے جی بھلا ہوتا ہے اور نہ اس کام کے ہونے کا پورا بھروسہ ہوتا ہے کیونکہ جب پوری بات سنی نہیں تو اس کو کریں گی کس طرح (۲۲) ایک عیب یہ ہے کہ اپنی خطا یا غلطی کا کبھی اقرار نہ کریں گی جہاں تک ہو سکے گا بات کو بناوینگی خواہ بن سکے یا نہ بن سکے۔ (۲۳) ایک عیب یہ ہے کہ کہیں سے تھوڑی چیز ان کے حصہ کی آوے یا ادنی درجہ کی چیز آوے تو اس کو ناک ماریں گی طعنہ دیں گی کہ گھر گئی ایسی چیز بھیجنے کی ہی کیا ضرورت تھی بھیجتے ہوئے شرم نہ آئی۔ یہ بڑی بات ہے اس کی اتنی ہی ہمت تھی تمہارا تو اس نے کچھ نہیں بگاڑا۔ اور خاوند کے ساتھ ہی ان کی یہی عادت ہے کہ خوش ہو کر چیز کم لیتی ہیں اس کو رد کر کے عیب نکال کر تب قبول کرتی ہیں (۲۴) ایک عیب یہ ہے کہ ان کو کوئی کام کہو اس میں جھک جھک کریں گی پھر اس کام کو کریں گی۔ بھلا جب وہ کام کرنا ہے پھر اس واہیات سے کیا فائدہ نکلا ناحق دوسرے کا بھی جی بُرا کیا (۲۵) ایک عیب یہ ہے کہ کپڑا اپنے پہنے سی لیتی ہیں بعضی دفعہ سوئی چبھ جاتی ہے بے ضرورت تکلیف

---

[1] تمباکو اگر ایسا ہو جس کے کھانے سے منہ میں بدبو آنے لگے تو اس کا کھانا علاوہ اسراف کے بدبو کی وجہ سے بھی مکروہ ہے ۱۲ منہ [2] اور اگر اس نے تمہاری اس تعریف کرنے کی وجہ سے کوئی ناجائز کام کیا زنا وغیرہ تو اس گناہ کے سبب بن جانے کا تم کو بھی گناہ ہوگا ۱۲

میں کیوں پڑے (۲۶) ایک عیب یہ ہے کہ آنے کے وقت اور چلنے کے وقت بلکہ ضرور روتی ہیں چاہے رونا بھی نہ آوے مگر پاس ڈیہے روتی ہیں کہ کوئی یوں نہ کہے کہ اس کو محبت نہیں (۲۷) ایک عیب یہ ہے کہ اکثر تکیہ میں یا ویسے ہی سوئی رکھکر اُٹھ جاتی ہیں اور کوئی بیخبری میں آ بیٹھتا ہے اس کے چبھ جاتی ہے (۲۸) ایک عیب یہ ہے کہ بچوں کو گرمی سردی سے نہیں بچاتیں اس سے اکثر بچے بیمار ہو جاتے ہیں پھر تعویذ گنڈے کراتی پھرتی ہیں۔ دوا علاج یا آیندہ کو احتیاط پھر بھی نہیں کرتی۔ (۲۹) ایک عیب یہ ہے کہ بچوں کو بے بھوک کھانا کھلا دیتی ہیں یا مہمان کو اصرار کر کے کھلاتی ہیں۔ پھر بے بھوک کھانے کی تکلیف ان کو بھگتنی پڑتی ہے۔

۴ بعضی باتیں تجربے اور انتظام کی

(۱) اپنے دو لڑکوں یا دو لڑکیوں کی شادی جہاں تک ہو سکے ایک دم مت کرو کیونکہ بہوؤں میں ضرور فرق ہوگا دامادوں میں ضرور فرق ہوگا۔ خود لڑکوں اور لڑکیوں کی صورت شکل میں کپڑے کی سجاوٹ میں تو صبور میں حیا شرم میں ضرور فرق ہوگا اور بھی بہت باتوں میں فرق ہو جاتا ہے اور لوگوں کی عادت ہے ذکر مذکور کرنے کی اور ایک کو گھٹانے اور دوسرے کو بڑھانے کی اس سے ناحق دوسرے کا جی بُرا ہوتا ہے (۲) ہر کسی پر اطمینان مت کر لیا کرو کسی کے بھروسے گھر مت چھوڑ جایا کرو غرض جب تک کسی کو ہر طرح کے برتاؤ سے خوب آزما نہ لو اس کا اعتبار مت کرو خاصکر اکثر شہروں میں بہت سی عورتیں کوئی حجن بنی ہوئی کعبہ کا غلاف لئے ہوئے اور کوئی تعویذ گنڈے جھاڑ پھونک کرتی ہوئی کوئی فال دیکھتی ہوئی۔ کوئی تماشا لئے ہوئے گھروں میں گھستی پھرتی ہیں ان کو تو گھر میں ہی مت آنے دو دروازے ہی سے روک دو ایسی عورتوں نے بہت سے گھروں کی صفائی کر دی ہے (۳) کبھی صندوقچی یا پاندان جس میں روپیہ پیسہ گہنا زیور رکھا کرتی ہو کھلا چھوڑ کر مت اٹھو قفل لگا کر یا اپنے ساتھ لیکر اٹھو (۴) جہاں تک ہو سکے سودا قرض مت منگاؤ جو بہت ناچاری میں منگانا ہی پڑے تو دام پوچھکر تاریخ کے ساتھ لکھ لو جب دام ہوں فوراً دے دو (۵) دھوبن کے کپڑے پسنہاری کا اناج اور پسائی ان سب کا حساب لکھتی رہو۔ زبانی یاد کا بھروسہ مت کرو۔ (۶) جہاں تک ہو سکے گھر کا خرچ بہت کفایت اور انتظام سے اٹھاؤ بلکہ جتنا خرچ تم کو ملے اس میں سے کچھ بچا لیا کرو (۷) جو عورتیں باہر سے گھر میں آیا کرتی ہیں ان کے سامنے کوئی ایسی بات مت کیا کرو جس کا تم کو دوسری جگہ معلوم کرانا منظور نہیں کیونکہ ایسی عورتیں گھروں کی باتیں دس گھر جا کر کہا کرتی ہیں۔ (۸) آٹا چاول اٹکل سے مت پکاؤ اپنے خرچ کا اندازہ کر کے دونوں وقت سب چیزیں تول ناپ کر خرچ کرو۔ اگر کوئی تم کو طعنہ دے کچھ پرواہ مت کرو (۹) جو لڑکیاں باہر نکلتی ہیں ان کو زیور بالکل مت پہناؤ اس میں جان و مال دونوں طرح کا اندیشہ ہے۔ (۱۰) اگر کوئی مرد دروازے پر آکر تمہارے شوہر یا باپ بھائی سے اپنی ملاقات یا دوستی یا کسی قسم کی رشتہ داری کا

تعلق ظاہر کرے ہرگز اس کو گھر میں مت بلاؤ یعنی پردہ کر کے بھی اُس کو مت بُلاؤ اور نہ کوئی قیمتی چیز اس کے قبضہ
میں دو غیر آدمی کی طرح کھانا وغیرہ بھیجدو زیادہ محبت واخلاص مت کرو جب تک تمہارے گھر کا کوئی مرد
اس کو پہچان نہ لے اِسی طرح ایسے شخص کی بھیجی ہوئی چیز ہرگز مت برتو۔ اگر وہ بُرا مانے کچھ غم نہ کرو (۱۱) اسی
طرح اگر کوئی انجان عورت ڈولی وغیرہ کے ساتھ کہیں سے آکر کہے کہ مجھ کو فلانے گھر سے آپ کے بلانے کو بھیجا ہے
ہرگز اس کے کہنے سے ڈولی میں مت سوار ہو۔ غرض انجان آدمیوں کے کہنے سے کوئی کام مت کرو۔ نہ اس کو
اپنے گھر کی کوئی چیز دو چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہو چاہے وہ اپنے نام سے لے یا دوسرے کے نام سے مانگے
(۱۲) گھر کے اندر ایسا کوئی درخت مت رہنے دو جس کے پھل سے چوٹ لگنے کا اندیشہ ہو جیسے کیتہ کا درخت۔
(۱۳) کپڑا سردی میں ذرا زیادہ پہنو اکثر عورتیں بہت کم کپڑا پہنتی ہیں کہیں زکام ہو جاتا ہے کہیں بخار آجاتا ہے۔
(۱۴) بچوں کو ماں باپ بلکہ دادا کا بھی نام یاد کرادو اور کبھی کبھی پوچھتی رہا کرو تاکہ اس کو یاد رہے اس میں یہ فائدہ
ہے کہ اگر خدانخواستہ بچہ کھو جاوے اور کوئی اس سے پوچھے کہ تو کس کا ہے۔ تیرے ماں باپ کون ہیں۔ تو اگر
بچہ کو نام یاد ہوں گے تو بتلا دے گا پھر کوئی نہ کوئی تمہارے پاس اُس کو پہنچا دے گا اور اگر یاد نہ ہوا تو پوچھنے
پر اتنا ہی کہے گا کہ میں اماں کا ہوں ابا کا ہوں یہ خبر نہیں کون اماں کون ابا۔ (۱۵) ایک جگہ ایک عورت اپنا بچہ چھوڑ کر کہیں
کام کو چلی گئی۔ پیچھے ایک بلی نے آکر اس قدر نوچا کہ اسی میں جان گئی۔ اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک
تو یہ کہ بچے کو کبھی تنہا نہ چھوڑنا چاہیے۔ دوسرے یہ کہ بلی کتے جانور کا کچھ اعتبار نہیں بعضی عورتیں بیوقوفی
کرتی ہیں کہ بلیوں کو ساتھ سلاتی ہیں بھلا اس کا کیا اعتبار۔ اگر رات کو کہیں دھوکہ میں پنجہ، دانت مار دے
یا نرخرہ پکڑے تو کیا کر لو۔ (۱۶) دوا ہمیشہ پہلے حکیم کو دکھلا لو اور اس کو خوب صاف کر و کبھی ایسا ہوتا ہے کہ
اناڑی پنساری دوا کچھ کی کچھ دیدیتا ہے بعضی دفعہ اس میں کوئی ایسی چیز ملی ہوتی ہے کہ اس کی تاثیر اچھی نہیں
ہوتی اور جو دوا کسی بوتل یا ڈبیہ یا پڑیہ میں بچ جائے اس کے اوپر ایک کاغذ کی چٹ لگا کر اس دوا کا نام لکھدو
بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کسی کو اس کی پہچان نہیں رہی اس لئے چاہے کتنی ہی لاگت کی ہوئی مگر پھینکنا
پڑی اور بعضی دفعہ غلط یاد رہی اور اس کو دوسری بیماری میں غلطی سے برت لیا اور اسکے نقصان کیا
(۱۷) لحاظ کی جگہ سے قرض مت لو اور زیادہ قرض بھی مت دو اتنا دو کہ اگر وصول نہ ہو تو وہ تم کو بھاری
نہ معلوم ہو (۱۸) جو کوئی بڑا یا نیا کام کرو اوّل کسی سمجھدار دیندار خیرخواہ آدمی سے صلاح لیلو۔ (۱۹)
اپنا روپیہ پیسہ مال ومتاع چھپا کر رکھو ہر کسی سے اس کا ذکر نہ کرو (۲۰) جب کسی کو خط لکھوا پنا پتہ پورا اور
صاف لکھو اور اگر اسی جگہ پھر خط لکھو تو یوں نہ سمجھو کہ پہلے خط میں تو پتہ لکھدیا تھا اب کیا ضرورت ہے
کیونکہ پہلا خط خدا جانے ہے یا نہیں۔ اگر نہ ہوا تو دوسرے آدمی کو کیسی دقت پڑے گی شاید اسکو زبانی

بھی یاد نہ رہا ہو یا ان پڑھ ہونے کی وجہ سے لکھنے والے کو نہ بتلا سکے (۲۱) اگر ریل کا سفر کرنا پڑے تو اپنا ٹکٹ بڑی حفاظت سے رکھو یا اپنے مردوں کے پاس رکھو اور گاڑی میں غافل ہو کر مت سوؤ۔ نہ کسی عورت مسافر سے اپنے دل کے بھید کہو نہ اپنے اسباب اور زیور کا اس سے ذکر کرو اور کسی کی دی ہوئی چیز پان پتہ مٹھائی کھانا وغیرہ کچھ مت کھاؤ اور زیور پہنکر ریل میں مت بیٹھو بلکہ اُتار کر صندوقچہ وغیرہ میں رکھ لو جب منزل پر پہنچکر گھر جاؤ اس وقت جو چاہو پہن لو (۲۲) سفر میں کچھ خرچ ضرور پاس رکھو (۲۳) باولے آدمی کو مت چھیڑو نہ اُس سے بات کرو جب اس کو ہوش نہیں خدا جانے کیا کہہ بیٹھے یا کیا کر گذرے پھر ناحق تمکو شرمندگی اور رنج ہو (۲۴) اندھیرے میں ننگا پاؤں کہیں مت رکھو اندھیرے میں کہیں ہاتھ مت ڈالو پہلے چراغ کی روشنی لے لو پھر ہاتھ ڈالو (۲۵) اپنا بھید ہر کسی سے مت کہو بعضے آدمی اوچھوں سے بھید کہہ کر پھر منع کر دیتے ہیں کہ کسی سے کہنا مت۔ اس سے ایسے آدمی اور بھی کہا کرتے ہیں (۲۶) ضروری دوائیں ہمیشہ اپنے گھر میں رکھو (۲۷) ہر کام کا پہلے انجام سوچ لیا کرو اسوقت شروع کرو (۲۸) چینی اور شیشے کے برتن اور سامان بھی بلا ضرورت زیادہ مت خریدو کہ اس میں بڑا روپیہ برباد ہو جاتا ہے (۲۹) اگر عورتیں ریل میں بیٹھیں اور اپنے ساتھ کے مرد دوسری جگہ بیٹھے ہوں تو جس اسٹیشن پر اترنا ہو ریل پہنچنے کے وقت اس اسٹیشن کا نام سنکر یا تختے پر لکھا ہوا دیکھکر اترنا نہ چاہیے بعضے شہروں میں دو تین اسٹیشن ہوتے ہیں شاید ان کے ساتھ کا مرد دوسرے اسٹیشن پر اُترے اور یہ یہاں اتر پڑیں تو دونوں پریشان ہوں گے یا مرد کی آنکھ لگ گئی اور وہ یہاں نہ اُترا اور یہ اتریں تب بھی مصیبت ہوگی بلکہ جب اپنے گھر کا مرد آجاوے تب اتریں (۳۰) سفر میں لکھی پڑھی عورتیں یہ چیزیں بھی ساتھ رکھیں ایک کتاب مسئلوں کی پنسل کاغذ تھوڑے سے کارڈ۔ وضو کا برتن (۳۱) سفر میں جانے والوں سے حتی الامکان کوئی فرمائش مت کرو کہ فلاں جگہ سے یہ خرید لانا ہماری فلاں چیز فلاں جگہ رکھی ہے تم اپنے ساتھ لیتے آنا۔ یہ اسباب لیتے جاؤ فلانے کو پہنچا دینا یہ خط فلانے کو دیدینا ان فرمائشوں سے اکثر دوسرے آدمی کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر دوسرا بیفکر ہو تو اُس کے بھروسے رہنے سے تمہارا نقصان ہوگا خط تو دو پیسہ میں جہاں چاہو بھیجدو۔ اور چیز ریل میں منگا سکتی اور بھیج سکتی ہو یا وہ چیز اگر یہاں مل سکتی ہو تو مہنگی لے سکتی ہو اپنی تھوڑی سی بچت کے واسطے دوسروں کو پریشان کرنا بہتر نہیں بعض کام ہوتا تو ہے ذرا سا مگر اس کے بندوبست میں بہت الجھن ہوتی ہے اور اگر بہت ہی ناچاری آپڑے تو چیز کے منگانے میں پہلے دام بھی دیدو۔ اگر ریل میں آوے جاوے تو کچھ زیادہ دام دیدو کہ شاید اس کے پاس خود اپنا اسباب بھی ہو اور سب ملکر تولنے کے قابل ہو جاوے (۳۲) ریل میں یا ویسے کہیں سفر میں انجان آدمی کے ہاتھ کی دی ہوئی چیز کبھی نہ کھاوے بعضے شریر آدمی کچھ زہر یا نشہ کھلا کر مال اسباب لے بھاگتے ہیں (۳۳) ریل کی جلدی میں اس کا خیال

رکھو کہ جس درجہ کا ٹکٹ تمہارے پاس ہے اس سے بڑے کرایہ کے درجہ میں مت بیٹھ جاؤ اس کی سان پہچان یہ ہے کہ اس درجہ کی گاڑی پر جیسا رنگ پھیرا ہوا ہو اُسی رنگ کا ٹکٹ ہوگا مثلاً سب سے کم کرایے کا تیسرا درجہ ہوتا ہے اس کی گاڑی زرد ڈ رنگ کی ہوتی ہے تو اُس کا ٹکٹ بھی زرد رنگ کا ہوتا ہے بس تم دونوں چیزوں کا رنگ دیکھ کر ملا لیا کرو۔ اسی طرح سب درجوں کا قاعدہ ہے (۳۴) سینے میں اگر کپڑے میں سوئی اٹک جاوے تو اُس کو دانت سے پکڑ کر مت کھینچو بعضی دفعہ ٹوٹ کر یا پھسل کر تالو میں یا زبان میں گھس جاتی ہے (۳۵) ایک نہرنی ناخن تراشنے کو ضرور اپنے پاس رکھو اگر وقت بے وقت نائن کو دیر ہوگی تو اپنے ہاتھ سے ناخن تراشنے کا آرام ملے گا (۳۶) بنی ہوئی دوا کبھی استعمال نہ کرو جب تک اس کا پورا نسخہ کسی تجربہ کار سمجھدار حکیم کو دکھلا کر اجازت نہ لیلی جاوے خاصکر آنکھ میں تو کبھی ایسی ویسی دوا ہرگز نہ ڈالنا چاہئے (۳۷) جس کام کا پورا بھروسہ نہ ہو اس میں دوسرے کو کبھی بھروسہ نہ دے ورنہ تکلیف اور رنج ہوگا (۳۸) کسی کی مصلحت میں دخل اور صلاح نہ دے البتہ جس پر پورا اختیار ہو یا جو خود پوچھے وہاں کچھ ڈر نہیں (۳۹) کسی کو ٹھیرانے پر یا کھانا کھلانے پر زیادہ اصرار نہ کرے بعض دفعہ اس میں دوسرے کو الجھن اور تکلیف ہوتی ہے ایسی محبت سے کیا فائدہ جس کا انجام نفرت اور الزام ہو۔ (۴۰) اتنا بوجھ مت اٹھاؤ جو مشکل سے اٹھے ہم نے بہت آدمی دیکھے ہیں کہ لڑکپن میں بوجھ اٹھا لیا اور ایسا کوئی بگاڑ پڑ گیا جس سے ساری عمر کی تکلیف کھڑی ہو گئی۔ خاصکر لڑکیاں اور عورتیں بہت احتیاط رکھیں ان کے بدن کے جوڑ اور رگ پٹھے اور بھی کمزور اور نرم ہوتے ہیں (۴۱) سُوا۔ یا سوئی یا ایسی کوئی چیز چھوڑ کر مت اٹھو شاید کوئی بھولے سے اس پر آ بیٹھے اور وہ اس کے چبھ جاوے (۴۲) آدمی کے اوپر سے کوئی چیز وزن کی یا خطرہ کی مت دو اور کھانا پانی بھی کسی کے اوپر سے مت دو شاید ہاتھ سے چھوٹ جاوے (۴۳) کسی بچہ یا شاگرد کو سزا دینا ہو تو موٹی لکڑی یا لات گھونسہ سے مت مارو اللہ بچاوے اگر کہیں نازک جگہ چوٹ لگ جاوے تو لینے کی دینے پڑ جاویں اور چہرے اور سر پر بھی مت مارو (۴۴) اگر کہیں مہمان جاؤ اور کھانا کھا چکی ہو تو جاتے ہی گھر والوں سے اطلاع کر دو کیونکہ وہ لحاظ کے مارے خود پوچھیں گے نہیں چپکے چپکے سب فکر کریں گے خواہ وقت ہو یا نہ ہو انھوں نے تکلیف جھیل کر کھانا پکایا جب سامنے آیا تو تم نے کہدیا کہ ہم نے تو کھا لیا اس وقت اُن کو کتنا افسوس ہوگا تو پہلے ہی سے کیوں نہ کہدو۔ اسی طرح اگر کوئی دوسرا تمہاری دعوت کرے یا تمکو ٹھیرائے تو گھر والے سے اجازت لو اور اگر ایسی ہی مصلحت ہو جس سے تم کو خود منظور کرنا پڑے تو گھر والے سے ایسے وقت اطلاع کرو کہ وہ کھانا پکانے کا۔

لہ پہلے رنگوں کی شناخت ہوگی اب پہچان یہ ہے کہ تھرڈ کلاس یعنی تیسرے درجہ کی گاڑیوں میں تین لکیریں اس طرح (III) کی ہوتی ہیں اور اس میں گدے وغیرہ نہیں ہوتے اور انٹر کلاس پر انگریزی میں انٹر اسطرح (ENT) لکھا ہوتا ہے اور اسمیں گدے ہوتے ہیں اور سکینڈ کلاس پر اسطرح (II) دو لکیریں ہوتی ہیں اور اس میں گدوں کے علاوہ بجلی کے پنکھے وغیرہ بھی ہوتے ہیں اور فسٹ کلاس پر ایک لکیر اس (I) کی ہوتی ہے اس میں بھی گدے اور پنکھے وغیرہ ہوتے ہیں عورتوں کے لئے مستقل ڈبہ ہوتا ہے جس پر زنانہ درجہ لکھا ہوتا ہے اور عورت کی تصویر بھی بنی ہوتی ہے ۔۱۲

سامان نہ کرے (۴۵) جو جگہ لحاظ اور تکلف کی ہو وہاں خرید و فروخت کا معاملہ مناسب نہیں کیونکہ ایسی جگہ نہ بات صاف ہو سکتی ہے نہ تقاضہ ہو سکتا ہے ایک دل میں کچھ سمجھتا ہے دوسرا کچھ سمجھتا ہے انجام اچھا نہیں (۴۶) چاقو وغیرہ سے دانت مت کریدو (۴۷) پڑھنے والے بچوں کو کوئی چیز دماغ کی طاقت کی ہمیشہ کھلاتی رہو (۴۸) جہاں تک ممکن ہو رات کو تنہا مکان میں مت رہو خدا جانے کیا اتفاق اور ناچاری کی اور بات ہے بعضے آدمی یوں ہی مر کر رہ گئے اور کتنی کتنی روز کے بعد لوگوں کو خبر ہوئی (۴۹) چھوٹے بچوں کو کنوئیں پر مت چڑھنے دو بلکہ اگر گھر میں کنواں ہو تو اس پر تختہ ڈلوا کر ہر وقت قفل لگائے رکھو اور ان کو لوٹا دے کر پانی لانے کے واسطے کبھی مت بھیجو شاید وہاں جا کر خود ہی کنوئیں سے ڈول کھینچنے لگیں (۵۰) تھوسل۔ اینٹ بہت دنوں تک جو ایک جگہ رکھی رہتی ہے اکثر اس کے نیچے بچھو وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں اس کو دفعۃً مت اٹھاؤ خوب دیکھ بھال کر اٹھاؤ (۵۱) جب بچھونے پر لیٹنے لگو تو اس کو کسی کپڑے سے پھر جھاڑ لو شاید کوئی جانور اس پر چڑھ گیا ہو (۵۲) ریشمی اور اونی کپڑوں کی تہوں میں نیم کی پتی اور کافور رکھ دیا کرو کہ اس سے کیڑا نہیں لگتا۔ (۵۳) اگر گھر میں کچھ روپیہ پیسہ دبا کر رکھو تو ایک دو آدمی گھر کے جن کا تم کو پورا اعتبار ہو ان کو بھی بتلا دو۔ ایک جگہ ایک عورت پانچ سو روپیہ میاں کی کمائی کے دبا کر مر گئی جگہ ٹھیک کسی کو معلوم نہیں تھی۔ سارا گھر کھود ڈالا کہیں پتہ نہ لگا میاں غریب آدمی تھا خیال کرو کیسا صدمہ ہوا ہوگا (۵۴) بعضے آدمی تالا لگا کر کنجی بھی اِدھر اُدھر پاس ہی کو رکھ دیتے ہیں یہ بڑی غلطی کی بات ہے (۵۵) مٹی کا تیل بہت نقصان کرتا ہے اس کو نہ جلا دیں اور چراغ میں بتی اپنے ہاتھ سے بنا کر ڈالیں جو نہ بہت باریک ہو نہ بہت موٹی۔ بعضی مامائیں بے تمیز بہت موٹی بتی ڈال دیتی ہیں مفت میں دوگنا تگنا تیل برباد ہو جاتا ہے اور چراغ میں بتی اکساتے کیلئے پابندی کے ساتھ ایک لکڑی یا لوہے پیتل کا تار ضرور رکھیں ورنہ انگلی خراب کرنا پڑتی ہے اور چراغ گل کرنے کے وقت احتیاط رکھیں اس پر ایسا ہاتھ نہ ماریں کہ چراغ ہی آ پڑے بلکہ اس کے لئے پنکھا یا کپڑا مناسب ہے اور مجبوری کو منہ سے بجھا دیں (۵۶) رات کے وقت اگر روپیہ وغیرہ گننا ہو بہت آہستہ سے گنو کہ آواز نہ ہو اس کے ہزاروں دشمن ہیں (۵۷) جلتا چراغ تنہا مکان میں چھوڑ کر مت جاؤ اسی طرح دیا سلائی سلگتی ہوئی ویسی ہی کہیں مت پھینکو یا اسکو یا تو بجھا کر پھینکو یا پھینک کر جوتی وغیرہ سے مل ڈالو تاکہ بالکل اس میں چنگاری نہ رہے (۵۸) بچوں کو دیا سلائی سے یا آگ سے یا آتشبازی سے ہرگز کھیلنے مت دو ہمارے پڑوس میں ایک لڑکا دیا سلائی کھینچ رہا تھا کپڑے میں آگ لگ گئی تمام سینہ جل گیا۔ ایک جگہ آتشبازی سے ایک لڑکے کا ہاتھ اڑ گیا۔ (۵۹) پاخانہ وغیرہ میں چراغ لے جاؤ تو بہت احتیاط رکھو کہ کہیں کپڑوں میں نہ لگ جاوے بہت آدمی اس طرح جل چکے ہیں۔ خاصکر مٹی کا تیل تو اور بھی غضب ہے۔

ف یہ بھی احتیاط رکھنی چاہیے کہ چراغ کا دھواں دماغ میں نہ پہنچے اس سے دماغ میں خشکی پیدا ہوتی ہے ۱۲۔

۵	بچوں کی احتیاط کا بیان	۵۷ یعنی چنگا ہے ۔

(۱) ہر روز بچے کا ہاتھ ۔ منہ ۔ گلا ۔ کان ۔ چڈھے وغیرہ گیلے کپڑے سے خوب صاف کر دیا کریں میل جمنے سے گوشت
گل کر زخم پڑ جاتے ہیں (۲) جب پیشاب یا پاخانہ کرے فوراً پانی سے طہارت کر دیا کریں خالی چیتھڑے سے پونچھنے پر بس
نہ کیا کریں اس سے بچے کے بدن میں خارش اور سوزش پیدا ہو جاتی ہے اگر موسم سرد ہو تو پانی نیم گرم کر لیں (۳) بچے کو
الگ سلا دیں اور حفاظت کے واسطے دونوں طرف کی پٹیوں سے دو چارپائیاں ملا کر بچھا دیں یا اس کی دونوں کروٹ پر
دو تکیہ رکھ دیں تاکہ گر نہ پڑے پاس سُلانے میں یہ ڈر ہے کہ شاید سوتے میں کہیں کروٹ کے تلے دب جاوے ہاتھ
پاؤں نازک تو ہوتے ہی ہیں اگر صدمہ پہنچ جاوے تعجب نہیں ۔ ایک جگہ اسی طرح ایک بچہ رات کو دب گیا صبح کو
مرا ہوا ملا (۴) جھولے کی زیادہ عادت بچے کو نہ ڈالیں کیونکہ جھولا ہر جگہ نہیں ملتا اور بہت گود میں بھی نہ رکھیں ۔
اس سے بچہ کمزور ہو جاتا ہے (۵) چھوٹے بچے کو عادت ڈالیں کہ سب کے پاس آ جایا کرے ایک آدمی کے پاس زیادہ
ہل جانے سے اگر وہ آدمی مر جاوے یا نوکری سے چھڑا دیا جاوے تو بچہ کی مصیبت ہو جاتی ہے (۶) اگر بچہ کو
انا کا دودھ پلانا ہو تو ایسی انا تجویز کرنا چاہئے جس کا دودھ اچھا ہو اور جوان ہو اور دودھ اس کا تازہ ہو یعنی اس
کا بچہ چھ سات مہینے سے زیادہ کا نہ ہو اور وہ خصلت کی اچھی ہو اور دیندار ہو احمق بے شرم ۔ بد چلن کنجوس ۔
لالچی نہ ہو (۷) جب بچہ کھانا کھانے لگے انا اور کھلائی پر بچے کا کھانا نہ چھوڑیں بلکہ خود اپنے یا اپنے کسی سلیقہ دار
معتبر آدمی کے سامنے کھانا کھلایا کریں تاکہ بے اندازہ کھا کر بیمار نہ ہو جاوے اور بیماری میں دوا بھی اپنے سامنے بنوا کر
اپنے سامنے پلا دیں (۸) جب کچھ سمجھدار ہو جاوے تو اس کو اپنے ہاتھ سے کھانے کی عادت ڈالیں اور کھانے
سے پہلے ہاتھ دھلا دیا کریں اور داہنے ہاتھ سے کھانا سکھلا دیں اور اس کو کم کھانے کی عادت ڈالیں تاکہ بیماری
اور حرص سے بچا رہے (۹) ماں باپ خود بھی خیال رکھیں اور جو مرد یا عورت بچے پر مقرر ہو وہ بھی خیال رکھے کہ بچہ
ہر وقت صاف ستھرا رہے جب ہاتھ منہ میلا ہو جاوے فوراً دھلا دے (۱۰) اگر ممکن ہو تو ہر وقت کوئی بچے کے ساتھ
رہے کھیل کود کے وقت اس کا دھیان رکھے بہت دوڑنے کودنے نہ دے بلند مکان پر لے جا کر نہ کھلاوے بھلے
مانسوں کے بچوں کے ساتھ کھلاوے کمینوں کے بچوں کے ساتھ نہ کھیلنے دے ۔ زیادہ بچوں میں نہ کھیلنے دے ۔
گلیوں سڑکوں میں نہ کھیلنے دے ۔ بازار وغیرہ میں اس کو لئے نہ پھرے ۔ اس کی ہر بات کو دیکھ کر ہر موقع کے
مناسب اس کو آداب قاعدے سکھاوے بے جا باتوں سے اسکو روکے (۱۱) کھلائی کو تاکید کر دیں کہ اس کو غیر
جگہ کچھ نہ کھلاوے اگر کوئی اس کو کھانے پینے کی چیز دیوے تو گھر لا کر ماں باپ کے روبرو رکھ دے آپ ہی آپ نہ کھلاوے
(۱۲) بچہ کو عادت ڈالیں کہ بجز اپنے بزرگوں کے اور کسی سے کوئی چیز نہ مانگے اور نہ بغیر اجازت کے کسی کی دی ہوئی چیز لیوے

(۱۳) بچے کا بہت لاڈ پیار نہ کرے ورنہ ابتر ہو جاویگا (۱۴) بچے کو بہت تنگ کپڑے نہ پہناویں۔ اور بہت گوٹا کناری بھی نہ لگاویں۔ البتہ عید بقرعید میں مضائقہ نہیں (۱۵) بچے کو منجن مسواک کی عادت ڈالیں (۱۶) اس کتاب کے ساتویں حصہ میں جو آداب اور قاعدے کھانے پینے کے، بولنے چالنے کے، ملنے جلنے کے، اٹھنے بیٹھنے کے لکھے گئے ہیں ان سب کی عادت بچے کو ڈالیں اس بھروسہ نہ رہیں کہ بڑا ہو کر آپ سیکھ جائیگا یا اسکو اس وقت پڑھاویں گے یاد رکھو آپ سے کوئی نہیں سیکھا کرتا اور پڑھنے سے جان تو جاتا ہے مگر عادت نہیں پڑتی اور جب تک نیک باتوں کی عادت نہو کتنا ہی کوئی لکھا پڑھا ہو ہمیشہ اس سے بے تمیزی نالائقی اور دل دکھانیکی باتیں ظاہر ہوتی ہیں اور اور کچھ چوتھے حصے کے ص۔ اور نویں حصے کے ص۔ پر بچوں کے متعلق لکھا گیا ہے وہاں دیکھکر ان باتوں کا بھی خیال رکھے (۱۷) پڑھنے میں بچے پر بہت محنت نہ ڈالے شروع میں ایک گھنٹہ پڑھنے کا مقرر کرے پھر دو گھنٹہ پھر تین گھنٹہ اسی طرح اس کی طاقت اور سہار کے موافق اس سے محنت لیتا رہے ایسا نہ کرے کہ سارا دن پڑھاتا رہے ایک تو تھکن کی وجہ سے بچہ جی چرانے لگے گا پھر زیادہ محنت سے دل اور دماغ خراب ہو کر ذہن اور حافظہ میں فتور آجاوے گا اور بیماروں کی طرح سست رہنے لگے گا پھر پڑھنے میں جی نہ لگاوے گا (۱۸) سوائے معمولی چھٹیوں کے بدون سخت ضرورت کے بار بار چھٹی نہ دلواؤ کہ اس سے طبیعت اچاٹ ہو جاتی ہے (۱۹) جہانتک میسر ہو جو علم جو فن سکھلاویں ایسے آدمی سے سکھلاویں جو اس میں پورا عالم اور کامل ہو بعضے آدمی سستا معلم رکھکر اس سے تعلیم دلواتے ہیں شروع ہی سے طریقہ بگڑ جاتا ہے پھر درستی مشکل ہو جاتی ہے (۲۰) آسان سبق ہمیشہ تیسرے پہر کے وقت مقرر کریں اور مشکل سبق صبح کو کیونکہ آخیر وقت میں طبیعت تھکی ہوئی ہوتی ہے مشکل سبق سے گھبراوے گی (۲۱) بچوں کو خصوصاً لڑکی کو پکانا اور سینا ضرور سکھاؤ۔ (۲۲) شادی میں دولہا دلہن کی عمر میں زیادہ فرق ہونا بہت سی خرابیوں کا باعث ہے (۲۳) اور بہت کم عمری میں شادی نہ کریں اس میں بھی بڑے نقصان ہیں۔ (۲۴) لڑکوں کو تعلیم کرو کہ سب کے سامنے خاصکر لڑکیوں یا عورتوں کے سامنے ڈھیلے سے استنجا نہ سکھلایا کریں۔

(۶) بعضی باتیں نیکیوں کی اور نصیحتوں کی

(۱) پرانی باتوں کا کسی کو طعنہ دینا بری بات ہے عورتوں کی ایسی بری عادت ہے کہ جن رنجوں کی صفائی اور معافی بھی ہو چکی ہے جب کوئی نئی بات ہوگی پھر ان رنجوں کے ذکر کو لے بیٹھیں گی یہ گناہ بھی ہے اور اس سے دلوں میں دوبارہ رنج و غبار بھی بڑھ جاتا ہے (۲) اپنی سسرال کی شکایت ہرگز میکے میں جا کر مت کرو بعضی شکایت گناہ بھی ہے اور بے صبری کی بھی بات ہے اور اکثر اس سے دونوں طرف رنج بھی بڑھ جاتا ہے اسیطرح سسرال

میں جاکر میکے کی تعریف یا وہاں کی بُرائی مت کرو اس میں بھی بعض دفعہ فخر و تکبر کا گناہ ہو جاتا ہے اور سسرال والے سمجھتے ہیں
کہ ہم کو بہو بیقدر سمجھتی ہے اس سے وہ بھی بیقدری کرنے لگتے ہیں (۳) زیادہ بکواس کی عادت مت ڈالو ورنہ بہت سی باتوں
میں کوئی نہ کوئی بات نامناسب ضرور نکل جاتی ہے جسکا انجام دنیا میں رنج اور عقبیٰ میں گناہ ہوتا ہے (۴) جہاں تک
ہو سکے اپنا کام کسی سے مت لو خود اپنے ہاتھ سے کر لیا کرو بلکہ دوسروں کا بھی کام کر دیا کرو اس سے تمکو ثواب بھی ہوگا اور اس
سے ہر دلعزیز ہو جاؤگی (۵) ایسی عورتوں کو کبھی منہ مت لگاؤ اور نہ کان دے کر ان کی بات سنو جو ادھر اُدھر
کی باتیں گھر میں آکر سناویں ایسی باتیں سننے سے گناہ بھی ہوتا ہے اور کبھی فساد بھی ہو جاتا ہے (۶) اگر اپنی ساس
نند۔ دیورانی۔ جٹھانی یا دور و نزدیک کے رشتہ دار کی کوئی شکایت سنو تو اس کو دل میں مت رکھو بہتر تو یہ ہے
کہ اس کو جھوٹ سمجھکر دل سے نکال ڈالو اگر اتنی ہمت نہو تو جس نے تم سے کہلا ہے اس کا سامنا کرا کر منہ در منہ اسکو
صاف کر لو اس سے فساد نہیں بڑھتا۔ نوکروں پر ہر وقت سختی اور تنگی مت کیا کرو اور اپنے بچوں کی دیکھ
بھال رکھو تاکہ وہ ماما نوکروں کو یا اُن کے بچوں کو نہ ستانے پاویں کیونکہ یہ لوگ لحاظ کے مارے زبان سے تو کچھ
نہ کہیں گے لیکن دل میں ضرور کوسیں گے پھر اگر نہ بھی کوسا جب بھی ظلم کا وبال اور گناہ تو ضرور ہوگا (۷) اپنا وقت
فضول باتوں میں مت کھو یا کرو اور بہت سا وقت اس کام کے لئے بھی رکھو کہ اس میں لڑکیوں کو قرآن اور دین کی
کتابیں پڑھایا کرو اگر زیادہ نہ ہو تو قرآن کے بعد یہ کتاب بہشتی زیور شروع سے ختم تک تو ضرور پڑھا دیا کرو۔ لڑکیاں
چاہے اپنی ہوں یا پرائی ہوں ان سب کیلئے اس کا بھی خیال رکھو کہ ان کو ضروری ہنر بھی آجاویں لیکن قرآن
کے ختم ہونے تک ان سے دوسرا کام مت لو اور جب قرآن پڑھ چکیں اور صاف بھی کر لیں پھر صبح کیوقت پڑھاؤ پھر
جب چھٹی لیکر کھانا کھا چکیں اُن سے لکھواؤ۔ پھر دن رہے سے ان کو کھانا پکانے کا اور سینے پرونے کا کام سکھاؤ (۸) جو لڑکیاں
تم سے پڑھنے آویں اُن سے اپنے گھر کے کام مت لو نہ اُن سے اپنے بچوں کو ٹہل کراؤ بلکہ اُن کو بھی اپنی اولاد کیطرح رکھو (۹) نام کی
واسطے کبھی کوئی فکر کوئی بوجھ اپنے اوپر مت ڈالو گناہ کا گناہ مصیبت کی مصیبت (۱۰) کہیں آنے جانے کیوقت اسکی پابند مت ہو
کہ خواہ مخواہ جوڑا ضرور ہی بدلا جاوے زیور بھی سارا لادا جاوے کیونکہ اسمیں یہی نیت ہوتی ہے کہ دیکھنے والے ہمکو بڑا سمجھیں
سو ایسی نیت خود گناہ ہے اور چلنے میں اسکے سبب دیر بھی ہوتی ہے جس سے طرح طرح کے حرج ہو جاتے ہیں غرض مزاج میں
عاجزی اور سادگی رکھو کبھی جو کپڑے پہنے بیٹھی ہو وہی پہنکر چلی جایا کرو۔ کبھی اگر کپڑے زیادہ میلے ہوے یا ایسا ہی کوئی موقع ہوا
مختصر طور پر جتنا آسانی سے اور جلدی سے ہو سکا بدل بدلا لیا بس چھٹی ہوئی (۱۱) کسی سے بدلہ لینے کے وقت اس کے خاندان کی
یا مرے ہوؤں کے عیب مت نکالو اسمیں گناہ بھی ہو جاتا ہے اور خواہ مخواہ دوسروں کو رنج ہوتا ہے (۱۲) دوسروں کی چیز
جب برت چکو یا جب برتن خالی ہو جاوے فوراً واپس کر دو۔ اگر کوئی اتفاق سے اس وقت لیجانے والا نہ ملے تو اسکو اپنے برتنے
کی چیزوں میں ملا جلا کر مت رکھو بالکل علیحدہ اٹھا کر رکھدو تاکہ وہ چیز ضائع نہو ویسے بھی بے اجازت کسی کی چیز برتنا گناہ ہے۔

(۱۴) اچھے کھانے پینے کی عادت مت ڈالو۔ ہمیشہ ایک سا وقت نہیں رہتا پھر کسی وقت بہت مصیبت جھیلنی پڑتی ہے (۱۵) احسان کسی کا چاہے تھوڑا ہی سا ہو اس کو کبھی مت بھولو اور اپنا احسان چاہے جتنا ہی بڑا ہو مت جتلاؤ (۱۶) جس وقت کوئی کام نہ ہو سب سے اچھا شغل کتاب دیکھنا ہے۔ اس کتاب کے ختم پر بعضی کتابوں کے نام لکھ دیئے ہیں ان کو دیکھا کرو۔ اور جن کتابوں کا اثر اچھا نہ ہو ان کو کبھی مت دیکھو (۱۷) چلا کر کبھی مت بولو باہر آواز جاویگی کیسی شرم کی بات ہے (۱۸) اگر رات کو اٹھو اور گھر والے سوتے ہوں تو کھڑ کھڑ دھڑ دھڑ مت کرو زور سے مت چلو تم تو ضرورت سے جاگیں بھلا اوروں کو کیوں جگایا جو کام کرو آہستہ کرو آہستہ کواڑ کھولو، آہستہ پانی لو، آہستہ تھوکو آہستہ چلو، آہستہ گھڑا بند کرو (۱۹) بڑوں سے ہنسی مت کرو بے ادبی کی بات ہے اور کم حوصلہ لوگوں سے بے تکلفی نہ کرو کہ وہ بے ادب ہو جائینگے پھر تمکو ناگوار ہوگا یا وہ لوگ کہیں دوسری جگہ گستاخی کرکے ذلیل ہونگے (۲۰) اپنے گھرانے والوں کی یا اپنی اولاد کی کسی کے سامنے تعریف مت کرو (۲۱) اگر کسی محفل میں سب کھڑے ہو جاویں تم بھی مت بیٹھی رہو کہ اس میں تکبر پایا جاتا ہے (۲۲) اگر دو شخصوں میں آپس میں رنج ہو تو تم ان دونوں کے درمیان ایسی بات کوئی مت کہو کہ اگر ان میں میل ہو جاوے تو تم کو شرمندگی اٹھانی پڑے (۲۳) جب تک روپے پیسے یا نرمی سے کام نکل سکے سختی اور خطرہ میں نہ پڑو (۲۴) مہمان کے سامنے کسی پر غصہ مت کرو اس سے مہمان کا دل ویسا کھلا ہوا نہیں رہتا جیسا کہ پہلے تھا (۲۵) دشمن کے ساتھ بھی اخلاق کے ساتھ پیش آؤ اس کی دشمنی نہ بڑھے گی (۲۶) روٹی کے ٹکڑے یوں ہی مت پڑے رہنے دو جہاں دیکھو اٹھالو اور صاف کرکے کھالو اگر نہ کھا سکو کسی جانور کو دیدو۔ اور دسترخوان جس میں ریزے ہوں اس کو ایسی جگہ مت جھاڑو جہاں کسی کا پاؤں آوے (۲۷) جب کھانا کھا چکو اسکو چھوڑ کر مت اٹھو اسمیں بے ادبی ہے بلکہ پہلے برتن اٹھوا دو پھر خود اٹھو (۲۸) لڑکیوں پر تاکید رکھو کہ لڑکوں میں نہ کھیلا کریں کیونکہ اس میں دونوں کی عادت بگڑتی ہے اور جو غیر لڑکے گھر میں آویں چاہے وہ چھوٹے ہی ہوں مگر اسوقت لڑکیاں وہاں سے ہٹ جایا کریں (۲۹) کسی سے ہاتھ پاؤں کی ہنسی ہرگز مت کرو اکثر تو رنج ہو جاتا ہے اور کبھی جگہ بے جگہ چوٹ بھی لگ جاتی ہے اور زبانی بھی زیادہ ہنسی مت کرو جس سے دوسرا چڑنے لگے اس میں بھی تکرار ہو جاتی ہے خاصکر مہمان سے ہنسی کرنا اور بھی بیہودہ بات ہے جیسے بعضے آدمی براتیوں سے ہنسی کرتے ہیں (۳۰) اپنے بزرگوں کے سرہانے مت بیٹھو لیکن اگر وہ کسی وجہ سے خود حکم کے طور پر بیٹھنے کو کہیں تو اسوقت ادب یہی ہے کہ کہنا مان لو (۳۱) اگر کسی سے کوئی چیز مانگنے کے طور پر لو تو اس کو خوب احتیاط سے رکھو اور جب وہ خالی ہو جائے فوراً اسکے پاس پہنچا دو یہ راہ مت دیکھو کہ وہ خود مانگے اول تو اس کو خبر کیا کہ اب خالی ہو گئی دوسرے شائد لحاظ کے مارے نہ مانگے اور شاید اس کو یاد نہ رہے پھر ضرورت کے وقت اس کو کیسی پریشانی ہو گی اسی طرح کسی کا قرض ہو تو اسکا خیال

رکھو کہ جب ذرا بھی گنجائش ہو فوراً جتنا ہو سکا قرض اتار دیا (۳۲) اگر کبھی کسی ناچاری میں کہیں رات
بے رات پیدل چلنے کا موقع ہو تو چھڑے کڑے وغیرہ پاؤں میں سے نکال کر ہاتھ میں لیلو راستہ میں بجاتی
ہوئی مت چلو (۳۳) اگر کوئی بالکل تنہا کوٹھڑی وغیرہ میں ہو اور کواڑ وغیرہ بند ہوں دفعۃً کھولکر اندر مت
چلی جاؤ خدا جانے وہ آدمی ننگا ہو کھلا ہو یا سوتا ہو اور ناحق بے آرام ہو بلکہ آہستہ آہستہ پہلے پکار واور اندر
آنے کی اجازت لو اگر وہ اجازت دے تو اندر جاؤ نہیں تو خاموش ہو جاؤ۔ پھر دوسرے وقت سہی۔ البتہ
اگر کوئی بہت ہی ضرورت کی بات ہو تو پکار کر جگا لو جب تک وہ بول نہ پڑے تب تک اندر پھر بھی مت جاؤ
(۳۴) جس آدمی کو پہچانتی نہ ہو اس کے سامنے کسی شہر یا قوم کی برائی مت کرو شاید وہ آدمی اسی شہر یا اسی
قوم کا ہو پھر تم کو شرمندہ ہونا پڑے (۳۵) اسی طرح جس کام کا کرنے والا تم کو معلوم نہ ہو یوں مت کہو یہ
کس بے وقوف نے کیا ہے یا ایسی ہی کوئی بات مت کہو شاید کسی ایسے شخص نے کیا ہو جس کا تم لحاظ
کرتی ہو پھر معلوم ہوئے پیچھے شرمندہ ہونا پڑے (۳۶) اگر تمہارا بچہ کسی کا قصور خطا کرے تو تم کبھی اپنے
بچہ کی طرفداری مت کرو خاصکر بچے کے سامنے ایسا کرنا بچے کی عادت خراب کرنا ہے (۳۷) لڑکیوں کی
شادی میں زیادہ یہ بات دیکھو کہ داماد کے مزاج میں خدا کا خوف اور دینداری ہو ایسا شخص اپنی بی بی کو ہمیشہ
آرام سے رکھتا ہے اگر مال و دولت بہت کچھ ہو اور دین نہ ہو تو وہ شخص اپنی بی بی کا حق ہی نہ پہچانے گا اور
اس کے ساتھ وفاداری نہ کریگا بلکہ روپیہ پیسہ بھی نہ دیگا اگر دیا بھی تو اس سے زیادہ جلا دے گا (۳۸)
بعضی عورتوں کی عادت ہے کہ پردے میں سے کسی کو بلانا ہو تو خبر کرنے کیلئے آڑ میں کھڑی ہو کر ڈھیلا
پھینکتی ہیں بعضی دفعہ وہ کسی کے لگ جاتا ہے ایسا کام کرنا نہ چاہئے جس میں کسی کو تکلیف پہنچے کا شبہ
ہو بلکہ اپنی جگہ بیٹھی ہوئی اینٹ وغیرہ کھٹ کھٹا دینا چاہئے (۳۹) اپنے کپڑوں پر سوئی ڈورے سے
کوئی نشان پھول وغیرہ بنا دیا کرو کہ دھوبی کے گھر کپڑے بدلے نہ جاویں ورنہ کبھی غلطی سے تم دوسرے
کے اور دوسرا تمہارے کپڑے برت کر خواہ مخواہ گنہگار ہوگا اور دنیا کا بھی نقصان ہے (۴۰) عرب میں
دستور ہے کہ جو کسی بزرگ آدمی سے کوئی چیز تبرک کے طور پر لینا چاہتے ہیں تو وہ چیز اپنے پاس سے
ان بزرگ کے پاس لاکر کہتے ہیں کہ آپ اس کو ایک دو روز استعمال کرکے ہم کو دیدیجئے۔ اس میں ان
بزرگ کو تردد نہیں کرنا پڑتا ورنہ اگر بیس آدمی کسی بزرگ سے ایک ایک کپڑا مانگیں تو ان کی گٹھڑی میں
تو ایک چیتھڑا بھی نہ رہے ہمارے ہندوستان میں بیدھڑک مانگ بیٹھتے ہیں بعضی دفعہ ان کو سوچ ہو جاتا
ہے۔ اگر ہم لوگ بھی عرب کا دستور برتیں تو بہت مناسب ہے (۴۱) اگر کوئی شخص اپنی طرف سے کوئی بات
کہے تو اگر اس کے خلاف مناسب جواب دینا ہو تو اپنی طرف سے جواب دو کسی اور کے نام سے مت کہو کہ تم

یوں کہتے ہو اور فلاں شخص اس کے خلاف کہتا ہے کیونکہ اگر اس دوسرے شخص کو اس نے کچھ کہدیا تو وہ سنکر رنجیدہ ہوگا (۴۲) محض اٹکل اور گمان سے بدون تحقیق کئے ہوئے کسی پر الزام مت لگاؤ اس سے بہت دل دکھتا ہے۔

۷ تھوڑا سا بیان ہاتھ کے ہنر اور پیشے کا

بعضی لاوارث غریب عورتیں جن کے کھانے کپڑے کا کوئی سہارا نہیں ایسی پریشانی اور مصیبت میں مبتلا ہیں کہ خدا کی پناہ اس کا علاج دو باتوں سے ہوسکتا ہے یا تو نکاح کرلیں یا اپنے ہاتھ کے ہنر سے چار پیسے حاصل کریں۔ مگر ہندوستان کے جاہل نکاح کو اور ہنر کو دونوں کو عیب سمجھتے ہیں اور یہ کسی کو توفیق نہیں ہوتی کہ ایسے غریبوں کے خرچ کی خبر رکھے۔ پھر بتلاؤ ان بیچاریوں کا کیونکر گذر ہو (بیبیو!) دوسروں پر کچھ زور چلتا نہیں مگر اپنے دل پر اور ہاتھ اور پاؤں پر تو خدائے تعالیٰ نے اختیار دیا ہے دل کو سمجھاؤ اور کسی کے برا بھلا کہنے کا خیال نہ کرو۔ اگر کسی کی عمر نکاح کے قابل ہے تو نکاح کرلے اور اگر اس قابل نہ ہو یا یہ کہ اس کو عیب تو نہیں سمجھتی مگر ویسے ہی دل نہیں چاہتا یا بکھیڑے سے گھبراتی ہے تو اس صورت میں اپنا گذر کسی پاک ہنر کے ذریعے سے کرو اگر کوئی حقیر سمجھے یا ہنسے ہرگز پرواہ مت کرو۔ دوسرے نکاح کا بیان تو چھٹے حصے میں پہلے آچکا ہے۔ اور ہنر اور پیشے کا بیان اب کیا جاتا ہے (بیبیو!) اگر اس میں کوئی بات بیعزتی کی ہوتی تو پیغمبر ان کاموں کو کیوں کرتے ان سے زیادہ کس کی عزت ہے۔ حدیث میں ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرائی ہیں اور یہ فرمایا ہے کہ کوئی پیغمبر ایسے نہیں گذرے جنہوں نے بکریاں نہ چرائی ہوں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ سب سے اچھی کمائی اپنے ہاتھ کی ہے اور حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے ہنر سے کھاتے تھے یہ ساری باتیں ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں اور پیغمبروں کے بعضے ایسے کاموں کا بیان قرآن شریف میں ہے اور بعضے کام ایسی کتابوں میں لکھے ہیں جن میں پیغمبروں کا حال ہے ان سب میں سے تھوڑوں کا نام لکھا جاتا ہے۔

۸ بعضے پیغمبروں اور بزرگوں کے ہاتھ کے ہنر کا بیان

حضرت آدم علیہ السلام نے کھیتی کی ہے اور آٹا پیسا ہے اور روٹی پکائی ہے۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے لکھنے اور درزی کا کام کیا ہے حضرت نوح علیہ السلام نے لکڑی تراش کر کشتی بنائی ہے جو کہ بڑھئی کا کام ہے حضرت ہود علیہ السلام تجارت کرتے تھے۔ حضرت صالح علیہ السلام بھی تجارت کرتے تھے

حضرت ذوالقرنین جو بہت بڑے بادشاہ تھے اور بعضوں نے انکو پیغمبر بھی کہا ہے وہ زنبیل بنتے تھے جیسے یہاں ڈلیا یا ٹوکری ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھیتی کی ہے اور تعمیر کا کام کیا ہے خانہ کعبہ بنایا تھا۔ حضرت لوط علیہ السلام کھیتی کرتے تھے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تیر بنا کر نشانہ لگاتے تھے حضرت اسحٰق علیہ السلام۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اور انکے سب فرزند بکریاں چراتے تھے اور ان کے بال بچوں کو فروخت کرتے تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے غلہ کی تجارت کی ہے جب قحط پڑا تھا حضرت ایوب علیہ السلام کے یہاں اونٹ اور بکریوں کے بچے بڑھتے تھے اور کھیتی ہوتی تھی۔ حضرت شعیب علیہ السلام کے یہاں بکریاں چرائی جاتی تھیں۔ حضرت موسٰی علیہ السلام نے کئی سال بکریاں چرائی ہیں اور ان کے نکاح کا یہی مہر تھا[عہ] حضرت ہارون علیہ السلام نے تجارت کی ہے۔ حضرت الیسع علیہ السلام کھیتی کرتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بناتے تھے جو کہ لوہار کا کام ہے۔ حضرت لقمان علیہ السلام بڑے حکمت والے عالم ہوئے ہیں اور بعضوں نے ان کو پیغمبر بھی کہا ہے انہوں نے بکریاں چرائی ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام زنبیل بُنتے تھے اور حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے ایک دوکاندار کے یہاں کپڑے رنگے تھے۔ ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بلکہ سب پیغمبروں کا بکریاں چرانا ابھی بیان ہو چکا ہے۔ اگرچہ ان پیغمبروں کا گذران چیزوں پر نہ تھا مگر یہ کام کئے تو ہیں ان سے عار تو نہیں کی اور بڑے بڑے ولی اور بڑے عالم جن کی کتابوں کا مسئلہ سند ہے ان میں سے کسی نے کپڑا بنا ہے کسی نے چمڑے کا کام کیا ہے کسی نے جوتی سینے کا کام کیا ہے، کسی نے مٹھائی بنائی ہے۔ پھر ایسا کون ہے جو ان سب سے زیادہ توبہ توبہ عزت دار ہے۔

۹ بعضے آسان طریقے گذر کرنے کی

صابون بنانا۔ گوٹہ بُننا۔ چکن کاڑھنا جالی بنانا۔ کمر بند بُننا۔ سوت کے بوتام یعنی بٹن بنانا۔ جرابیں یعنی موزی سوتی یا اونی بنانا گلوبند بنانا۔ ٹوپیاں یا صدری یا کرتیاں اور کرتی سی کر بیچنا رو شنائی بنانا کپڑے رنگنا۔ زردوزی یعنی کارچوبی کا کام۔ سوزن کا کام بنانا ٹوپی پر جیسے میرٹھ میں بکتی ہیں سینا اور اگر سینے کی مشین منگا لی جائے تو اور بھی جلدی کام ہو اور بہت فائدہ رہے۔ مرغی کے انڈے بچے بیچنا۔ رحل۔ چوکی۔ صندوق وغیرہ رنگنا لڑکیاں پڑھانا۔ کپاس لیکر چرخی سے بنولے نکال کر روئی اور بنولے الگ الگ بیچنا۔ چرخے سے سوت کاتنا یا اس کی نواڑ یا کپڑے بنوا کر بیچنا۔ دھان خرید کر اور کوٹ کر چاول نکال کر بیچنا۔ کتابوں کی جلد باندھنا چٹنی اچار بنانا۔ چارپائی بُننا۔ اور اس میں پھول ڈالنا۔ بان یعنی رسّی بٹنا۔ نواڑ بُننا۔ چورن وغیرہ کی گولیاں یا نمک سلیمانی بنا کر بیچنا۔ کھجور کی چٹائیاں یا پنکھے بنا کر بیچنا۔ شربت انار۔ شربت عناب وغیرہ یا سرکہ

[عہ] اب اس طرح بکریاں چرانا مہر قرار دیا جاسکتا ہے یا نہیں یہ مسئلہ تفصیل طلب ہے ضرورت کے وقت علماء سے دریافت کر لیا جائے ۱۲ منہ

بنا کر بیچنا۔ گوٹے کی تجارت کرنا۔ برتنوں پر قلعی اور سی جوش کرنا۔ کپڑے چھاپنا جیسے عمامہ۔ جانماز رومال۔ چادر فرد۔ رضائی وغیرہ فصل میں سرسوں وغیرہ لے کر بھر لینا اور فصل کے بعد جب مہنگی ہو بیچ ڈالنا۔ سرمہ باریک پیس کر یا اس میں کوئی فائدہ کی دوا ملا کر اس کی پڑیاں بنا کر بیچنا۔ پینے کا تمباکو بنا کر بیچنا۔ بسکٹ اور نان پاؤ بنا کر بیچنا۔ سوت کی ڈوریاں بٹنا۔ رانگ یا مونگے کا کشتہ بنا کر بیچنا۔ اور ایسے ہی ہلکے اور چلتے کام بہت ہیں جس کا موقع ہوا کر لیا بعض کام تو ایسے ہیں کہ بے دیکھے سمجھ میں نہیں آسکتے ان کو توکسی سے سیکھ لیں اور بعضے کام ایسے ہیں کہ سمجھدار آدمی کتاب میں پڑھ کر بنا سکتا ہے ایسے کاموں کی ترکیب لکھی جاتی ہے اور ان میں بہت سی باتیں گھر کے روزانہ برتاؤ میں بھی کام آتی ہیں اور نویں حصّے میں چورن اور سلیمانی نمک اور رانگ اور مونگے کے کشتے کی ترکیب لکھ دی گئی ہے۔

صابون بنانے کی ترکیب (۱)

سجی ایک من۔ چونا ایک من۔ تیل رینڈی کا یا گلو کا نو سیر۔ چربی سترہ سیر۔ اول سجی کو ایک صاف جگہ پر رکھیں مثلاً چبوترہ پختہ ہو یا زمین پختہ ہو۔ غرض اس سے یہ ہے کہ اس میں مٹی نہ مل جاوے اور جو ڈھیلے سجی کے ہوں ان کو پتھر وغیرہ سے توڑ ڈالیں پھر اس کے اوپر چونے کو ڈالیں اگر ڈھیلے ہوں تو تھوڑا پانی اس پر چھڑکیں تاکہ وہ سب گل کر باریک قابل ملنے کے ہو جاویں اور دونوں کو خوب ملا دیں تاکہ چونہ سجی بالکل مل جاوے پھر ایک حوض پختہ اس طرح کا تیار کیا جاوے اور اس طرح سے اس کے اندر چار اینٹیں چاروں طرف کونوں پر رکھدی جاویں اور ان اینٹوں پر ایک لوہے کی جالی جو مثل چھلنی کے ہو رکھدی جاوے مگر چھید بڑے بڑے نہ ہوں اور جالی کے اوپر ٹاٹ بچھایا جاوے یہ ٹاٹ اتنا بڑا ہو کہ اس حوض کی دیواروں سے باہر بھی تھوڑا تھوڑا لٹکا رہے اور اس ٹاٹ اور جالی سے غرض یہ ہے کہ جب اس کے اوپر وہ چونہ اور سجی جو ملا ہوا رکھا ہے ڈالا جاویگا تو ٹاٹ اور جالی کے چھیدوں سے عرق نیچے ٹپکے گا اور جالی کو اونچے

حوض پختہ

جالی

اینٹ

اینٹ

اینٹ

اینٹ

نل

گھڑا

رہنے کیلئے اینٹ رکھی گئی ہے اور اگر جالی میسر نہ ہو تو بانس کا ٹٹر بندھوا کر یا لکڑی بچھا کر اس کے اوپر ٹاٹ ڈالکر ٹپکاویں اور اس نل کے منہ کے نیچے ایک گھڑا رکھدیں اور اس حوض میں اوپر تک پانی بھر دیں اور ہلائیں نہیں۔ اور اس حوض کا عرق ٹپک ٹپک کر نل کے ذریعے سے اس گھڑے میں آجاوے گا جب گھڑا بھر جاوے ہٹا لیویں اور دوسرا گھڑا رکھدیویں اور جتنا پانی کم ہوتا جاوے اور پانی ڈالتے جاویں البتہ جب ختم کا وقت آوے یعنی قریب ختم کے تب ہلا دیا لویں اور اول پانی کو علیحدہ کر لیویں اور اول کی پہچان یہ ہو کہ جب تک سرخ رنگ کا پانی آوے

اوّل ہے اور جب اس سے کم سرخی دار آوے تو وہ دوسرا ہے اور جب بہت کم رنگ معلوم ہو یعنی سفیدی مائل پانی آنے لگے تو وہ تیسرا ہے اور اسی طرح تینوں درجوں کے پانی کو علیحدہ کیا جاوے لیکن اس کی چنداں ضرورت بھی نہیں ہے اگر علیحدہ علیحدہ نہ بھی کیا جاوے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے صرف ایک چھوٹا گھڑا اخیر پانی یعنی تیسرے درجہ کا علیحدہ کر لینا کافی ہے اور اگر تھوڑا صابون بنانا ہو تو حوض کی ضرورت نہیں بلکہ جس طرح عورتیں چارپائی وغیرہ میں کپڑا باندھ کر کسم کی رنگ ٹپکاتی ہیں اسی طرح ٹپکالیں۔ جب سب ٹپک چکے تو اوّل کڑھاؤ میں ایک لوٹا پانی سادہ استعمالی چھوڑ دیا جاوے بعد ازاں چربی اور تیل چھوڑ دیں جب جوش کر آوے تو وہی اخیر کا عرق جو ایک چھوٹے گھڑے میں علیحدہ کر لیا ہے لے کر اس میں تھوڑا تھوڑا چھوڑ دیں یعنی تھوڑا سا پانی پہلے چھوڑا جب گاڑھا ہونے لگے تب پھر تھوڑا سا اور ڈالدیا اسی طرح جب سب گھڑے کا پانی ختم ہو جاوے تو پھر اور دوسرا گھڑوں کا پانی جو علیحدہ رکھا ہے تھوڑا تھوڑا بدستور ڈالیں اور پکاویں۔ اور تھوڑے کا مطلب ایک بدھنا پانی ہے اسی طرح کل پانی ڈالدیویں اس کے بعد خوب پکاویں جب قوام پر آجاوے یعنی خوب سخت گاڑھا ہو جاوے اسوقت تھوڑا سا کفگیر سے نکال کر ٹھنڈا کر کے ہاتھ سے گولی بناویں اور دیکھیں ہاتھ میں تو نہیں لگتا۔ اگر ہاتھ میں چپکتا ہو تو اور پکاویں پھر دیکھیں کہ ہاتھ میں تو نہیں چپکتا جب نہ چپکے اور گولی بناتے بناتے فوراً سخت ہو جاوے جیسا کہ صابون تیار ہوتا ہے تو بس تیار ہو گیا اس قوام کے تیار ہو جانے پر آگ کا تاؤ کم کر دیں بلکہ سب لکڑیاں اور آگ اس کے نیچے سے نکال لیویں کچھ وقفے کے بعد اس کو ایک حوض میں جمادیں اور اس حوض کی ترکیب یہ ہے کہ یا تو اینٹوں کو کھڑا کر کے حوض کی طرح بنالیویں یا چار تختوں کو کھڑا کر دیویں اور اس طرح اور اس کے باہر چاروں طرف اینٹ وغیرہ کی آڑ لگادیویں تاکہ تختے نہ گریں اور حوض کے اندر ایک کپڑا موٹا پرانا رہی لیکن اسمیں سوراخ نہ ہو یا گدڑی وغیرہ ہو بچھادیں یہانتک کہ چاروں طرف جو تختے کی دیوار ہے ان پر بھی بچھا دیا جائے بعد اسکے اس کڑھاؤ سے تھوڑا سا ڈوئی سے نکال کر حوض میں ڈالدیں اور کفگیر سے چلاتے جاویں تاکہ جلد خشک ہو جاوے پھر اسکے اوپر تھوڑا اور نکالکر ڈالیں اور چلائیں جب وہ بھی خشک ہو جاوے تو اور ڈالیں غرض کہ سب کڑھاؤ سے نکال کر حوض میں اسی طرح ڈالکر جماویں اور بعد ٹھنڈا ہونے کے تختے علیحدہ کر کے صابون کو با احتیاط رکھا جاوے خواہ تار سے کاٹ کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لئے جاویں اور جس چولھے پر کڑھاؤ رکھا جاوے گا اسکا نقشہ یہ ہے یہ بھٹی ہے یعنی گول چولھا کڑھائے کے موافق اس چولھے پر کڑھاؤ کو اسطرح رکھا جاوے کہ آنچ برابر سب طرف پہنچے

چولھے کا منہ
اسی طرف سے لکڑیاں لگائی جاویں گی
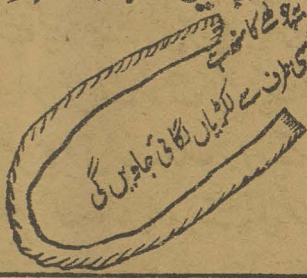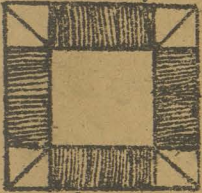
۱۱	نام اور شکل برتنوں کی جن کی حاجت ہوگی

(۱) ایک کفگیر لوہے کا یا لکڑی کا لمبی ڈنڈی کا جیسا پلاؤ پکانے کا ہوتا ہے اس سے چلایا جاوے گا (۲) ایک برتن جیسا تانبلوٹ مسجدوں میں پانی نکالنے کا ہوتاہے ڈنڈی دار جس میں تین سیر پانی آسکے ایسا ہونا چاہئے ٹین کا اس سے عرق یعنی وہی پانی ڈالا جاوے گا۔ (۳) ایک برتن صابون کو کڑھاؤ سے نکالنے کا جیسا ڈوئی پلاؤ یا سالن نکالنے کا ہوتا ہے جس سے صابون کڑھاؤ سے نکالکر حوض میں ڈالا جاویگا۔

۱۲	دوسری ترکیب صابون بنانے کی

اب سے کچھ عرصہ پہلے ہندوستان میں عام طور پر سجی چونہ اور تیل سے صابون بناتے تھے جس کو دیسی صابون کہا جاتا تھا اس کا طریقہ دشوار اور مال بھی کچھ اچھا نہ ہوتا تھا۔ اس زمانے میں جہاں ہر قسم کی دستکاریوں میں ترقی ہوئی ہے صابون کی صنعت میں بھی کچھ ترقی ہوئی ہے۔ اس زمانے میں صابون سازی کے طریقے نہایت آسان اور کارآمد ایجاد ہوگئے جن میں سے کپڑے دھونے کا صابون بنانے کا طریقہ جس کی ہر گھر میں ضرورت ہوتی ہے لکھا جاتا ہے اگر کسی کو دوسری قسم کے صابون بنانے کا شوق ہو وہ نیاز مند سے بذریعہ خط و کتابت سیکھ سکتے ہیں۔ انگریزی صابون دو طریقوں سے بنایا جاتا ہے۔ ایک کچا (کولڈ پراسس) دوسرا پکا (ہاٹ پراسس) کہلاتا ہے۔ پکا صابون اگرچہ قدرے دشوار ہے لیکن بمقابلہ کچے صابون کے کم قیمت بہت کم گھسنے والا اور کپڑے کو زیادہ صاف کرنے والا ہوتا ہے یہ ممکن ہے کہ اول ہی اول دو چار مرتبہ بنانے سے خراب ہو جائے اور ٹھیک نہ بنے لیکن جب اس کا بنانا آجائیگا تو بہت منافع کا کام ہے اور اس صابون کے بڑے جزو صرف دو ہیں۔ ایک کاسٹک دوسرا تیل یا چربی کاسٹک ایک قسم کے تیزاب کا نام ہے جو شہروں میں عام طور پر ملسکتا ہے اور وہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک چورا مثل شکر سرخ کے مگر رنگ اس کا بالکل سفید مثل چونہ کے ہوتا ہے جس کو انگریزی میں پاوڈر کہتے ہیں اور نام اس کا ۹۸ + ۹۹ کا کاسٹک ہے جس کی قیمت آجکل دس آنہ سیر یا کم و بیش ہے دوسرا بڑے بڑے ڈلوں کی صورت میں ہوتا ہے۔ رنگ اس کا بھی نہایت سفید اور نام اس کا ۷۰ × ۷۲ یا ۶۰ × ۶۲ کا کاسٹک ہے قیمت اس کی آٹھ آنہ سیر یا کم و بیش ہوتی ہے۔ صابون بنانے سے پہلے کاسٹک میں پانی ڈال کر گلا لیتے ہیں جب یہ پانی میں حل ہو جاتا ہے تو اس کو لائی کہتے ہیں۔ ۹۸ + ۹۹ کے ایک سیر کاسٹک میں اگر اڑھائی سیر پانی ڈالا جائے اور ۷۰ + ۷۲ کے کاسٹک میں دو سیر

ع۵ یہ ترکیب بعد میں اضافہ ہوئی ہے ۱۲ ش عمہ یعنی میر معصوم علی صاحب محلہ خیر نگر میرٹھ

پانی ڈالا جائے تو ۳۵ ڈگری (درجے) کی لائی تیار ہو جاتی ہے لیکن کاسٹک کے گھٹیا بڑھیا ہونے کی وجہ سے بعض اوقات ڈگری میں فرق ہو جاتا ہے یعنی کبھی تو بجائے ۳۵ ڈگری کے ۳۴ یا ۳۲ ڈگری کی لائی ہو جاتی ہے اور کبھی ۳۶ یا ۳۷ ڈگری کی جو پکے صابون میں تو چنداں مضر نہیں ہوتی البتہ کچے صابون میں کچھ نقص پیدا کر دیتی ہے۔ صابون کے کارخانوں میں لائی کی ڈگری دیکھنے کیلئے ایک آلہ ہوتا ہے جسکو ہیڈرومیٹر کہتے ہیں جسکی قیمت تخمیناً تین چار روپے ہوتی ہے اس سے صحیح ڈگری معلوم ہو سکتی ہے

نسخہ صابون نمبر ۱۔ چربی ۵ سیر۔ کاسٹک کی لائی ۳۵ ڈگری $2\frac{1}{2}$ سیر۔ سوڈا ایش $2\frac{1}{2}$ سیر پانی $2\frac{1}{2}$ سیر

نسخہ صابون نمبر ۲ ۵ سیر بہروزہ $2\frac{1}{2}$ سیر کاسٹک کی لائی ۳۵ ڈگری $3\frac{1}{2}$ سیر۔ سوڈا ایش $2\frac{1}{2}$ سیر پانی ۴ سیر

صابون پکانے کی ترکیب

اول چربی کو گلا کر کپڑے میں چھان لیا جائے اور اگر بہروزہ بھی ڈالنا منظور ہو تو اس کو بھی چربی کے ساتھ گلا کر چھان لیا جائے پھر پانی کڑھائی میں ڈال کر اس میں سوڈا ایش ڈال دیا جائے اور آگ جلائی جائے جب پانی میں اچھی طرح ابال آنے لگے اور سوڈا ایش حل ہو جائے اس میں چھنی ہوئی چربی اور کاسٹک کی لائی ڈال دی جائے اور کبھی کبھی کسی کوچے یا کفگیر یا کسی اور چیز سے چلاتے جائیں اور خوب پکنے دیں (ہلکی آنچ پر عمدہ پکائی ہوتی ہے) اب پکتے پکتے اگر وہ کچھ پھٹا پھٹا مثل کھیس یا چھیڑہ کے ہو جائے جس کی شناخت یہ ہے کہ اُبلنے کے وقت نیچے سے اوپر کو پانی آئے گا یعنی صابون علیحدہ ہو گا اور پانی علیحدہ ہو گا تو اُسے پکنے دیں اور اگر مثل حلوے کے گاڑھا ہو جائے اس کی شناخت یہ ہے کہ نیچے سے دھواں دیتا ہوا بلبلہ اوپر کو آئے گا جس کے معنی ہیں کہ صابون ابھی خام ہے اور جل رہا ہے ایسی حالت میں کاسٹک کی تھوڑی لائی تخمیناً آدھ پاؤ اور ڈال دی جائے اور اُبال آنے پر اگر وہ کھیس کی طرح پھٹ جائے تو بس ٹھیک ہے پکنے دے ورنہ اور تھوڑا کاسٹک ڈالے کیونکہ جو صابون پھاڑ کر پکایا جاتا ہے اس کی پکائی عمدہ ہوتی ہے اس طرح ہلکی آنچ پر صابون جب دو تین گھنٹے پک چکے گا تو یا تو وہ خود پھٹ جائیگا یعنی صابون اور پانی مِلکر مثل شہد کے کسی قدر گاڑھا ہو جائے گا اور اگر خود نہ ہو تو اسوقت اس میں تخمیناً پاؤ بھر چربی اور ڈال دی جائے اور دس پندرہ منٹ تک اور پکنے دیا جائے غرض اس طرح اس کو پھٹا لیا جائے بس صابون تیار ہو گیا اب اس کو کسی برتن میں یا گڑھے میں کپڑا ڈال کر جما لیا جائے اور جمنے کے بعد کام میں لایا جائے۔ (از میر معصوم علی صاحب محلہ خیر نگر میرٹھ)

عہ چربی دونوں نسخوں میں عمدہ قسم کی لینی کی ضرورت ہے ۱۲

عہ کاسٹک کی لائی صابون بنانے سے پہلے حسب ترکیب مندرجہ بالا تیار کر کے رکھنی چاہئے

عہ سوڈا ایش یہ ایک قسم کا کھار ہے مثل میدہ کے سفید ہوتا ہے کپڑے کا میل کاٹنے کیلئے خاص چیز ہے ۱۲

عہ بہروزہ ڈالنے سے صابون میں سختی اور عمدگی آجاتی ہے اور صابون کا رنگ کسی قدر زردی مائل ہو جاتا ہے اگر سفید صابون بنانا ہو تو بہروزہ نہ ڈالا جائے ۱۲

عہ کھیس یا چھیڑہ جب گائے بھینس بیاتی ہے تو دوسرے یا تیسرے وقت کے دودھ کی جو حالت ہوتی ہے یعنی دودھ کی گاتھیں سی الگ اور پانی علیحدہ ہوتا ہے ۱۲

۱۳ کپڑا چھاپنے کی ترکیب

زرد رنگ (۱) ۔ ایک سیر پانی میں پاؤ بھر کھانے کا ناگوری گوند بھگو کر جب لعاب تیار ہو جائے چھ ماشہ گیہوں کا آٹا اور چھ ماشہ گھی آپس میں خوب ملا کر اور اس میں پاؤ بھر کسیس اور تین ماشے گولی سرخ تول جو بازار میں بکتی ہے خوب ملا کر اس لعاب میں خوب حل کر کے کپڑے میں چھان لیں خوب سخت ہونا چاہئے تب اس سے کپڑے کو چھاپیں خواہ یہ رنگ کسی کپڑے پر لپیٹ کر پاس رکھ لیں اور سانچہ اس پر لگا کر کپڑا چھاپیں سانچے لکڑی کے پھول اور بیل بنے ہوئے لکھنؤ میں بکتے بھی ہیں یا بڑھی سے بنوالیں۔
سیاہ رنگ (۲) ۔ ایک چھٹانک ولایتی رنگ جس کو پیڑی کہتے ہیں اور بازار میں بکتا ہے اور پاؤ سیر ناگوری گوند ایک سیر پانی میں ملا کر لعاب تیار کر لیں اور ایک چھٹانک پٹاس اور چھ ماشہ توتیا جس کو نیلا تھوتھا کہتے ہیں اور چھ ماشہ گیہوں کا آٹا اور چھ ماشہ گھی اس میں ملا کر خوب حل کریں اور گاڑھے گاڑھے رنگ سے کپڑا چھاپیں۔

۱۴ لکھنے کی روشنائی بنانے کی ترکیب

ببول کا گوند ایک سیر۔ کاجل پاؤ سیر۔ پھٹکڑی چھ ماشے۔ کتھ چھ ماشہ۔ ببول کی چھال ایک چھٹانک، آم کی چھال ایک چھٹانک مہندی کی لکڑی ایک چھٹانک توتیا ایک چھٹانک۔ اوّل ڈیڑھ سیر پانی میں گوند بھگو دیا جاوے جب خوب بھیگ جاوے تو کاجل ملا کر ایک دن حل کر کے اور لکڑی اور چھالوں کو الگ سیر بھر پانی میں اتنا جوش دیں کہ پانی پاؤ بھر رہ جاوے اور وہ پانی اس گھوٹے ہوئے کاجل اور گوند میں ملا دی اور پھٹکڑی اور توتیا اور کتھ ان تینوں کو چھٹانک بھر پانی میں الگ خوب حل کر کے اسی کاجل اور گوند میں ملا دے اور ایک دن لوہے کی کڑھائی میں خوب گھونٹ کر سینی یا کشتی وغیرہ میں سب سے بہتر یہ کہ چھاج میں پتلی پتلی پھیلا کر سکھالے روشنائی تیار ہو جائے گی اور گوند ببول اگر بازار میں مہنگا ہو تو ببول کے درختوں سے جمع کر لیا جاوے۔ اکثر جنگل میں رہنے والوں کو دو چار پیسے دینے سے بہت سالے آتے ہیں۔

۱۵ انگریزی روشنائی بنانے کی ترکیب

آسمانی رنگ اوّل درجہ کا ایک تولہ بیجنی رنگ ایک تولہ۔ سوڈا دس ماشہ دس تولہ پانی میں ملا کر گرم کر لیں اور اس پانی میں یہ دونوں رنگ ملا دیں اور اس طرح چلا دیں کہ سب چیزیں مل جاویں انگریزی روشنائی تیار ہو جاوے گی۔

عہ اب یہ پھول بیل دہلی وغیرہ ہر جگہ عام طور پر ملتے ہیں۔ ۱۲۔ لہ اگر خالص پانی کو عرق کی طرح کشید کرنے کے بعد استعمال کیا جائے تو سیاہی عمدہ طیار ہوگی۔ ۱۲

۱۶ لکڑی رنگنے کی ترکیب

جس طرح کا رنگ چڑھانا ہو اسی رنگ کی پڑیا بازار سے خرید کر تارپین کے تیل میں ایسے انداز سے ملادیں کہ گاڑھا ہو جاوے پھر گلہری کی دم یا پرندے کے پر یا کسی لکڑی پر چیتھڑا باندھ کر اس سے جس طرح کے چاہے پھول بوٹے یا بالکل سادہ رنگ لے اور اگر خشک ہونے کے بعد اس پر وارنش کا تیل مل کر سکھالے تو اور سخت اور چمکدار ہو جاوے۔

۱۷ برتن پر قلعی کرنے کی ترکیب

پاؤ سیر نوشادر کو پیس کر تین چھٹانک پانی میں ڈالکر دیگچی یا ہانڈی میں اسقدر آنچ میں پکالیا جاوے کہ وہ پانی جل کر خشک ہو جاوے جب سخت ہو جاوے اس وقت اتار کر پیس لیا جاوے جس برتن پر قلعی کرنا منظور ہو اول خوب مانجھکر صاف کیا جاوے اور آگ دہکا کر گرم کرکے اس پر آر مل روئی کے پہل سے نوشادر پھیر دیا جاوے پھر تھوڑا سا رانگ جو قلعی رانگ کہلاتا ہے کسی جگہ لگا دیا جاوے اور روئی کو تمام برتن پر اس طرح پھیرا جاوے کہ وہ رانگ تمام پھیل جاوے قلعی ہو جاوے گی اور برتن کو سنسی سے پکڑے رہیں۔

۱۸ مسّی جوش کرنے کی یعنی پکّا ٹانکا لگانے کی ترکیب

کانسی کو کوٹ کر ریزہ ریزہ کرلے اور اس کے برابر سہاگہ لیکر دونوں کو خوب باریک پیسے اور جس برتن میں ٹانکا لگانا ہو اس میں اگر کسی جگہ پہلا ٹانکا بھی لگا ہو جیسے لوٹے کی ٹونٹی میں ٹانکا لگا ہوتا ہے اس کو مٹی لپیٹ کر چھپا دیتے ہیں تاکہ آگ سے وہ ٹانکا نہ کھُل جاوے پھر جس جگہ ٹانکہ لگانا ہو اس کے اندر کیطرف وہ سہاگہ اور کانسہ رکھدیا جاوے اور برتن کو کسی چیز سے پکڑ کر گرم آگ پر ذرا اونچا رکھیں جب خوب تاؤ آجاوے علیحدہ کرلیں آگ کی گرمی سے وہ کانسی اور سہاگہ پگھل کر اس کے شگاف میں بھر کر ٹانکا لگ جاویگا اور کچّا ٹانکا رانگ کا لگتا ہے کہ رانگ کو پگھلا کر اس جگہ باہر کی طرف پھیلا دیا جاوے ٹھنڈا ہو کر ٹانکا لگ جاویگا اور جہاں ٹانکا لگانا ہو اس جگہ کو اول برابر کر لیتے ہیں اگر کچھ اونچا نیچا ہو اس کو ریتی سے برابر کر لیتے ہیں۔

۱۹ پینے[1] کا تمباکو بنانے کی ترکیب

تمباکو جس قسم کی طبیعت کے موافق ہو لیکر اس کو خوب کوٹ لے پھر اس میں شیرہ یا پتلا بہتا ہوا گڑ۔ گرمیوں میں

[1] حقہ پینے کا بھی وہی حکم ہے جو تمباکو کھانے کا ہے اور وہ صـ۸ کے حاشیہ میں بیان ہوچکا ہے۔

تو برابر کچھ زیادہ اور برسات میں برابر سے کچھ کم اور جاڑوں میں برابر اس میں ملا کر پھر کوٹ لیا جاوے لیکن تمباکو کوٹنے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے اسلئے بہتر یہ ہے کہ کسی دیانتدار معتبر دوکاندار یا مزدور کو مزدوری دے کر اس سے بنوا لیا جاوے۔

۲۰ خوشبودار پینے کے تمباکو کی ترکیب

سادے تمباکو میں یہ خوشبوئیں برابر لیکر سیر پیچھے آدھی چھٹانک ملاویں اور تین چار ماشے حنا کا عطر ملا دیں وہ خوشبوئیں یہ ہیں۔ لونگ۔ بالچھڑ۔ صندل کا برادہ۔ بڑی الائچی۔ سگندبالا۔ تج۔ باؤبیر۔

۲۱ ترکیب روٹی سوجی جو زود ہضم اور دیرپا ہوتی ہے

حسب معمول اوّل سوجی کو پانی میں گوندھ لیں مگر بہت زیادہ نرم نہ گوندھیں پھر اس کے پیڑے بنا کر ایک دیگچی کے اندر بقدر ضرورت پانی ڈال کر ان پیڑوں کو اس پانی میں جوشدے لیں جب پیڑے اچھی پک ہو جائیں تو پیڑوں کو پانی سے علیحدہ نکال لیں اور پانی پھینکدیں بعدہٗ ان پیڑوں کو خوب اچھی طرح توڑ کر ان کے اندر اتنا گھی ملائیں کہ جس سے کسیقدر پتلے ہو جائیں پھر ان کی روٹیاں بنا کر توے یا کڑھائی میں بغیر پانی اور گھی کر مندھی آنچ سے سینک لیں یہ روٹیاں ثقیل نہ ہونگی اور بہت دیرپا ہونگی۔ العارض احقر جلیل احمد علیگڈھی۔

یعنی ہلکی ۱۲

۲۲ ترکیب گوشت پکانے کی نمبر (۱) جو چھ ماہ تک خراب نہیں ہوتا

(نوٹ) اس ترکیب سے پکا ہوا گوشت تین ماہ تک تو یقیناً اور چھ ماہ اور زائد از چھ ماہ تک غالباً رہ سکتا ہے۔

ترکیب نمبر (۱) مصالحہ پیس کر دھوپ میں سکھا لیا جاوے۔ پھر اگر پاؤ بھر گوشت ہو تو چھٹانک بھر گھی لیکر اوّل اس گھی میں پیاز بھون کر بقدر ضرورت نمک اور کچھری ڈالدیں بعدہ بلا پانی کے اس گھی میں گوشت ڈال کر دیگچی کا منہ ڈھک کر اس کو ہلکی آنچ کے اوپر رکھدینا چاہیئے یہاں تک کہ گوشت کی بوٹیوں کا پانی یعنی جو پانی قدرتی طور پر گوشت کے اندر ہوتا ہے بالکل خشک ہو جائے جس کی علامت یہ ہے کہ بوٹیوں کے اندر سے جھاگ اٹھنے اور آبلے پڑنے موقوف ہو جائیں جب پانی بالکل خشک ہو چکے اور بوٹیاں بقدر ضرورت گل جائیں تو دیگچی میں سے گوشت کو نکال لینا چاہیئے۔ پھر چھٹانک بھر گھی اور لے کر اسی سابق گھی میں جو دیگچی کے اندر بقیہ موجود ہوگا ملا کر وہ سکھایا ہوا مصالحہ اس میں بھون لینا

چاہئے۔ جب مصالحہ ادھ بھنا ہو جائے تو اسی کل گھی کے اندر گوشت ڈال کر حسب معمول پکالینا چاہئے مگر اوّل سے اخیر تک کسی وقت بھی پانی بالکل نہ ڈالنا چاہئے۔ پک جانے کے بعد اس میں گرم مصالحہ بھی ڈالدیں اور فوراً اس گرم گرم گوشت کے برتن کو روئی کے اندر لپیٹ کر رکھدیں ٹھنڈا ہونے سے قبل اور گرمیوں میں روزمرہ اور جاڑوں میں دوسرے تیسرے روز روئی میں سے اس برتن کو نکال کر گوشت کو خوب گرم کرلیا کریں کہ پکنے کے قریب ہو جایا کرے اور گرم کرنے کے بعد ٹھنڈا نہ ہونے دیں بلکہ گرمی کی حالت میں ہی اس کو روئی کے اندر لپیٹ کر رکھدیا کریں تو کل پاؤ بھر گوشت میں کل آدھ پاؤ گھی خرچ ہوا لیں گوشت سے آدھا گھی خرچ ہوتا ہے بعد پک چکنے اور تیار ہو جانیکے گوشت کے اندر اگر گھی زیادہ معلوم ہو تو اس زیادہ گھی کو دوسرے برتن میں نکال کر دوبارہ کام میں لا سکتے ہیں۔

۲۳ ترکیب گوشت پکانے کی نمبر ۲ جو ڈیڑھ ماہ تک خراب نہیں ہوتا

(نوٹ نمبر ۱) اس ترکیب سے پکائے ہوئے گوشت کو ڈیڑھ ماہ تک رکھ کر تجربہ کرلیا گیا شروع گرمیوں میں کہ خراب نہیں ہوا مگر امید ہے کہ اس سے زائد عرصہ میں بھی خراب نہ ہوگا۔ جبکہ روزمرہ گرم کرلیا جایا کرے۔

(نوٹ نمبر ۲) اس ترکیب نمبر ۲ کی ان صاحبوں کو ضرورت ہے جو گوشت کی بوٹیوں کا خوب اچھی طرح گل جانا ضروری سمجھتے ہوں۔

ترکیب نمبر ۲۔ اوّل مثل ترکیب نمبر ا اوّل مصالحہ پیس کر سکھالینا چاہئے پھر مثل ترکیب نمبر (۱) پاؤ بھر گوشت کیلئے چھٹانک بھر گھی لیکر اور پیاز کو اس میں بھون کر نمک اور کچری ڈالدیں بعدہ بلا پانی کے مثل ترکیب نمبر (۱)۔ اس گھی میں گوشت ڈالکر دیگچی کا منہ ڈھک کر ہلکی آنچ پر اتنا پکائیں کہ گوشت کی بوٹیوں کا قدرتی پانی بالکل خشک ہو جاوے جسکی علامت ترکیب نمبر ا میں معروض ہوئی ہے (اب اسکے بعد خاطر خواہ گلانے کی ترکیب یہ ہے) کہ بعدازاں اسی گوشت میں بقدر ضرورت پانی ڈالکر (مثلاً اتنا کہ گوشت کی بوٹیاں ڈوب جائیں پھر پکانا چاہئے یہاں تک کہ بوٹیاں خوب گل جائیں۔ جب بوٹیاں خوب گل جائیں اور یہ ڈالا ہوا پانی قطعاً جل جائے اور بوٹیوں میں سے جھاگ اٹھنے اور آبلے پڑنے موقوف ہو جائیں اور بوٹیاں بہ نسبت پہلے کے چھوٹی ہو جائیں (کیونکہ پانی سے بوٹی کسیقدر بڑھ جاتی ہے) تو دیگچی میں سے گوشت نکالکر مثل ترکیب (۱) اگر پاؤ بھر گوشت پکا رہے ہوں تو چھٹانک بھر گھی اور لیکر اسی سابق گھی میں جو دیگچی کے اندر بقیہ موجود ہوگا ملاکر سکھایا ہوا مصالحہ اس میں بھون لینا چاہئے جب مصالحہ ادھ بھنا ہو جائے تو اسی کل گھی کے اندر گوشت ڈالکر بلا پانی ڈالے ہوئے پھر پکانا چاہئے جب بقدر ضرورت پک چکے بعد تیاری گرم مصالحہ ڈالکر فوراً گرم گرم ہی اس گوشت کو کسی ڈھکنے دار برتن میں بند کرکے روئی کے اندر لپیٹ کر رکھدینا چاہئے اور گرمیوں میں روزمرہ جاڑوں میں دوسرے دن گرم کرکے اس کو پھر اسیطرح

روئی کے اندر رکھ دینا چاہئے۔

۲۴ نان پاؤ اور بسکٹ وغیرہ بنانے کی ترکیب

سوجی یا میدہ میں خمیر ملا کر خوب گوندھا جاوے۔ پھر کسی تختہ پر کوٹا جاوے پھر سانچے میں رکھ کر تنور خوب گرم کر کے پھر اس کے اندر سے سب آگ اور راکھ نکال کر ان سانچوں کو اس کے اندر رکھکر تنور کا منھ بند کر دیا جاوے جب وہ پک جاوے نکال لیا جاوے۔ آگے تفصیل سمجھو۔

۲۵ ترکیب نان پاؤ کے خمیر کی

لونگ۔ الائچی خورد۔ جائفل۔ جاوتری۔ اندر جو۔ سمندر پھین۔ سمندر سوکھ۔ تال مکھانا۔ پھول مکھانا۔ کنول گٹہ۔ بونگے کی جڑ۔ پھول گلاب۔ ناگیسر۔ دارچینی۔ بیج کنگھی۔ مائیں چھوٹی بڑی۔ چھوٹا بڑا گوکھرو۔ چوب چینی۔ کباب چینی۔ سب چیزیں تین تین ماشہ۔ زعفران چھ ماشہ ان سبکو کوٹ چھانکر ایک شیشی میں کہ جس کی ڈاٹ بہت سخت ہو بھر کر بااحتیاط رکھیں۔ اور ڈیڑھ ماشہ تک بھی ہر ہر دوا کا وزن ہو سکتا ہے اس سے کم میں مصالحہ ٹھیک نہ ہوگا جب ضرورت ہو شیشی میں سے سفوف ڈیڑھ ماشہ لیکر سوا تولہ دہی میں ملا کر دو انگلیوں سے ایک منٹ پھینٹیں۔ بعد اسکے گیہوں کا میدہ ایسے انداز سے اس میں ملائیں کہ بہت سخت نہ ہو جائے کان کی لو کی برابر اس میں نرمی رہے یہی پہچان ہے پھر اسکو ہتھیلیوں سے گولہ بنا کر ایک کپڑے میں رکھ کر ایسی طرح گرہ دیں کہ وہ گولہ ڈھیلا رہے پھر اسکو کسی کھونٹی پر ٹانگ دیں اسیطرح تین روز تک لٹکا رہے چوتھے روز اسکو اتار کر دیکھیں کہ اسکے اندر خمیر خوب پھولا ہوگا۔ اس گولے کے اوپر جو پپڑی پڑ گئی اسکو اتار دیں اور اسکے اندر کا لیسدار خمیر نکال لیں پھر ایک چھٹانک دہی میں میدہ ملا دیں اسقدر کہ سابق کے موافق ہو جاوے یعنی کان کی لو کی طرح ملائم رہے اور وہی خمیر جو گولے میں سے نکالا ہے اسمیں ملا کر ہاتھ سے اسطرح ملاویں جیسے پینے کے تمباکو کو مسلتے ہیں پھر اسکا بھی گولا بنا کر اسی کپڑے میں باندھ کر چھ گھنٹے تک لٹکا دیں بعد چھ گھنٹے کے پپڑی اتار کر خمیر نکال لیویں اور پھر اسی طرح اب آدھ پاؤ دہی میں میدہ ملا کر اس خمیر کو ملا دیں اور کپڑے میں رکھکر لٹکا دیں چھ گھنٹہ تک اسی طرح لٹکا رہے بعد چھ گھنٹے کے اتار لیا جاوے اور اسی ترکیب سے خمیر نکالکر پھر آدھ پاؤ دہی میں میدہ اسی طرح ملا کر لٹکا دیں بعد چھ گھنٹہ کے اتار کر اسی طرح خمیر نکال لیں یہ چوتھا مرتبہ ہے اس مرتبہ گولے پر پپڑی پڑتی ہے اس کو اگر نہ چھڑا دیں تو کوئی حرج نہیں ہے پھر آدھ پاؤ دہی اسی طرح میدہ ملا کر اس خمیر کو بھی ملا دیں اور ہاتھ سے خوب ملیں جب ملجاوے تو بااحتیاط کسی پٹاری وغیرہ میں رکھ دیں۔ بعد چار گھنٹے کی پٹاری سے نکال کر اگر خمیر کا رکھنا منظور ہو تو اس کے اندر سے آدھی چھٹانک خمیر علیحدہ نکال لیں اور اسی طرح

آدھی چھٹانک دہی میں میدہ ملاکر اس آدھی چھٹانک خمیر کو ملاویں اور اسی طرح لٹکا دیں بعد چھ گھنٹے کے نکال کر اوپر کی ترکیب کے موافق اور میدہ ملادیویں اسی طرح برابر کرتی رہیں۔ یہ خمیر تو بڑھتا رہیگا اور یہ آدھی چھٹانک خمیر نکال کر جو خمیر بچا اس کی ڈبل روٹی یعنی نان پاؤ پکا دیں۔ پھر دوسرے دن جب خمیر کی ضرورت ہو تو یہ جو لٹکا ہوا خمیر رکھا ہے اس میں سے آدھی چھٹانک علیحدہ کر لیویں اور باقی کا نان پاؤ پکا دیں اور خمیر کو اسیطرح بڑھاتی رہیں

۲۶ ترکیب نان پاؤ پکانے کی

جس خمیر کی روٹی پکانے کو اوپر لکھا ہے اس کو آدھ سیر میدہ میں پانی سے گوندھیں جب گندھ جاوے تب اسکے اوپر کپڑا ڈھانک دیویں یہ دو گھنٹے تک رکھا رہے۔ اگر چار سیر یا پانچ سیر کے نان پاؤ پکانا ہو تو اتنا ہی میدہ اب اس خمیر میں ملاکر گوندھیں اور تھوڑا نمک اور شکر سفید بھی ملاویں تو بہتر ہے۔ اور ڈیڑھ یا دو گھنٹہ تک پھر رکھا رہنے دیں اور یہ جو خمیر اب گوندھا گیا ہے چپاتی پکانے کے آٹے کی طرح ڈھیلا ہو لیکن سیکھنے کے شروع میں زیادہ ڈھیلے آٹے کے پکانے میں ذرا دقت ہے اس لئے کم ڈھیلا رکھیں پھر جب ہاتھ جم جاوے زیادہ ڈھیلا کریں پھر دو گھنٹے کے بعد اس گوندھے ہوئے کو ہاتھ سے تھوڑا تھوڑا اٹھاکر باقی پر زور سے دے ماریں اور ہتھیلی سے ملیں پھر اٹھاویں اور دے ماریں۔ جب خوب تار بندھ جاوے تو کسی میز یا تختت یا کٹھرے میں رکھدیں بیس منٹ کے بعد جتنی بڑی روٹی بنانا منظور ہے اتنا ہی بڑا پیڑا تول تول کر اور خشکی میدہ یا تیل سے بنا بنا کر رکھیں تاکہ ہاتھ میں نہ چمٹے اور چاہے سانچے میں رکھے یا فقط ٹین کے چورس یعنی چوکھونٹے ٹکڑوں پر رکھے جب پیڑا آدھا پھول جاوے تو تنور کو جلاوے اور یہ تنور ایسا ہونا چاہئے جس کی چھت میں یا پشت پر ایک روشندان ہو جب پورے طور سے پیڑا پھول جاوے اسوقت تنور کے اندر کی سب آگ نکال لیوے۔ اور اگر پانی میں تھوڑا نمک اور دہی ملاکر تنور کے اندر چھڑک دیں تو بہتر ہے اور پھر اول ایک پیڑا تنور میں رکھے اور منہ تنور کا بند کر دیوے اور دو تین منٹ ٹھیر جاوے اور دیکھے اگر اس کے اوپر رنگ آیا ہے تو اور سب پیڑے رکھدیوے۔ اور اگر دو تین منٹ میں وہ پیڑا جل جاوے تو پندرہ منٹ تک ٹھیر جاوے تاکہ اسکے موافق گرماہٹ ہو جاوے اسوقت پھر ایک پیڑا رکھ کر دیکھے اور اگر تاؤ بہت کم ہو گیا ہو تو سب نان پاؤ کے پیڑے رکھ کر تنور کے منہ پر تھوڑی آگ رکھدیں اور تنور کو کسی ڈھکنے وغیرہ سے بند کر دیں تاکہ بھاپ نہ نکل جاوے۔ اور تین تین چار چار منٹ کے بعد دیکھ بھی لیا کریں جب رنگ سرخی مائل یعنی بادامی آجاوے تو فوراً اس کا ڈھکنا کھولکر روٹیوں کو نکال لیویں اور تنور جسقدر اب ٹھنڈا ہی ایسی ہی گرماہٹ میں نان خطائی اور میٹھے بسکٹ بھی پکتے ہیں۔ اگر نان خطائی یا میٹھے بسکٹ کچا بنا ہوا تیار ہو تو فوراً رکھدیں اور منہ بند کر دیویں اور تھوڑی دیر کے بعد دیکھ لیا کریں۔ اور جب پک جاویں نکال

لیویں اور اگر ابھی نان خطائی اور میٹھا بسکٹ تیار نہیں ہے تو تھوڑی آگ تنور کے منہ پر رکھ کر منہ بند کر دیں تاکہ گرماہٹ بنی رہے۔ یہ گرماہٹ بیس منٹ تک رہ سکتی ہے اور اس کے بعد پھر تنور میں آگ جلانا پڑے گی۔ اور اگر تنور نیا بناویں تو تین دن اس کو جلا جلا کر چھوڑ دیں تاکہ ٹھیک ہو جاوے اس کے بعد پھر روٹیاں پکاویں۔

۲۷ ترکیب نان خطائی کی

گھی پاؤ سیر چینی یعنی شکر پاؤ سیر۔ دانہ الائچی خورد آدھ آنے کے سمندر پھین تین ماشہ میدہ گیہوں کا پانچ چھٹانک اوّل گھی اور چینی اور دانہ الائچی کو ملا کر بیس منٹ تک ایک لگن میں ہاتھ سے پھینٹیں جیسے گلگلے کا آٹا پھینٹا جاتا ہے بعد بیس منٹ کے جب وہ خوب ہلکا ہو جاوے اسوقت سمندر پھین پیس کر ملا دیں اور ہاتھ سے خوب پھینٹیں اور اوّل پاؤ بھر میدہ ڈال کر ملا دیں اگر گیلا ہو تو بچا ہوا چھٹانک بھی چھوڑ دیں اس کی بھی نرمی مثل کان کی لو کی ہونا چاہیے پھر نان خطائی بنا کر تنور میں رکھیں بر وقت تیاری نکال لیویں۔

۲۸ ترکیب میٹھے بسکٹ کی

گھی ڈیڑھ پاؤ شکر آدھ سیر۔ سمندر پھین چھ ماشہ۔ دودھ ایک آنہ کا۔ میدہ گیہوں کا آدھ پاؤ کم ایک سیر۔ اوّل گھی اور شکر کو نان خطائی کیطرح خوب پھینٹیں اور ذرا ذرا دودھ چھوڑتے جاویں جب سب دودھ ملجاوے تو آدھ پاؤ پانی ایک ہی دفعہ چھوڑ دیں اور اس میں سمندر پھین کو بھی پیس کر ڈالدیں اسکے اوپر میدہ ڈالدیں اگر نرم زیادہ ہو جاوے تو اور میدہ ڈالدیں جب ٹھیک ہو جاوے تو روٹی کیطرح بیلن سے بیلے اور جتنا بڑا بسکٹ بنانا ہے اتنی بڑی ڈبیہ سے کاٹ کر تیار کریں اور ٹین کے پتر پر رکھ کر تنور میں رکھیں جب پک جاوے تو نکال لیویں۔

۲۹ ترکیب نمکین بسکٹ کی

گھی پاؤ سیر شکر چھٹانک بھر نمک سوا آٹھ ماشہ میدہ گیہوں کا سیر بھر۔ اوّل گھی اور شکر اور نمک کو پیس کر ایک لگن میں پانچ منٹ تک خوب پھینٹیں۔ پھر میدہ بھی ملا کر خوب پھینٹیں جیسے پوریوں کا آٹا گوندھا جاتا ہے پھر جتنا بڑا بسکٹ بنانا ہو اتنا بڑا بیلن سے بیل کر اسی طرح پتر پر رکھ کر تنور میں رکھیں اور بعد تیاری نکال لیویں۔ اس کو نان پاؤ کے پکانے سے پہلے پکانا چاہیے کیونکہ اس کو تاؤ آگ کا زیادہ چاہیے۔

۳۰ آم کے اچار بنانے کی ترکیب

تازی کیریوں کو جو چوٹ سے محفوظ ہوں اسقدر چھیلیں کہ سبزی نہ رہنے پاوے اور انکو بیچ میں سے اسطرح تراشیں کہ دونوں پھانکیں جدا نہ ہونے پاویں پھر گٹھلی دور کر کے اسمیں لہسن کے چھلے ہوئے جوے اور سرخ مرچ اور سونف اور پودینہ اور ادرک کو کچل کر اور

نمک مناسب انداز سے ملا کر بھر دیں اور کیری کا منہ کر کے دو ریسے باندھ دیں آٹھ دس روز دھوپ دیکر عرق نعناع یا سرکہ میں چھوڑ کر ایک ہفتہ دھوپ دیکر استعمال میں لا ویں اور اگر تیل میں ڈالنا ہو تو آم کو چھیلنے کی ضرورت نہیں نمک مصالحہ بھر کر سرسوں کے تیل میں چھوڑ دیا

(۳۱) چاشنی دار اچار بنانے کی ترکیب

آدھ سیر کشمش۔ آدھ سیر چھوارہ۔ پاؤ بھر انجور۔ آدھ پاؤ ادرک۔ آدھ پاؤ لہسن ان سب مصالحہ کو تین سیر عرق نعناع میں چھوڑ کر ڈیڑھ سیر شکر ڈال کر پندرہ روز تک دھوپ دیکر استعمال میں لا دیں۔

۳۲ نمک پانی کا اچار بنانے کی ترکیب

مولی گاجر۔ شلغم وغیرہ کا پوست دور کر کے قتلے تراش کر پانی میں جوش دیں۔ بعد جوش آجانے کے پانی دور کر کے ہوا میں خشک کر لیں پھر سرسوں کا تیل اور خشک پسی ہوئی ہلدی اور سرخ مرچ اور کلونجی اور رائی اور نمک بقدر ضرورت اور پانی ملا کر ایک ہفتہ دھوپ دیکر کام میں لا دیں۔

۳۳ شلجم کا اچار بہت دن رہنے والا

شلجم کے پانچ سیر قتلے پانی میں خفیف جوش دیکر خشک کر کے اسمیں یہ چیزیں ملا دیجا دیں۔ آدھ پاؤ نمک اور چھٹانک بھر مرچ سرخ اور آدھ پاؤ رائی سرخ یہ سب پیس گی اور آدھ پاؤ لہسن اور پاؤ بھر ادرک یہ باریک باریک تراشی جاوینگی جب قتلوں میں ترشی اور تیزی پیدا ہو جاوے گڑ یا شکر سفید کا قوام کر کے ان قتلوں پر چھوڑ دیا جاوے اور جب شیرہ کم ہو جاوے اور بنا کر ڈالدیں مدتوں رہتا ہے

۳۴ نورتن چٹنی بنانیکی ترکیب

مغز انبہ سیر بھر سرکہ خواہ عرق نعناع سوا سیر لہسن سرخ مرچ آدھی آدھی چھٹانک کلونجی سونف پودینہ خشک دو دو تولہ لونگ، جائفل چار چار ماشہ۔ ادرک۔ نمک چھٹانک چھٹانک شکر یا گڑ پاؤ بھر۔ پہلے آم کے مغز کو سرکہ میں پسوا لو پھر سب مصالحہ کو سرکہ میں پسوا کر آم کے مغز میں مخلوط کرادو اور جسقدر سرکہ باقی رہ گیا ہو اس میں گڑ اور مصالحہ اور مغز انبہ ملا کر جوش دلاؤ جب چاشنی تیار ہو جاوے استعمال میں لاؤ اور اگر خوشرنگ بنانا منظور ہو تو دو تولہ ہلدی بھوبل میں بھنی ہوئی پسوا کر آمیز کر دو۔

۳۵ مربہ بنانے کی ترکیب

آم کا پوست جدا کر دو کہ سبزی کا نشان تک نہ رہنے پاوے۔ پھر بجلی نکلوائیں کانٹے یا سوئی وغیرہ سے گود دو گود دوا کر چونہ اور پھٹکڑی کی نتھرے ہوئے پانی میں چھوڑواتے جاؤ۔ پھر دو تین گھنٹے کے بعد صاف اور خالص پانی میں ڈلواؤ اسکے بعد دھلوا کر خالص پانی میں جوش دلواؤ جب ادھ گلے ہو جاویں ہوا میں خشک کراؤ پھر گیروں کے دو چند شکر خواہ قند کے قوام میں چھوڑوا کر جوش دلواؤ۔ اور جب قوام خوب گاڑھا ہو جاوے اور تار بندھ جاوے استعمال میں لاؤ اور اگر زیادہ نفیس بنانا چاہو تو تیسرے

چوتھے روز دوسرا قوام بدل دے یہی ترکیب سب مربوں کی ہے۔ پیٹھا سیب۔ آنولہ۔

۳۶ نمک پانی کے آم کی ترکیب

ٹپکے کے آم جو سخت اور چوٹ سے محفوظ ہوں پانی سے خوب دھو کر مٹی کے برتن میں ڈالکر اس میں پانی آموں سے اوپر تک بھر دیں بعد تین روز کے پھر دھو کر وہ پانی پھینک کر دوسرا پانی بدلدیں اور ثابت مرچ اور نمک اسمیں اس انداز سے ڈالیں کہ سو آموں پر پاؤ سیر نمک۔ آدھ پاؤ لہسن۔ اور پندرہ روز کے بعد کھاویں اور پانی آموں سے اونچا رہنا چاہئے۔ اور بعضے یوں کرتے ہیں کہ دوبارہ پانی بدلکر تیسری بار کے پانی میں میتھی کو جوش دیکر جب وہ پانی ٹھنڈا ہو جاوے آموں کے منھ پر تھوڑا تھوڑا تیل ملکر اس پانی میں ڈالدیتے ہیں میتھی سے وہ پانی نہیں بگڑتا اور اسوجہ سے وہ آم کچھ زیادہ ٹھیرتے ہیں۔

۳۷ لیموں کے اچار کی ترکیب

پانچ سیر کاغذی لیموں لیکر ان کو ایک روز پانی میں چھوڑ دیں اور دوسرے روز پانی سے نکالکر ان کی چار چار پھانکیں کر کے ان میں گرم مصالحہ اور سیندھا نمک بھر دیں اتنے لیموؤں کے واسطے آدھ سیر گرم مصالحہ اور تین پاؤ نمک کافی ہے اور نمک مصالحہ بھر کر برتن میں ڈالدیں اور اوپر سے اور لیموؤں کا عرق نچوڑ دیں اور بعضے نہیں پانی بدلتے ہیں اور سیر پیچھے چھٹانک مصالحہ ڈالدیتے ہیں اور اوپر سے کھٹے لیموؤں کا عرق نچوڑتے ہیں جسقدر زیادہ عرق نچوڑا جاوے گا زیادہ دنوں تک ٹھیرے گا اور بعضے سیر بھر نمک ڈالتے ہیں اور یہ چیزیں بھی ڈالتے ہیں۔ سونٹھ چھ ماشہ پیپل چھ ماشہ سمندر جھاگ چھ ماشہ سفید زیرہ چھ ماشہ اور یہ سب چیزیں گرم مصالحہ کیساتھ کوٹی جاتی ہیں

۳۸ کپڑا رنگنے کی ترکیبیں

۳۹ سیاہ رنگ | قلعی چونہ کی آدھ سیر۔ اور خالص نیل سیر بھر اور گڑ کا شیرہ آدھ سیر سب کو خوب ملا کر کسی ناند میں بھر دے اور صبح اور شام اور دوپہر کے وقت ایک لکڑی سے اسکو ہلا دیا کریں کہ اسکا خمیر اٹھ کھڑا ہو۔ اور اگر سردی کا موسم ہو تو ناند کے چاروں طرف آگ جلا دیا کرے کہ اسکی گرمی سے خمیر اٹھ کھڑا ہو۔ اس میں کپڑے کو رنگ لے اور اس میں رنگ کر جب خشک ہو جائے۔ گائے کے تازہ دودھ میں ڈوب دیدے یا مہندی کی پتی پانی میں جوش دے کر اس پانی میں کپڑا بھگو دے تو خوب پختہ ہو جاوے۔

۴۰ زرد رنگ | اول ہلدی خوب باریک پیس کر پانی میں ملا کر کپڑے کو اس میں رنگ لے اور نچوڑ کر خشک کر لے پھر دو تولہ سفید پھٹکڑی پیسکر پانی میں ملا دے اور کپڑے کو اس میں دھو کر خشک کر لے پھر آم کی چھال آدھ سیر لیکر تین پہر تک پانی میں جوش دے۔ اور چھان کر کپڑے کو اس میں ڈوب دے

اور پھر خشک کرلے۔

۴۱ **سنہرا انبوہ رنگ** اوّل دھیلا بھر ہلدی میں کپڑا رنگ لے پھر پاؤ سیر ناسپال کو پانی میں جوش کرکے چھان کر اس میں رنگ لے اور ناسپال کا پانی رہنے دے پھر دھیلا بھر گیرو پانی میں ملاکر اس میں رنگے پھر جو ناسپال کا پانی بچا ہوا رکھا ہے اس میں ڈوبدے۔ پھر دو پیسہ بھر پھٹکڑی علیحدہ پانی میں ملاکر اس میں کپڑے کو غوطہ دے۔ پھر اسی پھٹکڑی کے پانی میں تھوڑا کلف چانول یا آٹے کا ڈالکر ہاتھ سے ہلاکر کپڑے کو چند بار اس میں غوطہ دے کر نکال لے۔

۴۲ **سنہرے انبوہ کی دوسری ترکیب** ناسپال اور مجیٹھ دونوں برابر وزن لیکر دونوں کو نیم کوفتہ کرکے یعنی کچل کر رات کے وقت پانی میں بھگو دیں اور صبح جوش دے کر چھان لیں۔ اول پھٹکڑی خوب باریک پیسکر پانی میں ملاکر اسمیں کپڑے کو تر کرکے خشک کرلیں پھر اسی ناسپال اور مجیٹھ کے پانی میں غوطہ دیں۔

۴۳ **زمردی رنگ** اوپر والی ترکیب سے اوّل پھٹکڑی کے پانی میں غوطہ دے کر خشک کرکے نیل کے پانی میں غوطہ دیں پھر اسی ناسپال اور مجیٹھ کے پانی میں غوطہ دیں۔

۴۴ **دوسری ترکیب زمردی رنگ کی** آم کی کونپل آدھ پاؤ لے کر آدھ سیر پانی میں جوش دیں اور چھان کر اس پانی کو رکھ لیں۔ پھر دوسرے پانی میں دوبارہ جوش دیں اور اس پانی کو الگ رکھلیں پھر تیسرے پانی میں جوش دیں اور اس پانی کو الگ رکھیں اوّل کپڑے کو پہلے پانی میں رنگ کر خشک کرلیں پھر تیسرے پانی میں نو ماشہ پھٹکڑی ملاکر اس میں خوب ملکر دھوکر خشک کرلیں۔

۴۵ **طوسی رنگ** ببول یعنی کیکر کی چھال پاؤ سیر۔ اور کانقل چار تولہ نیم کوفتہ کرکے رات کو پانی میں بھگو دیں اور صبح کو جوش دیں۔ اول پھٹکڑی دو تولہ جدا پانی میں ملاکر کپڑے کو اس میں غوطہ دیں پھر اس رنگ کے پانی میں غوطہ دیں پھر اسی رنگ میں ایک تولہ کسیس ملاکر پھر غوطہ دیں مگر یہ کسیس رنگنے کا ہو ہیرا کسیس نہ ہو۔

۴۶ **طوسی پختہ سرخی مائل خوشنما رنگ** اوّل آدھ پاؤ مجیٹھ اور آدھ پاؤ مہندی کی پتی کو کچل کر رات کو چھ سیر پانی میں تر کردیں صبح مٹی کی ہانڈی میں کئی جوش دیکر چھانکر رکھلیں پھر زرد ہڑ یعنی بڑی ہڑ اور ہلدی باریک پیسکر بہت سے پانی میں ڈالکر کپڑے کو ایسی طرح رنگیں کہ دھبہ نہ پڑے پھر نچوڑ کر سایہ میں خشک کرلیں اور اس رنگ کو رہنے دیں اور آدھ پاؤ گڑ اور آدھ پاؤ خشک آملہ یعنی آنولہ ایک لوہے کی کڑاہی میں تھوڑی پانی میں ڈالکر دھوپ میں رکھدیں جب اس میں ابال اٹھنے لگے اور سیاہ ہوجائے تو اسی مجیٹھ اور مہندی کے رنگ میں ملاکر پھر کپڑا رنگیں۔

۴۷ **فاختئی رنگ** دو عدد مازو بڑے بڑے نیم کوفتہ کرکے پانی میں ایک پہر تک رکھیں پھر پیسکر زیادہ پانی

ملادیں اور کپڑے کو اسمیں رنگ کے خشک ہونے دیں اس پانی کو پھینک کر برتن میں نیا پانی ڈالدیں چوتھائی آنجورہ کاٹ کا اس پانی میں ملاکر پھر رنگ دیں۔

۴۸ **کاٹ بنانیکی ترکیب** پندرہ سیر پانی میں دو سیر لوہا اور تھوڑا سا آنولہ اور بڑی ہڑ ڈالکر ایک ہفتہ تک رہنے دیں بعضے سویاں پکاکر اسکا پانی بھی اسمیں ملادیتے ہیں اور چھیپیونکے یہاں سے بنا ہوا ملجائے تو بنانیکی ضرورت نہیں۔

۴۹ **کاہی سبز رنگ** اوّل ہلدی کو باریک پیسکر اور ہیچی کا پانی اسمیں ملاکر تھوڑی دیر کپڑے کو اس میں پڑا رہنے دیں پھر صابون کے پانی سے اسکو دھو کر ترش چھاچ میں پھٹکڑی پیسکر ملاکر اس میں کپڑے کو رنگ لیں۔

۵۰ **بادامی رنگ** اوّل ہلکا ساگیرو دے لے پھر کپڑے کو خشک کر کے تن کو ہاون دستہ میں کوٹ کر اسکے چاول یعنی بیج لے کر پانی میں دو تین جوش دے اور کسی برتن میں اوّل تھوڑا پانی لیکر اس میں آدھا رنگ ملاکر کپڑے کو غوطہ دے اگر رنگ ہلکا آوے تو آدھا رنگ جو بچا رکھا ہے وہ بھی ڈالدے۔

۵۱ **اودا رنگ پختہ** پتنگ شیریں اور تھوڑا چونہ پانی میں جوش کر کے صاف کر کے اس میں پھٹکڑی ڈالکر کپڑے کو غوطہ دیں اور بعضے بڑی ہڑ اور تھوڑا کسیس بھی پیس کر ملادیتے ہیں۔

۵۲ **سرخ رنگ پختہ** پتنگ شیریں تین چھٹانک منگا کر اس کو کوٹ کر ریزہ ریزہ کرلے اور سیر بھر پانی میں خفیف سا جوش دے کر رات بھر تر رکھ کر صبح کو پھر جوش دے جب آدھا پانی رہجاوے صاف کر کے رکھ لے پھر اتنا ہی پانی ڈال کر دوبارہ جوش دے جب آدھا پانی رہجاوے اس کو صاف کر کے علیحدہ رکھ لے پہلی بڑی ہڑ ایک تولہ پیس کر پانی میں ملاکر اس میں کپڑے کو غوطہ دے کر نچوڑ کر خشک کرلے پھر سفید پھٹکڑی ایکتولہ پیسکر اسکے پانی میں کپڑے کو غوطہ دے اور نچوڑ کر خشک کرلے۔ پھر پتنگ کے دوسرے جوش دیئے ہوئے پانی میں کپڑے کو رنگ کر خشک کرلے۔ پھر پہلے جوش دیئے ہوئے پانی میں ایکتولہ سفید پھٹکڑی پیسکر ہاتھ سے اتنا ہلاوے کہ اس میں جھاگ یعنی پھین اٹھ جاوے اور ایک پہر تک کپڑے کو اس میں تر رکھے اور نچوڑ کر خشک کر کے پھر بڑی ہڑ ایک تولہ پیسکر پانی میں ملاکر اسمیں کپڑے کو غوطہ دیکر تھوڑی دیر اسمیں رہنے دے پھر نچوڑ کر خشک کرے۔

۵۳ **بسنتی رنگ** اوّل کپڑے کو ہلدی کا رنگ دے۔ پھر صابون کے پانی میں بھگو دے پھر کاغذی لیموؤں کا عرق پانی میں نچوڑ کر اس پانی میں غوطہ دے اور نچوڑ کر خشک کرلے۔

۵۴ **دوسری ترکیب** اوّل چار ماشہ نیل پانی میں پیسکر کپڑے کو اس میں رنگیں پھر پھٹکڑی پیسکر اسکے پانی میں شوب دے کر خشک کرلیں پھر چھ تولہ ہلدی پانی میں ملاکر اس میں شوب دے کر خشک کرلیں اور دوبارہ پھر پھٹکڑی کے پانی میں شوب دیں اور خشک کرلیں۔ پھر ناسپال چھ تولہ پانی میں جوش دے کر اس میں کپڑے کو شوب دیکر خشک کرلیں۔

۵۵ **فیروزی رنگ** | اوّل پتھر کے چونے میں کپڑے کو ہلکا سا رنگ دیں پھر نیلہ تھوتھا پیس کر پانی میں ملا کر رنگ تیار رکھیں اور اس میں سے تھوڑا تھوڑا علیحدہ لے کر کپڑے کو رنگتے رہیں اور خشک کرتے رہیں۔ جب خواہش کے موافق رنگ چڑھ جاوے پھٹکڑی کے پانی میں شوب دے کر خشک کرلیں۔

۵۶ چھٹانک سے من تک لکھنے کا طریقہ

آدھی چھٹانک۔ ایک چھٹانک۔ آدھ پاؤ۔ پاؤ سیر۔ آدھ سیر۔ تین پاؤ۔ ایک سیر۔ دو سیر۔ ایک من۔ اور اگر تین چھٹانک لکھنا ہو تو دیکھو کہ تین چھٹانک کیا چیز ہے سو تم جانتی ہو کہ آدھ پاؤ اور ایک چھٹانک ہے تو تم چھٹانک کی اور آدھ پاؤ کی نشانی ملا کر لکھدو اس طرح ء ،ار تین چھٹانک ہو جاویگا۔ اسیطرح اگر چھٹانک کم سیر لکھنا ہو تو دیکھو کہ چھٹانک کم سیر کس کو کہتے ہیں سو ظاہر ہے کہ اس میں ایک آدھ سیر ہے اور ایک پاؤ سیر ہے اور ایک آدھ پاؤ ہے اور ایک چھٹانک ہے اتنی چیزیں اس میں ہیں تو تم ان سب کی نشانیاں بنا کر آگے پیچھے لکھدو اس طرح ۃ ء ،ار بس یہ چھٹانک کم سیر ہو گیا۔ اسی طرح جو کچھ تمکو لکھنا ہو اس کو پہلے سوچ لو کہ اسمیں کیا کیا چیزیں ہیں جتنی چیزیں اسمیں معلوم ہوں سب کی نشانیاں لکھکر اخیر میں (مار) بنا دو اور اتنا یاد رکھو کہ کئی نشانیاں جہاں لکھی جاوینگی بڑی نشانی پہلے لکھیں گے اور چھوٹی چیز کی نشانی پیچھے لکھیں گے اور سیر اگر زیادہ لکھنے ہوں تو (مار) سے پہلے اتنا ہی ہندسہ بنا دو۔ اور ہندسے تمکو پہلے حصہ میں معلوم ہو چکے ہیں ان کو پھر دیکھ لو مثلاً ہم کو دو سیر لکھنا تھا تو (مار) سے پہلے دو کا ہندسہ یعنی ۲ بنا دیا جیسے تم اوپر لکھا ہوا دیکھ رہی ہو اور من سے آگے دو من کو منوان لکھتے ہیں اور اس سے آگے لکھنے کا قاعدہ آگے آتا ہے جس جگہ گز اور گرہ لکھنے کا طریقہ لکھا جاویگا وہاں دیکھ لو۔

۵۷ چھدام سے دس ہزار روپے تک لکھنے کا طریقہ

چھدام۔ دھیلہ۔ پاؤ آنہ یعنی ایک پیسہ۔ آدھ آنہ۔ پون آنہ۔ ایک آنہ۔ سوا آنہ۔ ڈیڑھ آنہ۔ پونے دو آنے۔ دو آنے۔ تین آنے اسی طرح جتنے آنے لکھنے ہوں اتنا ہی ہندسہ لکھ کر اسکے آگے یہ (ر) نشانی کردو مثلاً تم کو بارہ آنے لکھنے ہیں تو اول بارہ کا ہندسہ لکھو اس طرح ۱۲ پھر اس کے آگے اس طرح کا بنا دو (ر) تو دونوں سے ملکر یہ شکل بنجاویگی (۱۲ر) یہ بارہ آنے ہو گئے۔ اگر تم کو دو آنے یا ڈھائی آنے یا پونے تین آنے لکھنے ہوں تو یہ سوچو کہ اس میں کے چیزیں ہیں جیسے اوپر کے بیان میں سوچا تھا مثلاً پونے تین آنے میں سوچنے سے معلوم ہوا کہ ایک دو آنے ہیں اور ایک آدھ آنہ ہے اور ایک پاؤ آنہ ہے۔ بس تم سب کی نشانیاں اس طرح لکھدو (۲ر) بس یہ پونے تین آنے ہو گئے اسی طرح جو چاہے لکھدو روپے سے کم تو اس طرح ہندسہ بنا کر لکھیں گے مثلاً پونے سولہ آنے کو اسی طرح

لکھیں گے (۵ ۱۵ /) اور جب پورا روپیہ ہو جاوے تو اور شکل شروع ہوگی اس طرح ایک روپیہ۔ دو روپے۔ تین روپے
چار روپے۔ پانچ روپے۔ چھ روپے۔ سات روپے۔ آٹھ روپے۔ نو روپے۔ دس روپے۔ گیارہ روپے
بارہ روپے۔ تیرہ روپے۔ چودہ روپے۔ پندرہ روپے۔ سولہ روپے۔ سترہ روپے۔ اٹھارہ روپے۔ انیس روپے
بیس روپے۔ تیس روپے چالیس روپے۔ پچاس روپے۔ ساٹھ روپے ستر روپے۔ اسی روپے۔ نوے روپے۔
سو روپے۔ اب یاد رکھو کہ اگر تم کو درمیان کی گنتی کے روپے لکھنے ہوں تو یہ سوچو کہ اس گنتی میں کیا کیا
چیزیں ہیں مثلاً ہمکو اکیس لکھنا ہے۔ تو اکیس کہتے ہیں ایک اور بیس کو۔ تو تم یوں کرو کہ ایک کے واسطے تو وہ
نشانی لکھو جو گیارہ میں دس کی رقم سے پہلے لکھی ہے یعنی (لہ) اور بیس کے واسطے بیس کی نشانی آگے لکھ دو
دونوں سے ملکر یہ شکل بنجاوے گی (لہ عہ ر) یہ اکیس ہو گئے اسی طرح بائیس میں سوچنے سے دو اور بیس معلوم
ہوئے تو دو کے واسطے وہ نشانی لکھو جو بارہ کی رقم میں دس کی رقم سے نیچے لکھی ہے یعنی (عہ) اور اس کے
اوپر بیس کی نشانی لکھ دو دونوں سے ملکر یہ شکل ہو جاوے گی (عہ) یہ بائیس ہو گئے اسی طرح تیئیس کیلئے وہ
رقم لکھو جو تیرہ میں دس کی رقم کے نیچے لکھی ہے یعنی (سہ) اور چار کیلئے چودہ والی رقم لکھو یعنی (للعہ) اور
پانچ کے لئے پندرہ والی یعنی (ھہ) اور چھ کے لئے سولہ والی یعنی (ب) اور سات کے لئے سترہ والی یعنی (ہہ)
اور آٹھ کے لئے اٹھارہ والی یعنی (ہہ) اور نو کے لئے انیس والی یعنی (لعہ) اور ان کے اوپر بیس کی یا تیس کی
یا جونسی گنتی ہو اس کی رقم کو لکھ دو مثلاً ہم کو چھپن لکھنا منظور ہے تو چھپن کو سوچو کس کو کہتے ہیں چھ اور پچاس کو
کہتے ہیں۔ تو تم یوں کرو کہ سولہ کی رقم میں دیکھو کہ دس کی رقم کے نیچے کیسی نشانی بنی ہے تو وہ نشانی یہ پائی
گئی (ب) اس کو اول لکھ لو پھر دیکھو پچاس کی رقم کس طرح لکھی جاتی ہے تو اس کی یہ صورت ملی (ھہ) اس
پچاس کی رقم کو اس پہلی رقم کے اوپر لکھ دو یہ شکل بنجاوے گی (ھہ) یہ قاعدہ ہم نے بتلا دیا ہے اب تم اس
قاعدہ کے زور سے ننانوے تک سب رقمیں سوچ سوچ کے لکھو اور استاد یا استانی کو دکھلا دو۔ دو سو روپے
تین سو روپے۔ چار سو روپے۔ پانچسو روپے۔ چھ سو روپے۔ سات سو روپے۔ آٹھ سو روپے۔ نو سو روپے۔ ایک ہزار روپے
دو ہزار روپے۔ تین ہزار روپے۔ چار ہزار روپے۔ پانچ ہزار روپے۔ چھ ہزار روپے۔ سات ہزار روپے۔ آٹھ ہزار روپے۔ نو ہزار
روپے۔ دس ہزار روپے۔

اور اگر روپے ایسے لکھنے ہوں کہ اس میں ہزار بھی ہے اور سو بھی ہے۔ اور اس سے کچھ کم بھی ہے تو سب کی
رقمیں آگے پیچھے۔ اوپر نیچے لکھیں گے اس طرح کہ ہزار کی رقم پہلے لکھیں گے اسکے اوپر سو کی رقم آگے سو سے کم کی رقم مثلاً ہم
کو پانچہزار آٹھ سو ننانوے روپے لکھنے ہیں تو اس طرح لکھیں گے (صمہ للعہ ر) اور جو کچھ آنے بھی ہوں تو انکو
سب کے نیچے لکھیں گے مثلاً ان روپیوں کے ساتھ پونے چودہ آنہ بھی ہیں تو (۱۳) اس اوپر کی رقم کے نیچے

عہ بچہ اپنے جی سے لکھکر بتلا دے

لکھدیں گے اور جو کوئی دھیلا پھدام بھی ہو تو ان آنوں کے بعد اس کو لکھدیں گے مثلاً اس طرح ۱۴؍ ۲ادام یہ پورے چودہ آنے اور ایک دھیلا ہو گیا۔

۵۸ گز اور گرہ لکھنے کا طریقہ

گز کو درعہ کہتے ہیں اور اسی طرح لکھتے ہیں۔ اگر ایک گز لکھنا ہو تو فقط درعہ لکھیں گے اور دو گز درعان لکھو ہیں اور تین گز یا زیادہ لکھنا ہو تو اوپر جو رقمیں روپیوں کی لکھی جا چکی ہیں وہی رقمیں لکھ کر ان کے آگے لفظ درعہ لکھدیتے ہیں مثلاً تین گز لکھنا ہو تو اسطرح لکھیں گے ۳ درعہ اور چار گز اسطرح لکھیں گے (۴ درعہ) اسیطرح جتنا چاہو لکھتی چلی جاؤ مگر یہ یاد رکھو کہ بعضی رقموں کا جو پچھلا سرا گول مڑا ہوا ہوتا ہے وہ فقط روپیوں کے لکھنے میں ہے اور گزوں کے لکھنے میں وہ سرا نہیں موڑا جاتا مثلاً اگر دس گز لکھنا ہو تو یوں لکھیں گے (۱۰ درعہ) اور اگر کچھ گرہ بھی لکھنا ہو تو گز کی رقم کے نیچے اتنا ہندسہ لکھ کر گرہ کا لفظ لکھدیتے ہیں مثلاً دس گز کے ساتھ آٹھ گرہ ہوں تو یوں لکھیں گے (۱۰ درعہ ۸ گرہ) اسی طرح من کے لکھنے کا قاعدہ ہے مثلاً چار من کو اس طرح لکھیں گے (۴ من) اور دس من کو اس طرح لکھیں گے ۱۰ من اس میں اتنی بات اور زیادہ ہے کہ جن رقموں کا سرا گول مڑا ہوا تھا اس کو سیدھا نہیں لکھتے بلکہ اوپر کو اٹھا دیتے ہیں۔

تولہ ماشہ لکھنے کا طریقہ اس میں کوئی بکھیڑا نہیں۔ جتنے تولے ماشے ہوں اوّل ہندسہ لکھو پھر تولہ ماشہ یا رتی کا لفظ لکھدو اور جو کئی چیزیں ہوں سب لکھدو مثلاً چار تولہ اور چھ ماشہ اور تین رتی لکھنا ہو تو یوں لکھدو ۴ تولہ ۶ ماشہ ۳ رتی

۵۹ چھوٹی اور بڑی گنتی کی نشانیوں کا جوڑنا

اس کو خوب سمجھ لینا مثلاً کئی چیزیں خریدیں کوئی روپے کو۔ کوئی آنوں کو کوئی پیسوں کو تو اب ہم کو سب کا جوڑ کر دیکھنا منظور ہے کہ سب کتنا ہوا یا گھر میں اناج کئی دفعہ آیا ہے۔ کبھی من، کبھی سیروں، کبھی آدھ سیر پاؤ سیر۔ یا سنار سے کئی چیزیں سونے کی بنائیں۔ کوئی تولوں ہے کوئی ماشوں کوئی رتیوں۔ تو اب سب سونا اسکا کتنا ہوا ان چیزوں کے جوڑنے کی حساب میں ضرورت پڑتی ہے۔ سو اس کا قاعدہ یہ ہے کہ اوّل سب رقمیں روپے آنے یا سب وزن سیر چھٹانک۔ یا تولے ماشے ہر چیز کے ساتھ لکھدو۔ پھر ایک طرف دیکھتی آؤ کہ سب میں چھوٹی رقم یا سب میں چھوٹا وزن کہاں کہاں ہے ان سب کو اپنے جی میں جوڑتی جاؤ پھر جوڑ کر یہ دیکھو کہ اس سے بڑی رقم یا اس سے بڑا جو وزن ہے یا چھوٹی رقمیں اور وزن ملکر اس بڑی رقم یا اس سے بڑا جو وزن ہے یا چھوٹی رقمیں اور وزن ملکر اس بڑی رقم یا بڑے وزن کی گنتی میں پوری پوری چلی گئی یا نہیں اگر چلا گئی تو اس کو پھر

اس سے بڑی رقم یا وزن سے جوڑدو اور اگر نہیں گئی تو جتنی اس میں بڑے وزن سے کسر رہی ہے اس کسر کو
لکھ لو اور جتنا بڑے وزن کی گنتی میں پورا ہوگیا اس کو پھر بڑی رقم یا بڑے وزن کے ساتھ ملاکر اسی طرح
جوڑ و پھر ان سب کو جوڑ کر دیکھو کہ یہ اپنے سے بڑی رقم یا بڑے وزن میں پورا گنتی میں آگیا یا نہیں اگر پورا
گنتی میں آگیا تو پہلے کی طرح اس کو پھر بڑی رقم یا وزن سے جوڑلو اور اگر نہیں آیا تو اس کسر کو پہلے لکھے ہوئے
کیساتھ لکھدو اور جتنا بچا اس کو پھر اس سے بڑی رقم یا وزن سے جوڑلو اسی طرح اخیر تک۔ حساب ختم کردو
اور لکھدو اور جو سب سے اخیر لکھا ہوا ہو گا وہ سارا ملکر جتنا ہوا اس کو میزان کہتے ہیں۔

مثال رقموں کے جوڑنے کی ململ عہ ر۔ لٹھا ۸ ر شال باف ۱۲ ر۔ چین ۸ ر بٹن ۔ ر اب ان کا جوڑنا چاہا سب سے
چھوٹی رقم ۔ ر کی ہے اور یہ دو جگہ آئی ہے۔ دونوں جگہ جوڑا تو ۰ ر ہو گیا پھر ۰ بھی اس میں دو جگہ ہیں اس ۰ ر
کو ان دونوں کے ساتھ جوڑا ڈیڑھ آنہ ہو گیا۔ تو اس کا ایک آنہ تو اور آنوں کی گنتی میں جا سکتا ہے کسر رہی
۰ ر کی تو اس کو پہلے لکھدیا اس طرح ۰ ر وہ جو آنہ حاصل ہوا تھا اس کو اور آنوں کے ساتھ جوڑا تو آنے دو جگہ ہیں
ایک جگہ ۸ ر اور ایک جگہ ۱۲ ر اس ایک آنے کو ان کے ساتھ ملاکر جوڑا تو ایک آنہ اور آٹھ آنے نو آنے ہوئے اور
نو آنے اور بارہ آنے، اکیس آنے ہوئے اکیس آنوں میں ایک روپیہ اور پانچ آنے ہیں تو پانچ آنے کو تو
اس دو پیسہ کے ساتھ لکھدیا اس طرح (۵ ۰ ر) آگے ایک روپیہ رہا اب دیکھا ان رقموں میں بھی ایک روپیہ
ایک جگہ ہے اس روپے کو اس روپے کے ساتھ جوڑلیا تو دو روپے ہوئے ان دو روپے کی رقم کو اس
۵ ۰ ر کے ساتھ لکھدیا اس طرح عہ ۵ ۰ ر وہ سب دام ملکر اتنے ہوئے تو یوں کہیں گے کہ سب کپڑوں کی قیمت
کی میزان عہ ۵ ۰ ر ہوئے اور حساب کے ختم پر بیچ میں لفظ میزان لکھکر اس رقم کو لکھا بھی کرتے ہیں اسطرح میزان عہ ۵ ۰ ر
اسی طرح اور وزنوں کو سوچ سمجھ کر لکھو اور لکھ کر استاد کو دکھلادو۔

روزمرّہ کی آمدنی اور خرچ لکھنے کا طریقہ	۶۱

اس کو سیاق کہتے ہیں اور بڑے کام کی چیز ہے کیونکہ زبانی یاد رکھنے میں ایک تو بھول ہو جاتی ہے پھر کبھی
خاوند اعتبار نہیں کرتا کبھی سوچ سوچ کر بتلانے سے خواہ مخواہ شبہ ہوتا ہے کبھی یاد نہ آنے سے
یا تو جھوٹ بولنا پڑتا ہے یا نہ بتلا یا تو شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے اور اس سے نوکروں چاکروں پر بھی دباؤ رہتا
ہے وہ کچھ لیکر مکر نہیں کر سکتے۔ یہ معلوم ہوتا رہتا ہے کہ گھی فلانے دن آیا تھا اور چھٹانک روز کا خرچ ہے
تو سیر بھر گھی سولہ دن ہونا چاہئے تھا آٹھ دن میں کیوں ختم ہو گیا۔ ماما یہ نہیں کہہ سکتی کہ بیوی تم کو یاد نہیں
رہا سولہ روز ہوئے جب آیا تھا تم کو ہمیشہ اپنے ذمے لازم سمجھنا چاہئے کہ جو رقم ملے اس کو بھی لکھ لیا کرو اور

اور جہاں خرچ ہو اس کو بھی ساتھ ساتھ لکھ لیا کرو۔ دوسرے وقت کے بھروسے نہ رہا کرو اس میں اکثر بھول چوک ہو جاتی ہے لکھنے میں یہ بھی فائدہ ہے کہ کسی پر بدگمانی نہیں ہوتی مثلاً تمہارے پاس دس روپے تھے تم نے چھ اٹھائے مگر یاد رہے پانچ اب چار ہی روپے رہ گئے اور تمہاری یاد سے پانچ ہی ہیں ایک روپیہ کہیں دے کر بھول گئیں اور سب پر چوری لگاتی پھرتی ہیں کہ فلانی نے اٹھالیا ہوگا تم کوئی چیز بے لکھے مت رہنے دیا کرو۔ کپڑے دو تو لکھ کر قلعی کو برتن دو تو لکھ کر کسی کو مزدوری دو تو لکھکر کوئی چیز منگاؤ تو لکھکر۔ اور جو تم کو ملے اس کو بھی لکھ لو اب ہم تم کو آمدنی اور خرچ لکھنے کا قاعدہ بتلاتے ہیں ایک ایک ہفتہ کا حساب بنالیا کرو چاہے ایک ایک مہینے کا یہ تم کو اختیار ہے وہ طریقہ یہ ہے کہ مثلاً تم کو ایک ایک مہینہ کا حساب رکھنا منظور ہے اور رمضان سے شروع کرنا ہے تو ایک کتاب بڑے بڑے ورقوں کی بنالو اور جس ورق سے لکھنا ہو اس کے شروع پر اول یہ عبارت لکھو:۔

(حساب آمد وخرچ بابتہ ماہ رمضان) پھر اس عبارت کے نیچے لفظ جمع کو لکیر کی طرح یوں لکھو۔

جمع ________________

پھر اس کے نیچے دو لکیریں کھینچکر ایک لکیر کے سرے پر لفظ بقایا اور دوسری لکیر کے سرے پر لفظ حال لکھو اسطرح

بقایا ________________

حال ________________

اور بقایا کی لکیر کے نیچے جو روپیہ تمہارے پاس پہلے بچا ہو وہ لکھدو اور حال کی لکیر کے نیچے ذرا زیادہ سی جگہ چھوڑے رکھو اور رمضان میں جو آمدنی ہوتی رہے تو تاریخوار لکھتی رہو اسطرح۔

بقایا ________________

عہ

حال ________________

یکم رمضان از منشی صاحب عہ ۲-۶ فروخت غلہ عہ ۱۰ اروصول۔ قرضہ از بھابی صاحبہ للعہ

اب اس کے بہت نیچے لفظ وجوہ ایک لکیر کی شکل میں لکھو اس طرح۔

وجوہ ________________

اور اس کے بعد ذرا سی جگہ چھوڑ کر جہاں کہیں اٹھے اس کو تاریخوار روز کے روز لکھتی رہو اس طرح یکم رمضان چاول للعہ گھی ۲ر شکر سفید ؍ دودھ والا ۳ر گرم مصالحہ ۴ر مسجد میں تیل ۔ ۵ر طالب علموں کو افطاری وسحری کیلئے للعہ۔ اسی طرح مہینہ بھر تک لکھتی رہو جب مہینہ ختم ہو جاوے خرچ کی ساری رقموں کو اوپر کے طریقہ کے موافق جوڑ کر سب کی میزان اس وجوہ کی لکیر کے نیچے لکھدو۔ مثلاً ان رقموں کو جوڑا تو عہ ۵ ہوئے ان کو اس لکیر کے نیچے

اس نشان کا مطلب یہ ہے کہ یہاں لکھی ہوئی تاریخ سے کچھ آگے سے لکھا گیا ہے ۱۲ منہ

اس طرح لکھو۔

وجوہ

پھر یوں کرو کہ حال کی لکیر کے نیچے جتنی رقمیں ہیں ان سب کو جوڑ کر اس حال کی لکیر کے نیچے لکھدو مثلاً اس جگہ کی رقموں کو جو جوڑا للعہ ۲/ ہوئے اس کو اس کے نیچے اسطرح لکھدیا

حال

پھر یوں کرو کہ اس حال کی جوڑی ہوئی رقم کو بقایا کی لکیر کی رقم کے ساتھ جوڑ کر جمع کی لکیر کے نیچے لکھدو مثلاً اس للعہ ۷/ کے ساتھ عـ۵ کو جوڑا للعہ ۲/ ہوئے اس کو اس طرح لکھا۔

جمع

اب اس رقم کو وجوہ کی رقم سے دیکھو کہ دونوں برابر ہیں یا جمع کی رقم زیادہ ہے اور وجوہ کی رقم کم ہے یا جمع کی رقم کم ہے اور وجوہ کی زیادہ اگر دونوں برابر ہوں تو حساب جہاں لکھا ہو ختم ہے اس جگہ لفظ تمتہ کو لکیر کی صورت میں لکھدو اس طرح۔

تتمہ

اور اس کے نیچے بالخیر کا لفظ لکھدو۔ مطلب یہ کہ کچھ نہیں بچا اور اگر جمع کی رقم بڑی ہے اور وجوہ کی رقم کم ہے تو معلوم ہوا کہ کچھ روپیہ بچا ہے تو اس تتمہ کی لکیر کے نیچے وہ بچی ہوئی رقم لکھدو مثلاً اوپر کی مثال میں جمع کی رقم للعہ ۲/ تھی اور وجوہ کی رقم عہ ۸/ تھی تو عہ ۱۵/ بچے اس کو اس لکیر کے نیچے اس طرح لکھو تتمہ عہ ۱۵/ اور اگر جمع کی رقم کم ہو اور وجوہ کی رقم زیادہ ہو تو بجائے تتمہ کے لفظ فاضل لکھ کر جتنی رقم زیادہ ہو وہ اس لفظ کے نیچے لکھدو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس مہینہ میں اسقدر خرچ آمدنی سے زیادہ ہوا ہے۔ ہم اس مثال کی الگ الگ بتلائی باتوں کو اکٹھا لکھ کر بتلائے دیتے ہیں۔

جمع

للعہ ۷/

بقایا

عـ۵

حال

للعہ ۲/

یکم رمضان از منشی صاحب۔ ۶/ فروخت غلہ۔ ۱/ وصول از بھابی صاحبہ عـ۵ عـ۵

یکم رمضان چاول ۲/ گھی ۲/ شکر سفید ۲/ دودھ والا ۳/ گرم مصالحہ ۴/ مسجد میں تیل۔ ۵/ طالب علموں کو افطاری
للعہ/ صہ/ عا/ عا/ ۲/ ۸/ ۱۲/

وسحری کے لئے ۔ تتمہ

اب اتنی بات کام کی اور یاد رکھو کہ جب عـ۱۳ تتمہ کی رقم لکھ چکو تو اس رقم کو اور وجوہ کی رقم کو جوڑ کر دیکھو کہ کتنی ہو گئی اگر جمع کی رقم کی برابر ہو تو حساب صحیح ہے اور اگر کم زیادہ ہو جاوے تو تتمہ کی رقم غلط لکھی گئی پھر سوچ لو کہ کتنا روپیہ خرچ سے بچا ہے اور سوچ کر صحیح لکھو اور پھر اسی طرح تتمہ کی رقم اور وجوہ کی رقم کو جوڑ کر دیکھ لو کہ اب بھی جمع کی رقم برابر ہوئی یا نہیں جب برابر آجاوے تو حساب کو صحیح سمجھو اوپر کی مثال میں عـ۱۵/۱ وعـ۹ کو جوڑ کر دیکھا تو للعہ ہوئے معلوم ہوا حساب صحیح ہے خوب سمجھ لو سو اور اگر کچھ فاضل ہو تو اس فاضل کی رقم کو جمع کی رقم کے ساتھ جوڑ کر دیکھو اگر وجوہ کی رقم کے برابر ہو جائے تو فاضل صحیح ہے ورنہ پھر سوچو۔

۶۲ تھوڑے سے گروں کا بیان

حساب کے چھوٹے چھوٹے قاعدوں کو گر کہتے ہیں۔ ان سے آسانی کے ساتھ زبانی حساب لگ جاتا ہے تھوڑے سے گر لکھے دیتے ہیں جن کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے۔ **پہلا گر**۔ ایک من چیز جتنے روپیوں کی ہوگی اتنے آنوں کی ڈھائی سیر ہوگی۔ مثلاً ایک من چاول آٹھ روپے کے ہوئے تو آٹھ آنے کے ڈھائی سیر ہوئے عـ۱۵۔ **دوسرا گر**۔ ایک روپے کی جے سیر چیز آوے گی چالیس روپے کی اتنے من آوے گی مثلاً ایک روپے کا ڈیڑھ سیر گھی ہوا تو چالیس روپے کا ڈیڑھ من ہوگا **تیسرا گر**۔ ایک روپے کی جے سیر چیز آوے گی ایک آنے کی اتنی چھٹانک ہوگی۔ مثلاً ایک روپے کے بیس سیر گیہوں آئے تو ایک آنے کے بیس چھٹانک آویں گے یعنی سوا سیر **چوتھا گر**۔ ایک روپے کی جے دھڑی یعنی جے پنسیری کوئی چیز آوے گی تو آٹھ روپے کی اتنے من ہوگی مثلاً ایک روپے کے چار پنسیری گیہوں آئے تو آٹھ روپے کے چار من آویں گے **پانچواں گر**۔ ایک روپے کا جے گز کپڑا ہوگا ایک آنے کا اتنی گرہ ہوگا مثلاً ایک روپے کا چار گز لٹھا ہوا تو ایک آنہ کا چار گرہ ہوگا یہ حساب کی تھوڑی سی باتیں لکھدی ہیں جو عورتوں کے لئے بہت ہیں زیادہ کی ضرورت پڑے تو کسی سے سیکھ لو وہ لکھنے سے سمجھ میں نہ آتیں۔

۶۳ بعضے لفظوں کے معنے جو ہر وقت بولے جاتے ہیں

مہینوں کے عربی اور اُردو نام

محرم ۱	صفر ۲	ربیع الاول ۳	ربیع الثانی ۴	جمادی الاولیٰ ۵	جمادی الاخریٰ ۶
دہا	تیرہ تیزی	بارہ وفات	میرانجی	شاہ مدار	خواجہ جی

عـ۱۵ و اسی طرح پیسوں کے ڈھائی پاؤ جیسے مثال بالا میں آٹھ پیسے کے ڈھائی پاؤ چاول ہوئے ۱۲۰

رجب ۷	شعبان ۸	رمضان ۹	شوال ۱۰	ذیقعدہ ۱۱	ذی الحجہ ۱۲
مریم روزہ	شب برات	رمضان	عید	خالی	بقرعید

۶۴ ہندی مہینے اور موسم اور فصلیں

پھاگن ۱ چیت ۲ بیساکھ ۳ جیٹھ ۴ یہ چار مہینے گرمی کے کہلاتے ہیں۔ اور اساڑھ ۱ ساون ۲ بھادوں ۳ کنوار جسکو اسوج بھی کہتے ہیں یہ چار مہینے برسات کے ہیں اور کاتک ۱ اگھن جس کو منگسر بھی کہتے ہیں پوس جسکو پوہ بھی کہتے ہیں ماگھ جس کو ماہ بھی کہتے ہیں یہ چار مہینے جاڑے کے ہیں اور ان میں جو بارش ہوتی ہے اسکو مہاوٹ کہتے ہیں۔ اور یاد رکھو کہ تیسرے برس ان مہینوں میں ایک مہینہ دو دفعہ آتا ہے اس کو لوند کا مہینہ کہتے ہیں اور یہ بھی یاد رکھو کہ یہ مہینے چاند رات سے شروع نہیں ہوتے بلکہ چاند کے پورے ہونے سے یعنی چودھویں رات سے شروع ہوتے ہیں اور جس فصل میں گیہوں چنا پیدا ہوتا ہے وہ ربیع اور اساڑھی کہلاتی ہے اور جس موسم میں چاول اور ننھا اناج پیدا ہوتا ہے وہ خریف اور ساونی کہلاتی ہے۔

۶۵ رخوں کے نام

جس طرف سے سورج نکلتا ہے وہ مشرق کہلاتا ہے اور اس کو پورب بھی کہتے ہیں اور جدھر سورج چھپتا ہے وہ مغرب کہلاتا ہے اور پچھم اور پچھان بھی کہتے ہیں اور جو مشرق کی طرف منہ کر کے کھڑی ہو تو تمہارے داہنے کا رخ جنوب اور دکھن کہلاتا ہے اور بائیں ہاتھ کا رخ شمال اور اتر اور پہاڑ کہلاتا ہے اور قطب تارہ ادھر ہی دکھلائی دیتا ہے۔

۶۶ بعض غلط لفظوں کی درستی

ہم اوپر غلط لفظ لکھیں گے اور انکے نیچے صحیح لفظ لکھیں گے بولنے میں انکا خوب خیال رکھو کیونکہ غلط بولنا بھی ایک عیب ہے۔

غلط	نخالص	نامکروہ	منجش	نامحروم	مہجت	چکو	چدر	اماجستہ
صحیح	خالص	مکروہ	منضج	محروم	مسجد	چاقو	چادر	ہاون دستہ

عبد الحمید ... ۱۲

غلط	نخسہ	رواب	تان تشنہ	لغام	جلدان	داوائت	دیوال	نپاک
صحیح	نسخہ	رعب	طعن وتشنیع	لگام	جزدان	دوات	دیوار	ناپاک
غلط	تاڑی بجانا	پھاٹ کرونا	جھنگ یعنی بیل کا گھنٹہ	طوفان	نویل یعنی شادی کی خبر		مین میخ یعنی جھگڑا فساد	
صحیح	تالی بجانا	پھوٹ کرونا	زنگ	طوفان	نوید		مین میکھ	

ڈاک خانے کے کچھ قاعدے ۶۷

لکھے پڑھے آدمیوں کو ان سے کام پڑتا ہے خط کا قاعدہ (۱) تین پیسے کو جو پوسٹ کارڈ ملتا ہے اگر وہ بھیجنا ہو تو پتہ کی طرف دائیں آدھے حصے میں صرف جس کے پاس جاتا ہے اس کا نام اور پتہ لکھو بعضے لکھدیتے ہیں جواب طلب ضروری یا بسم اللہ یا اس کے حروف یا ماشاءاللہ و بعونہ وغیرہ یا اور کچھ لکھدیتے ہیں اس سے وہ بیرنگ ہو جاتا ہے یعنی جس کے پاس جاتا ہے اس کو بیرنگ کا ڈیڑھ آنہ دینا پڑتا ہے اور باقی نصف حصہ میں جو چاہو سو لکھو اسی حصہ میں اپنا نام و پتہ و تاریخ لکھدو (۲) پانے والے کا پتہ صاف اور پورا لکھنا چاہئے اگر چھوٹے قصبہ میں بھیجنا ہے تو ضلع کا نام بھی ضرور لکھدو۔ اور اگر بڑے شہر میں بھیجنا ہے تو محلہ کا نام اور مکان کا نمبر بھی لکھدو (۳) اگر دو آنہ والا لفافہ بھیجتی ہو تو اس میں اس قسم کی باتیں جو قاعدہ نمبر (۱) میں بیان ہوئیں لکھنے کا ڈر نہیں مگر ساری جگہ مت چیت دو ورنہ ڈاک خانہ والوں کو انگریزی لکھنا پڑتی ہے وہ کہاں لکھیں گے البتہ لفافہ کی پشت پر بھی اپنا مضمون لکھ سکتی ہو (۴) اگر پوسٹ کارڈ کی برابر لمبا چوڑا موٹا و چکنا کاغذ کا ٹکڑا ہو تین پیسہ کا ٹکٹ لگاؤ وہ بھی پوسٹ کارڈ ہو جاتا ہے اور اگر اس پر ٹکٹ بالکل نہ لگاؤ یا پورا نہ لگاؤ تو دونوں صورتوں میں اس کو ڈاک خانے والے پانیوالے کے پاس نہیں بھیجیں گے بلکہ لاوارثی خطوں کے دفتر میں بھیجدینگے اور اس دفتر والے اس کو پھاڑ کر پھینکدیں گے۔ اور اگر پوسٹ کارڈ سے زیادہ یا کم لمبا چوڑا موٹا و چکنا کاغذ ہوگا تو وہ کارڈ بیرنگ کر دیا جائیگا اس کو پرائیویٹ پوسٹ کارڈ کہتے ہیں۔ ایسے کارڈ پر بھی پتہ کی طرف نصف بائیں حصہ میں خط کا مضمون لکھ سکتی ہو مگر اس کا خیال رہے کہ نصف دایاں حصہ پتہ لکھنے اور ڈاک خانہ کی مہر وغیرہ کے لئے چھوٹا رہے اور اگر دائیں حصہ میں خط کا مطلب۔ اور بائیں حصہ میں پتہ لکھو گی تو وہ بیرنگ ہو جاویگا اور اگر سادے لفافہ پر دو آنے کا ٹکٹ لگا دو تو وہ بھی دو آنہ والا لفافہ ہو جاتا ہے اور اگر اس پر ٹکٹ نہ لگاؤ تو چار آنہ کا بیرنگ ہو جاتا ہے مگر لفافہ کو گوند وغیرہ سے چپکا دو اگر نہ چپکاؤ گی تو ڈاک خانے والے اس کو لاوارثی خطوط کے دفتر میں بھیجدیں گے۔ اگر ٹکٹ نہ ہو تو پوسٹ کارڈ کی تصویر تین پیسے کے ٹکٹ کی جگہ اور سرکاری لفافہ کی

تصویر پر دو آنہ کی ٹکٹ کی جگہ مت لگاؤ اور اگر لگا دو گی تو وہ لفافہ بیرنگ ہو جاوے گا پہلے اسکی اجازت ہو گئی تھی
اب ممانعت ہے (۵) کارڈ یا لفافہ کو ایسی طرح مت دھوؤ کہ ٹکٹ میلا ہو جائے اور بہت ملا ہوا ٹکٹ بھی مت
لگاؤ جس سے شبہ ہو اور ٹکٹ پر اپنا نام نہ لکھو نہ کسی طرح کی لکیر کھینچو ٹکٹ کو بالکل سادہ رہنے دو نہیں تو ٹکٹ
بیکار ہو کر خط بیرنگ ہو جاویگا۔ استعمال شدہ ٹکٹ بھی خطوں پر کبھی مت لگاؤ کیونکہ اس حالت میں بھی خط بیرنگ
ہوتا ہے اور اگر استعمال شدہ ٹکٹ پر سے سابق نشانات دور کرنے کی کوشش کی گئی ہو تو وہ جرم ہو جاتا ہے اور
ایسے ٹکٹ استعمال کرنیسے خط بھیجنے والے پر مقدمہ قائم ہو جاتا ہے اور بسا اوقات سزا ہو جاتی ہے۔ (۶)
بعضے آدمی ایک کارڈ کے ساتھ دوسرا کارڈ سی کر بھیجتے ہیں اس سے وہ بیرنگ ہو جاتا ہے اگر جواب کیلئے
کارڈ بھیجنا ہو تو ڈیڑھ آنہ کو جڑا ہوا کارڈ آتا ہے وہ منگا لیا کرو (۷) لفافہ میں خط رکھ کر ایک چھوٹی سی ترازو
جسے ترزی کہتے ہیں بنا لو اس میں رکھکر دوسری طرف ایک تولہ یا ایک روپیہ انگریزی رکھ کر تول لیا کرو
اگر ایک تولہ سے زائد نہ ہو تو دو آنہ کے ٹکٹ میں جاسکتا ہے اور اگر ایک تولہ سے بڑھ گیا تو دو تولہ تک
ایک آنہ کا ٹکٹ اور لگاؤ خلاصہ یہ کہ ہر زائد تولہ یا اس کے جزو پر ایک آنہ لگے گا اور اگر بے ٹکٹ بھیجو گی تو بیرنگ
ہو جاوے گا اور حساب سے جتنے ٹکٹ یہاں لگتے اس سے دونے دام اس کو دینے پڑینگے جس کے پاس یہ خط
جاوے گا اگر پانیوالا بیرنگ خط لینے سے انکار کرے تو وہ خط تمکو واپس کر دیا جاویگا اور تم کو ہی اس بیرنگ
کا محصول دینا ہوگا اور اگر تم بھی خط لینے سے انکار کرو گی تو تمہارے تمام خطوط سوائے سرکاری خطوط کے
ڈاک خانہ کے قاعدے کے مطابق ڈاکخانہ ہی میں روک لئے جاویں گے اور جب تک تم محصول نہ دو گی اسوقت
تک تم کو تقسیم نہیں کئے جائیں گے۔ (۸) ایک لفافہ میں کئی خط مختلف یعنی ایک سے زیادہ اشخاص کے نام بنا
بنا کر مت رکھو چونکہ یہ ڈاکخانہ کے قاعدہ کے خلاف ہے اس لئے یہ شرع سے بھی منع ہے البتہ اس شخص کے
خط میں دوسرے کو بھی دو چار سطریں لکھدیں یا اس ہی شخص کے نام ایک سے زیادہ خط لکھدیں تو کچھ ڈر نہیں
(۹) خط یا پولندے پر جتنے کے ٹکٹ لگانے چاہئیں اگر اس سے کم کے لگے ہیں تو جتنے کی کمی ہے اس کا دوگنا
اس شخص سے لیا جاویگا جس کے پاس وہ بھیجا گیا ہے۔

پولندے کا قاعدہ (۱) کوئی کتاب یا اخبار یا اشتہار یا ایسے کاغذات جن کا مضمون خط کے طور پر نہ ہو اگر
ایسے طور سے کاغذ میں لپیٹ کر بند کر دو کہ ڈاکخانہ والے بسہولت کھول کر بند کر سکیں اس کو پولندہ یا پیکٹ
کہتے ہیں اس کا محصول پہلے پانچ تولہ پر تین پیسے پھر ہر اڑھائی تولہ یا اس کے جزو پر ایک پیسہ کا ٹکٹ
بڑھاتی جاؤ (۲) پولندے میں خط رکھنے کی ممانعت ہے (۳) پولندے میں نوٹ ہنڈی اسٹامپ۔ چک بل
یا بینک کا نوٹ یا دیگر کاغذات جن سے روپیہ ملسکتا ہو بھیجنا منع ہے (۴) پولندہ دو فٹ لمبا۔ ایک فٹ چوڑا اور ایک

پولندے کا قاعدہ

فٹ اونچے سے زائد نہ ہونا چاہیئے اور اگر پولندہ گول بنا جاوے تو تیس انچ طول اور چار انچ قطر سے زائد نہ ہو (۵) اگر یہاں ٹکٹ نہ لگاؤگی تو بیرنگ ہو جاویگا اور جتنے کے ٹکٹ یہاں حساب سے لگتے اس سے دونا محصول وہاں اس کو دینا پڑیگا جس کے نام جاتا ہے اور اگر وہ نہ لے تو اس بھیجنے والے سے وہی دونا محصول لیا جاوے گا۔

رجسٹری کا قاعدہ

رجسٹری کا قاعدہ۔ اگر خط یا پولندہ یا پارسل کی زیادہ حفاظت چاہو تو اس کی رجسٹری کردو یعنی جتنے ٹکٹ محصول کے حساب سے لگائے ہیں چار آنے کے لگاؤ اور لیجانے والا ڈاک منشی سے کہے کہ اسکی رجسٹری ہوگی وہاں سے ایک رسید ملیگی اس کو حفاظت سے رکھو (۲) اور اگر تم یوں چاہو کہ جس کے نام ہم بھیجتے ہیں اسکے ہاتھ کی دستخطی رسید بھی آجاوے تاکہ وہ انکار نہ کر سکے کہ ہمارے پاس خط یا پارسل وغیرہ نہیں پہنچا تو ایک آنہ کا ٹکٹ اور لگاؤ اور ڈاکخانہ سے ایک چھوٹا سا فارم لے کر اس پر ایک طرف اپنا اور دوسری طرف جس کے پاس بھیجرہے ہو اس کا پتہ تحریر کردو اور اس فارم کا ایک کونا لفافہ، کارڈ، یا پیکٹ کے ساتھ چپکادو یا سی دو۔ اور ڈاک منشی سے یہ کہا جائے کہ یہ جوابی رجسٹری ہوگی وہاں سے ایک رسید تو معمولی ملے گی اور جب وہ چیز وہاں پہنچے گی ڈاک والے اسی فارم پر اس شخص کے دستخط کراکر وہ فارم تمھارے پاس پہنچا دینگے (۳) اگر کسی خط میں چک۔ بل۔ ہنڈی ٹکٹ یا اسٹامپ ہو اس کی رجسٹری حفاظت کی وجہ سے کرانی ضروری ہے بلا رجسٹری ضائع ہونے پر ڈاکخانہ ذمہ دار نہیں۔ رجسٹری خط کے بائیں طرف نیچے کے کونے کے قریب اپنا نام اور پورا پتہ بھی لکھدو تاکہ اس کے مکتوب الیہ کو تقسیم نہ ہونے کے صورت میں اس کو بھیجنے والیکو بغیر کھولے ہوئے بلا تاخیر واپس کر دیجا سکے۔

بیمہ کا قاعدہ

بیمہ کا قاعدہ۔ اگر تم کو کوئی قیمتی چیز بھیجنی ہو مثلاً نوٹ۔ سونا۔ چاندی وغیرہ تو اس کا بیمہ کرادو۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ جس چیز کا بیمہ کرانا ہو اس پر ایک ایک انچ کے فاصلہ پر عمدہ قسم کی لاکھ کی مہر کرو۔ مہر پر کسی شخص کا نام کھدا ہوا ہونا چاہیئے پھول یا سکہ یا بٹن کی مہر نہیں کرنا چاہیئے اور اس پر پانیوالیکا اور اپنا پتہ صاف تحریر کرنا چاہیئے اور بیمہ کی قیمت لکھنا چاہیئے مثلاً بیمہ مبلغ دوسو روپے وغیرہ بیمہ کی قیمت لفظوں اور ہندسوں (دونوں) میں لکھنا چاہیئے۔ (۲) اگر سو روپے یا سو روپے سے کم کا بیمہ ہے تو محصول خط اور فیس رجسٹری کے علاوہ چار آنے ذمہ داری کے اور لینگے اور اگر سو روپے سے زائد کا ہے تو دو سو تک ۵۔ر اور تین سو تک آٹھ آنے اور پھر ہر سو روپے پر دو آنے بڑھتے جاویں گے ایک ہزار تک ایک ہزار سے زائد پر تین ہزار تک ہر سو روپے پر ایک آنہ بڑھتا جائیگا ڈاک خانہ سے تم کو ایک رسید ملے گی اس کو حفاظت سے رکھو (۳) تین ہزار روپے سے زیادہ کا ایک بیمہ نہیں جا سکتا ہے (۴) اگر لفافہ کے اندر نوٹ ہوں تو اس کا بیمہ کرانا ضروری ہے (۵) بیمہ کے واسطے ڈاکخانے سے رجسٹری کا لفافہ منگا لینا زیادہ اچھا ہے اس لفافہ کے اندر کپڑا ہوتا ہے اسکی قیمت پانچ آنے اوسط درجہ والے کی ہوتی ہے اس میں بہت احتیاط سے نوٹ وغیرہ جا سکتے ہیں اس

لفافہ پر پھر رجسٹری کے محصول کی ضرورت نہیں اگر لفافہ کا وزن ایک تولہ یا ایک تولہ سے کم ہو تو بغیر مزید ٹکٹ لگائے رجسٹری ہو سکتا ہے اور اگر ایک تولہ سے زائد ہے تو محصول کا وہی حساب ہے جو لفافہ کے محصول میں بیان ہوا ہے (۶) سکہ۔ سونا۔ چاندی۔ بیش بہا پتھر جواہرات نوٹ یا اس کا کوئی حصہ یا سونے چاندی کی بنی ہوئی چیزیں صرف بذریعہ بیمہ ہی جا سکتی ہیں۔ اگر بغیر بیمہ بھیجی جاویں گی تو ڈاکخانہ والوں کو اگر علم ہو گیا تو پانیوالے کے پاس بھیجدیگا۔ مگر اس سے ایک روپیہ جرمانہ لیگا۔ (۷) اگر پانیوالا انکار کر دیگا واپس آئے گا اور فرستندہ سے ایک روپیہ جرمانہ لیا جاوے گا۔

پارسل کا قاعدہ (۱) کوئی زیور یا روپیہ یا دوا یا عطر یا کپڑا وغیرہ اور ایسی ہی کوئی اور چیز کسی ڈبہ یا کسی بکس وغیرہ میں بند کر کے اور اوپر کپڑا لپیٹ کے چاروں طرف سے سی دیا جاوے اس کو پارسل کہتے ہیں اسکا محصول اس طرح ہے۔

۷۱			نقشہ محصول پارسل				جنوری ۱۹۵۰ء		
وزن پارسل	محصول	وزن پارسل	محصول	وزن پارسل	محصول	وزن پارسل	محصول	وزن پارسل	محصول
آدھ سیر تک ۴۰ تولہ	۶ر	تین سیر تک ۲۴۰ تولہ	عہ ۴ر	ساڑھے پانچ سیر تک ۴۴۰ تولہ	للعہ ۲ر	آٹھ سیر تک ۶۴۰ تولہ	سے	ساڑھے دس سیر تک ۸۴۰ تولہ	معہ ۱۴ر
ایک سیر ۸۰ تولہ	۱۲ر	ساڑھے تین سیر ۲۸۰ تولہ	عہ ۱۰ر	چھ سیر ۴۸۰ تولہ	للعہ ۸ر	ساڑھے آٹھ سیر ۶۸۰ تولہ	سے ۶ر	گیارہ سیر ۸۸۰ تولہ	سے ۴ر
ڈیڑھ سیر ۱۲۰ تولہ	عہ ۲ر	چار سیر ۳۲۰ تولہ	سے ر	ساڑھے چھ سیر ۵۲۰ تولہ	للعہ ۱۴ر	نو سیر ۷۲۰ تولہ	سے ۱۲ر	ساڑھے گیارہ سیر ۹۲۰ تولہ	سے ۱۰ر
دو سیر ۱۶۰ تولہ	عہ ۸ر	ساڑھے چار سیر ۳۶۰ تولہ	سے ۶ر	سات سیر ۵۶۰ تولہ	صہ ۴ر	ساڑھے نو سیر ۷۶۰ تولہ	معہ ۲ر	بارہ سیر ۹۶۰ تولہ	لعہ ر
اڑھائی سیر ۲۰۰ تولہ	عہ ۱۴ر	پانچ سیر ۴۰۰ تولہ	سے ۱۲ر	ساڑھے سات سیر ۶۰۰ تولہ	صہ ۱۰ر	دس سیر ۸۰۰ تولہ	معہ ۸ر	ساڑھے بارہ سیر ۱۰۰۰ تولہ	لعہ ۶ر

(۲) ساڑھے بارہ سیر یعنی ایکہزار تولہ سے زیادہ وزنی پارسل ڈاکخانہ سے نہیں جا سکتا ہے (۳) پارسل کے اندر ایک خط رکھنے کی اجازت ہے مگر وہ خط اسی شخص کے نام ہو جس کے نام پارسل ہے (۴) پارسل کی ہر سیون پر گرم لاکھ لگا کر مہر کر دو اس سے حفاظت ہو جاوے گی (۵) اتنا چھوٹا پارسل مت بناؤ جس میں ڈاکخانہ کی مہر کی جگہ نہ رہے (۶) پارسل بیرنگ نہیں جاتا ہے (۷) اگر اس میں قیمتی چیز ہو تو رجسٹری کرا دو اس سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

۷۲　نیچے لکھی ہوئی صورتوں میں رجسٹری کرانا ضروری ہے

(۱) اگر کسی خط یا پارسل کا بیمہ کرایا جاوے (۲) اگر کوئی پارسل سیلون یا ملک سنگاپور کو بھیجنا ہو (۳) اگر پارسل ایسی جگہ بھیجنا ہو جس کے واسطے (کسٹم ڈکلریشن) یعنی تمام اشیاء کی فہرست مع قیمت کے لکھنی پڑتی ہو (۴) اگر کسی پارسل یا پولندہ کو وی پی کرنا ہو یا پارسل کا وزن ساڑھے پانچ سیر یعنی ۴۴۰ تولہ سے تولہ سے زیادہ ہو۔ (نوٹ ڈاکخانہ کا سیر اسی روپے بھر ہوتا ہے اور پونڈ انتالیس تولہ کا)۔

وی پی کا قاعدہ۔ اگر تم کسی کے پاس کتاب یا کوئی چیز بھیجکر اس کی قیمت منگاؤ تو پیکٹ یا پارسل یا خط پر پانیوالے کا پتہ لکھ کر اس کی قیمت اس طرح لکھدو مثلاً وی پی قیمتی مبلغ (۵ر) پانچ روپے اور اس کے ساتھ ہی ایک منی آرڈر وی پی کا بھر کر بھیجدو اس کی رجسٹری کرانی ضروری ہے اس لئے حساب سے جتنے کے ٹکٹ محصول کے ہوں اُس سے زیادہ چار آنے کے ٹکٹ لگادو اور لیجانیوالا ڈاک منشی سے کہے کہ اس کو وی پی کردو وہاں سے ایک رسید ملے گی اس کو حفاظت سے رکھو پانے والے سے قیمت وصول ہو کر تمہارے پاس بذریعہ منی آرڈر آجاوے گی (۲) ایک ہزار روپے سے زیادہ کی وی پی نہیں ہوسکتی ہے (۳) وی پی میں ایک پیسہ یا دو پیسہ یا تین پیسہ نہ ہونا چاہئے سوائے سرکاری وی پی کے آنے اگر ہوں تو کوئی حرج نہیں (۴) اگر وی پی پانے والا لینے سے انکار کردے گا تو بھیجنے والے کو واپس تقسیم کردیجائیگی مگر ٹکٹوں کی قیمت کسی حالت میں نہیں ملے گی نہ واپسی کا کوئی محصول دینا پڑے گا (۵) قیمت طلب وی پی کا بھی بیمہ ہوسکتا ہے۔

منی آرڈر کا قاعدہ۔ (۱) اگر تم کو دوسری جگہ کچھ روپے۔ آنے منی آرڈر کے ذریعہ سے بھیجنا منظور ہو تو ڈاک خانہ سے ایک فارم منی آرڈر کا منگالو۔ یہ ایک چھپا ہوا کاغذ ہوتا ہے اور اس میں جس طرح لکھا ہے اس کے موافق جس شخص کے پاس تمکو بھیجنا ہے اس کا نام اور پتہ اور اپنا نام و پتہ اور روپے آنے کی گنتی سب لکھکر وہ کاغذ اور روپیہ ڈاک خانہ میں بھیجدو اور ساتھ ہی اس کے محصول بھیجدو جو ابھی بتلایا جاتا ہے وہاں سے تم کو ایک رسید ملے گی اس کو اپنے پاس رکھو جب وہ روپیہ وہاں پہنچ جاویگا اس شخص کے دستخط اسی منی آرڈر کے ٹکڑے پر کراکر وہ ٹکڑا ڈاک خانہ سے تمہارے پاس پہنچایا جاوے گا (۲) محصول منی آرڈر کا اس طرح ہے۔

نقشہ محصول منی آرڈر	رقم	محصول	رقم	محصول	رقم	محصول	رقم	محصول
	عـ۱۰ تک	۲ ر	للعہ۳۰ تک	۶ ر	۶۰ تک	۱۲ ر	۸۰ تک	عہ ر
	عـ۲۰	۴ ر	۵۰	۸ ر	۷۰	۱۴ ر	۱۰۰	۴عہ ر
				۱۰ ر				

اگر سو روپے سے زائد کا منی آرڈر ہو تو پھر محصول کا حساب شروع سے حسب تفصیل نقشہ لیا جاویگا۔(۴) اس منی آرڈر فارم میں نیچے کا ذرا سادہ حصہ ہوتا ہے اسپر لکھنے کی اجازت ہے جس کے پاس بھیجنا ہے اسکو جو چاہو لکھدو (۳) پانے والیکا نام و پتہ نہایت صاف اور صحیح ہونا چاہئے۔ اگر پتہ صحیح نہ ہونے کی وجہ سے کسی دوسری کو منی آرڈر تقسیم ہو جاویگا تو ڈاکخانہ ذمہ دار نہیں (۵) اگر پانے والا انکار کردے یا بوجہ غلط پتہ کے منی آرڈر تقسیم نہ ہو تو روپیہ بھیجنے والیکو ملجاویگا مگر منی آرڈر کا محصول نہیں ملیگا (۶) اگر تمکو روپیہ بہت جلد بھیجنا ہو تو منی آرڈر بذریعہ تار بھیجدو اس میں منی آرڈر کے محصول کے علاوہ تار کی فیس اور دینی پڑے گی اور اگر ضروری تار کے ذریعہ سے بھیجنا ہو تو منی آرڈر کے فارم پر اس طرح لکھدو بذریعہ تار ضروری ورنہ بذریعہ تار ہی لکھدو

قواعد تار۔ تار کی دو قسمیں ہیں ایک ضروری دوسری معمولی۔ ہندوستان میں خواہ کسی جگہ تار بھیجا جاوے حسب ذیل محصول ہوگا

اقسام	تعداد الفاظ	محصول	محصول ہر مزید لفظ پر	پتہ
ضروری	۸	عہ/۱۰	۳/	شمار ہوگا
معمولی	۸	۱۳/	۱۰/	

تھوڑے سے قاعدے جو ہر وقت ضرورت کے تھے لکھدیئے ہیں اگر کوئی زیادہ بات پوچھنی ہو تو ڈاکخانہ سے پوچھوالینا اور کبھی کبھی قاعدہ بھی بدل جاتا ہے مگر جب بدلیگا کسی نہ کسی طرح خبر ہو ہی جائے گی۔

خط لکھنے پڑھنے کا طریقہ اور قاعدہ

یہ بات تو اس کتاب کے پہلے حصہ میں پڑھ چکی ہو کہ بڑوں کو کس طرح خط لکھتے ہیں اور چھوٹوں کو کس طرح لکھتے ہیں اور لفافہ لکھنے کا کیا قاعدہ ہے۔ اب یہاں اور چند باتیں ضروری کام کی بتلاتے ہیں (قلم بنانا سیکھو (۲) جب لکھنا شروع کردو موٹے قلم سے تختی پر لکھا کرو۔ جب ہاتھ جمنے لگے استاد کی اجازت کے بعد ذرا باریک قلم سے موٹے کاغذ پر لکھو۔ جب خط خوب پختہ ہو جاوے اب باریک قلم سے باریک کاغذ پر لکھو (۳) جلدی نہ لکھو خوب سنبھال کر حرفوں کو سنوار کر لکھو جس کتاب کو دیکھ دیکھ کر لکھتی ہو یا استاد نے حرف بنادیئے ہیں جہانتک ہو سکے ویسی صورت کے حرف بناؤ جب خط پکا ہو جاوے پھر جلدی لکھنے کا ڈر نہیں (۴) گھسیٹ اور کٹے ہوئے۔ اور نقطے چھوڑ چھوڑ کر ساری عمر بھی مت لکھو (۵) اگر کوئی عبارت غلط لکھی گئی یا جو بات لکھنا منظور نہ تھی وہ لکھی گئی تو اسکو تھوک یا پانی سے مت مٹاؤ لکھنے والوں کے نزدیک یہ عیب سمجھا جاتا ہے بلکہ اسقدر عبارت پر ایک لکیر کھینچکر اسکو کاٹ دو۔ اور میرے واسطے لیک دو ہی لیٹے آتا اور جو اس مضمون کا پوشیدہ ہی کرنا منظور ہو تو خوب روشنائی بھر دو یا کاغذ بدل دو (۶) حرف ننھے ننھے اور اوپر تلے چڑھے

ہوئے مت لکھو (۷) طرح طرح کے لکھے ہوئے خط پڑھا کرو اس سے خط پڑھنا آجاویگا (۸) جس مرد سے شرع
سے پردہ ہے اس کو بدون سخت ناچاری کے کبھی خط مت لکھو (۹) خط میں کسی کو کوئی بات بے شرمی کی یا ہنسی کی
مت لکھو (۱۰) جو خط کہیں بھیجنا ہو لکھ کر اپنے شوہر کو دکھلا دیا کرو اور جس کے شوہر نہ ہو وہ اپنے گھر کے مرد کو باپ
کو بھائی کو ضرور دکھلا دے۔ اس میں ایک تو یہ فائدہ ہے کہ مردوں کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ عقل دی ہے شائد اس میں
کوئی بات نامناسب لکھی گئی ہو اور تمہاری سمجھ میں نہ آئی ہو وہ سمجھ کر نکال دینگے یا سنوار دینگے دوسرا فائدہ یہ
ہے کہ ان کو کسی طرح کا شبہ نہ ہوگا۔ یاد رکھو کسی عورت پر شبہ ہو جانا عورت کیلئے مر رہنے کی بات ہے تو ایسے کام
کیوں کرو جو تم پر کسی کو شبہ ہو اور اسی طرح جو خط تمہارے پاس آوے وہ بھی اپنے مردوں کو دکھلا دیا کرو البتہ خود
میاں کو جو خط جاوے یا میاں کا خط آوے اگر وہ نہ دکھلاؤ تو کچھ ڈر نہیں مگر اوپر سے آئے ہوئے خط کا لفافہ اور جانے
والے خط کا پھر بھی دکھلا دو (۱۱) جہاں تک ہو سکے لفافہ اپنے مردوں کے ہاتھ سے لکھوایا کرو بعضی دفعہ کوئی ایسی بات
ہو جاتی ہے کہ کچہری دربار میں کسی بات کے پوچھنے کو جانا پڑتا ہے تو عورتوں کیواسطے ایسی بات کسی قدر بیجا ہے (۱۲)
کارڈ یا دو آنہ والا لفافہ اگر پتہ کیطرف سے کچھ بگڑ جاوے تو اس کو کبھی دھونا مت بعضی دفعہ ٹکٹ کی جگہ میل ہو جاتی
ہے اور ڈاک والوں کو شبہ ہو جاتا ہے کبھی کوئی مقدمہ نہ کھڑا ہو جائے ایک جگہ ایسا ہو چکا ہے جب سرکاری آدمیوں
نے پوچھا تو اس عورت کو دست لگ گئے بڑی مشکل سے وہ قصہ رفع دفع ہوا اور اسی طرح میلا ٹکٹ بھی نہ لگاوی
(۱۳) جو کاغذ سرکاری دربار میں پیش کرنے کا ہو اس پر بدون کسی ناچاری کے اپنے دستخط کبھی مت کرو (۱۴) شوق
شوق میں ثواب لینے کے خیال سے ساری دنیا کے خط پتہ نہ لکھا کرو کوئی ناچاری ہی آپڑے تو خیر مثلاً کسی غریب
کا کوئی کام ضروری اٹکا ہوا ہے اور کوئی لکھنے والا میسّر نہیں آتا تو مجبوری کی بات ہے ورنہ کہدیا کرو کہ بھائی میں
کوئی منشی نہیں ہوں میں اپنا خط غیر مردوں کی نظر سے گذاروں بے شرمی کی بات ہے اپنی ضرورت کے واسطے
دو چار کرم کانٹے کھینچ لیتی ہوں جاؤ کسی اور سے لکھواؤ۔ وجہ یہ ہے کہ بعضی جگہ ایسی ایسی باتوں سے بُرے مردوں
کی نیت بگڑ گئی ہے اللہ بُری گھڑی سے بچا دے (۱۵) جب خط کا جواب لکھ چکو اس کو چولھے میں جلا دو اس میں
ایک تو کاغذ کی بے ادبی نہ ہوگی مارا مارا نہ پھریگا دوسرے خط میں ہزار بات ہوتی ہے خدا جانے کس کس آدمی
کی نظر پڑے اپنے گھر کی بات دوسری جگہ پہنچی کیا ضرور ہے۔ البتہ اگر کسی خاص وجہ سے کوئی خط چند روز
کے واسطے رکھنا ہی ضروری ہو تو اور بات ہے مگر رکھو تو حفاظت سے صندوقچی وغیرہ میں رکھو مارا مارا نہ پھرے
(۱۶) اگر کوئی پوشیدہ بات لکھتا ہو تو پوسٹ کارڈ مت لکھو (۱۷) خط میں تاریخ اور مہینہ اور سن ضرور لکھو
جس مہینہ میں خط لکھ رہی ہو اسکا جونسا دن ہو اس کو تاریخ کہتے ہیں جیسے اب مثلاً جمادی الاخریٰ کا مہینہ ہے
اور آج اس کا اٹھارواں دن ہے تو اٹھارویں تاریخ ہوئی۔ اس کے لکھنے کا یہ طریقہ ہے کہ جونسی تاریخ

ہو وہی ہندسہ لکھ کر اس کے بعد مہینہ کا نام لکھدو مثلاً جمادی الاخری کی اٹھارویں تاریخ کو اس طرح لکھو
۱۸ جمادی الاخری اور سنہ کہتے ہیں برس کو ہم مسلمانوں میں جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ کیطرف
ہجرت فرمائی تھی جب سے برسوں کا شمار لیتے ہیں تو ابتک تیرہ سو تریسٹھ برس ہو چکے ہیں بس یہی سنہ ہوا اور اسکو ہجری سن
کہتے ہیں کیونکہ ہجرت کے حساب سے ہے اور تیرہ سو تریسٹھ اس طرح لکھیں گے کہ پہلے لفظ سن ذرا لمبا سا لکھیں گے
اور اسکے اوپر یہ ہندسہ لکھیں گے اور اسکے آگے دو چشمی ھ بنا دینگے اس طرح سنہ ۱۳۶۳ھ اور یہ سنہ محرم کے مہینے سے
بدلجاتا ہے مثلاً اب جو محرم آویگا اس سے تیرہ سو چوسٹھ (۱۳۶۴) شروع ہونگے تو تیرہ کا ہندسہ تو اپنی
حالت پر رہنے دینگے اور تریسٹھ کی جگہ چوسٹھ کا ہندسہ لکھیں گے اس طرح سنہ ۱۳۶۴ھ اسی طرح ہر محرم
سے اس ہندسہ کو بدلتے رہینگے کہ دوسرے محرم سے ۶۳ کی جگہ ۶۴ لکھیں تیسرے محرم سے ۶۴ کی
جگہ ۶۵ لکھیں گے اور تیرہ کا ہندسہ اپنی جگہ لکھا رہیگا جب سینتالیس سال گذر جاوینگے اور پورے چودہ
سو برس ہو جاوینگے تب یہ تیرہ کا ہندسہ بدلیگا۔ اس زمانہ میں جو لوگ ہونگے وہ آپس میں اس کے
لکھنے کا طریقہ پوچھ لیں گے تاریخ اور سنہ میں بہت فائدے ہیں ایک تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس خط
کو آئے ہوئے کتنے دن ہوئے شائد اس میں کوئی بات لکھی ہو اور اب موقع نہ رہا ہو تو دھوکا تو نہ
ہوگا۔ دوسرے اگر ایک خط میں ایک بات لکھی ہے اور دوسرے میں اس کے خلاف ہے تو اگر تاریخ
اور سن نہ ہو تو دیکھنے والیکو یہ نہیں معلوم کہ اس میں کونسا پہلا ہے کونسا پچھلا اور میں کونسی بات کروں اور کونسی
نہ کروں اور اگر تاریخ و سنہ ہوگا تو اس سے معلوم ہو جاویگا کہ فلانا خط بعد کا ہے اس کے موافق عمل کرنا
چاہئے اور بھی طرح طرح کے فائدے ہیں (۱۸) پتہ بہت صاف لکھو یہاں کا بھی اور وہاں کا بھی پورے
پورے حرف ہوں سب نقطے اور شوشے دیئے ہوں ورنہ بعضی دفعہ بڑی دقت ہو جاتی ہے کبھی تو خط نہیں
پہنچتا اور کبھی جواب بھیجنے کے وقت پتہ نہیں پڑھا جاتا تو جواب نہیں آسکتا اور ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کرو
شائد دوسرے کو یاد نہ رہے اور پہلا خط بھی حفاظت سے نہ رہے (۱۹) ایسے کاغذ یا ایسی روشنائی سے
مت لکھو کہ حرف پھیل جاویں یا دوسری طرف چھن جاویں کہ پڑھنے میں دقت ہو اور نہ بہت موٹا کاغذ لو
کہ بیفائدہ وزن بڑھنے سے محصول بڑھجاوے (۲۰) خط الٹ پلٹ مت لکھو کہ دوسرا یہی ڈھونڈتا پھرے کہ اسکے بعد
کی عبارت کونسی ہے ایکطرف سیدھا سادھا لکھنا شروع کرو اور ترتیب سے لکھتی چلی جاؤ تاکہ پڑھنے والا سیدھا پڑھتا چلا جاوے
(۲۱) جب ایک صفحہ لکھ چکو اسکو مٹی سے یا جاذب کاغذ سے خوب خشک کرلو پھر اگلا صفحہ لکھنا شروع کرو ورنہ حرف مٹجاوینگے پڑھے
نجاوینگے (۲۲) بعضوں کی عادت ہے کہ قلم میں روشنائی زیادہ لگا لیتے ہیں پھر اسکو چٹائی یا فرش پر یا دیوار پر چھڑک کر روشنائی کم کرتی
ہیں یہ بے تمیزی کی بات ہے اول ہی سے روشنائی سنبھال کر لگاؤ۔ اگر زیادہ آجاوے تو دوات کے اندر جھاڑ دو

کتاب کا خاتمہ جس میں تین مضمون ہیں

پہلا مضمون ۷۶

ان میں زیادہ علم حاصل کرنے کا طریقہ اور کچھ کتابوں کے نام ہیں ہم نے اس کتاب میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے خوب سوچ سوچ کر دین اور دنیا کی ایسی ضروری باتیں لکھدی ہیں جنسے زیادہ کام پڑا کرتا ہے۔ اور اگر زیادہ باتیں معلوم کرنا ہوں تو اس کے تین طریقے ہیں۔ ایک تو یہ کہ مردوں کی طرح کچھ فارسی پڑھ کر آگے عربی پڑھنا شروع کرے عربی میں بہت بڑی بڑی اور اچھی اچھی علم کی باتیں ہیں اور سچ یہ ہے کہ دین کے علم کا مزہ اور پوری پوری خبر بدون عربی کے میسر نہیں اگر اسکی ہمت ہو تو یہ کتاب جب ختم ہونے کو آئے تم اللہ کا نام لیکر ایک کتاب ہے تیسیر المبتدی اسکا نام ہے میرے ایک دوست مولوی صاحب نے لکھی ہے اور میں نے بڑے شوق سے اسکو لکھوایا ہے اور مجھکو بہت پسند آئی ہے اور میں اپنی سپردگی کے بچوں کو وہی پڑھواتا ہوں اور ان کو اس کے پڑھنے سے بڑی طاقت ہوتی ہے تم وہ کتاب منگا کر خوب سمجھ سمجھ کر پڑھنا شروع کرو پھر آگے جو جو پڑھا جاویگا اس کی ترکیب اسی کتاب کے پہلے ورق میں لکھی ہے اسکے موافق پڑھتی رہنا تھوڑے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے چاہا تو عربی پڑھنے کی طاقت ہو جاویگی۔ ہم نے عربی پڑھنے کی بھی ایک مختصر اور جلدی حاصل ہو جانیکی ترکیب نکالی ہے اس ترکیب کے ملنے کا پتہ بھی اُسی کتاب کے پہلے ورق میں لکھا ہے اس کے موافق عربی پڑھ لینا انشاءاللہ تعالیٰ اسوقت سے تین سال کے اندر تم مولون یعنی عربی کی عالمہ ہو جاؤ گی عالموں کے جو درجے ہیں وہ تم کو ملیں گے۔ عالموں کی طرح قرآن و حدیث کا وعظ کہنے لگوگی عالموں کی طرح فتویٰ دینے لگوگی عالموں کی طرح لڑکیوں کو عربی پڑھانے لگوگی۔ پھر تمہارے وعظ اور فتوؤں سے اور پڑھانے اور کتابوں سے جتنوں کو ہدایت ہوگی اور پھر ان سے آگے جتنوں کو ہدایت ہوگی قیامت تک سب کا ثواب تمہارے اعمالنامہ میں بھی لکھا جاویگا دیکھو تھوڑی محنت میں کتنی بڑی دولت مفت ملتی ہے سب سے بڑھ کر طریقہ دین کے علم حاصل کرنے کا تو یہ ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اگر تمھارے گھر میں کوئی عالم ہو تو خود اور جو تمہارے گھر میں نہ ہو شہر بستی میں ہو تو اپنے مردوں یا ہوشیار لڑکوں کے ذریعہ سے ہر طرح کی دین کی باتیں عالموں سے پوچھتی رہو مگر پورے عالم دیندار سے مسئلہ پوچھو اور جو ادھ کچرا ہو یا دنیا کی محبت میں جائز ناجائز کا خیال اسکو نہ ہو اس کی بات بھروسے کے قابل نہیں۔ تیسرا طریقہ یہ ہے کہ دین کی اردو زبان والی کتابیں دیکھا کرو اور خوب سوچ سوچ کر سمجھا کرو اور جہاں شبہ بھی نہ رہے اپنی سمجھ سے مطلب مت ٹھیرالیا کرو بلکہ کسی عالم[ع] سے تحقیق کر لیا کرو اور اگر موقع ہو تو بہتر تو یہی ہے کہ ان کتابوں کو بھی

ع اور وہ عالم محقق اور دیندار [illegible]

سبق کے طور پر کسی جاننے والے سے پڑھ لیا کرو اب یہ سمجھو کہ دین کے نام سے کتابیں اس زمانہ میں بہت پھیل گئی ہیں مگر بعضی کتابیں ان میں صحیح نہیں - اور بعضی کتابوں میں کچھ غلط باتیں ملی ہوئی ہیں اور بعضی کتابوں کا اثر دلوں میں اچھا پیدا نہیں ہوتا - اور جو کتابیں دین ہی کی نہیں ہیں وہ ہر طرح سے نقصان ہی پہنچاتی ہیں لیکن لڑکیاں اور عورتیں اس بات کو بالکل نہیں دیکھتیں جس کتاب کو دل چاہا خرید کر پڑھنے لگیں پھر ان سے بجائے نفع نقصان ہوتا ہے - عادتیں بگڑ جاتی ہیں خیال گندے ہو جاتے ہیں بے تمیزی بے شرمی شیطانی قصے پیدا ہوتے ہیں ناحق کو علم بدنام ہوتا ہے - کہ صاحب عورتوں کا پڑھانا اچھا نہیں اصل یہ ہے کہ دین کا علم تو ہر طرح اچھی ہی چیز ہے مگر جو دین ہی کا علم نہ ہو یا طریقہ سے حاصل نہ کیا جاوے یا اسپر عمل نہ ہو تو اس میں علم دین پر کیا الزام ہو سکتا ہے - اس بے احتیاطی سے بچنے کی ترکیب یہ ہے کہ جو کتاب مول لینا یا دیکھنا ہو اول کسی عالم کو دکھلا لو اگر وہ فائدہ کی بتلاویں تو دیکھو اگر نقصان کی بتلاویں مت دیکھو بلکہ گھر میں بھی مت رکھو اگر چوری چھپے اپنے کسی بچہ کے پاس دیکھو تو اس کو الگ کر دو غرض بدون عالموں کو دکھلائے ہوئے اور بے ان سے پوچھے ہوئے کوئی کتاب مت دیکھو اور کوئی کام مت کرو بلکہ اگر عالم بھی بن جاؤ تب بھی اپنے سے زیادہ جاننے والے عالم سے پوچھ پاچھ رکھو - اپنے علم پر گھمنڈ مت کرو - اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں جن کتابوں کا بہت رواج ہے ان میں سے کچھ کتابوں کے نام نمونہ کے طور پر بتلا دیں کہ کون کون کتابیں نفع کی ہیں اور کون کون نقصان کی ہیں ان کے سوا جو اور کتابیں ہیں انکے مضمون اگر نفع کی کتابوں سے ملتے ہوئے ہوں تو ان کو بھی نفع پہنچانے والی سمجھو نہیں تو نقصان پہنچانے والی سمجھو - اور آسان بات یہ ہے کہ کسی عالم کو دکھلا لیا کرو -

۷۷ بعضی کتابوں کے نام جنکے دیکھنے سے نفع ہوتا ہے

تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی - ترجمہ مشارق الانوار - سلیقہ ترجمہ ادب المفرد - صلوٰۃ الرحمن - راہ نجات نصیحۃ المسلمین - مفتاح الجنۃ - بہشت کا دروازہ - حقیقۃ الصلوٰۃ مع رسالہ بے نمازاں - رسالہ عقیقہ رسالہ تجہیز و تکفین - کشف الحاجۃ - ترجمہ مالا بد منہ - صفائی معاملات - تمیز الکلام - محاسن العمل - سعادت دارین - صبح کا ستارہ لیکن اس کی روایتیں بہت پکی نہیں - تعلیم الدین - تحفۃ الزوجین - فروع الایمان - جزاء الاعمال - ضمان الفردوس - رانڈوں کی شادی - زواجر ہندی منہیات مترجم - زلزلۃ الساعۃ - ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب رح کے قیامت نامہ کا نصاب الاحتساب اردو - اصلاح الرسوم - شریعت کا لٹھ - تنبیہ الغافلین - آثار محشر زجر الشبان والشیبہ - عمدۃ النصائح بہشت نامہ - دوزخ نامہ زینۃ الایمان - تنبیہ النساء - تعلیم النساء مع دین نامہ

ہدایت النسوان۔ مراۃ النساء۔ توبۃ النصوح۔ تہذیب نسوان و تربیت الانسان۔ بھوپال کی بیگم شاہجہاں کی تصنیف یہ بہت اچھی کتاب ہے مگر اس کے مسئلے ہمارے امام کے مذہب کے موافق نہیں تو ایسے مسئلوں میں بہشتی زیور کے موافق عمل کرے۔ اسی طرح علاج معالجہ کی باتوں میں بے حکیم کے پوچھے کتاب دیکھکر علاج نہ کرے۔ باقی اور باتیں آرام اور نصیحت سلیقہ کی جو لکھی ہیں وہ سب برتاؤ کے قابل ہیں۔ فردوس آسیہ راحت القلوب۔ خدا کی رحمت۔ تواریخ حبیب الٰہ یہ تینوں کتابیں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حال میں ہیں مگر ان میں کہیں کہیں مولد شریف کی محفل کرنیکا اور اس میں کھڑے ہونیکا بیان ہے اس کا مسئلہ چھٹے حصے میں آچکا ہے اس مسئلہ کا خلاف نہ کریں۔ قصص الانبیاء۔ الکلام المبین فی آیات رحمۃ العالمین۔ سر الشہادتین مترجم۔ اکسیر ہدایت۔ حکایات الصالحین۔ مقاصد الصالحین۔ مناجات مقبول۔ غذائی روح۔ جہاد اکبر۔ تحفۃ العشاق۔ چشمۂ رحمت۔ گلزار ابراہیم۔ نصیحت نامہ۔ بنجارہ نامہ۔ اعمال قرآنی۔ شفاء العلیل۔ خیر المتین۔ ترجمہ حصن حصین۔ ارشاد مرشد لیکن اسمیں جو ذکر شغل لکھا ہے وہ بدون پیر کی اجازت کے نہ کرے وظیفوں کا کچھ ڈر نہیں۔ طب احسانی۔ مخزن المفردات۔ انشاء خرد افروز۔ کاغذات کارروائی بخط شکست۔ مبادی الحساب۔ مرقع نگارین۔ تہذیب السالکین۔

۷۸ بعضی کتابوں کے نام جنکے دیکھنے سے نقصان ہوتا ہے

دیوان اور غزلوں کی کتابیں۔ اندر سبھا۔ قصہ بدر منیر۔ قصہ شاہ یمن۔ داستان امیر حمزہ۔ گل بکاؤلی۔ الف لیلہ۔ نقش سلیمانی۔ فالنامہ۔ قصہ ماہ رمضان۔ معجزہ آل نبی۔ چہل رسالہ جس میں بعضی کتابیں محض جھوٹی ہیں وفات نامہ جس میں بعض روایتیں بالکل بے اصل ہیں۔ آرائش محفل۔ جنگ نامہ حضرت علی۔ جنگ نامہ محمد حنیف۔ تفسیر سورہ یوسف اس میں ایک تو بعضی روایتیں کچی ہیں دوسرے عاشقی و معشوقی کی باتیں عورتوں کو سننا پڑھنا بہت نقصان کی بات ہے۔ ہزار مسئلے۔ حیرت الفقہ۔ گلدستہ معراج۔ نعت ہی نعت۔ دیوان لطف یہ تینوں کتابیں یا جو اسطرح کی ہو نام کو تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہے مگر بہت سے مضمون ان میں شرع کے خلاف ہیں۔ دعا گنج العرش۔ عہد نامہ یہ دونوں کتابیں اور بہت سی ایسی ہی کتابیں ایسی ہیں کہ ان کی دعائیں تو اچھی ہیں مگر ان میں جو اسنادیں لکھی ہیں اور ان میں حضرت رسول اللہ علیہ وسلم کے نام سے بڑے لمبے چوڑے ثواب لکھے ہیں وہ بالکل گھڑی ہوئی باتیں ہیں۔ مرآۃ العروس۔ بنات النعش۔ محصنات۔ ایامی یہ چاروں کتابیں ایسی ہیں کہ ان میں بعضی جگہ تمیز اور سلیقہ کی باتیں ہیں اور بعضی جگہ ایسی باتیں ہیں کہ ان سے دین کمزور ہوتا ہے۔ ناول کی کتابیں طرح طرح کی ان سب کا ایسا برا اثر ہوتا ہے کہ زہر سے بدتر۔ اخبار شہر شہر کے ان میں بھی بہت وقت بے فائدہ خراب ہو جاتا ہے اور بعضے مضمون بھی نقصان کے ہوتے ہیں۔

۷۹ دوسرا مضمون

اس میں سب حصوں کے پڑھنے پڑھانیکا طریقہ اور جن جن باتوں کا اس میں خیال رکھیں ان سب کا بیان ہے پڑھانیوالا مرد ہو یا عورت اسکو پہلے دیکھ لے اور اسی کے موافق برتاؤ کرے تو پڑھنے والیوں اور سیکھنے والیوں کو بہت فائدہ ہو (۱) اول حصے میں الف بے تے کو خوب پہچنوانا چاہئے اور حرفوں کو ملا کر پڑھنے کی عادت ڈالنا چاہئے۔ اور پہچان کے بعد جہانتک ہوسکے بچے ہی سے نکلوانا چاہئے بدون ضرورت کے خود سہارا نہ لگانا چاہئے (۲) کتاب کے شروع کے ساتھ ہی بچے سے کہو کہ اپنا روزمرہ کا سبق تختی پر لکھ لیا کرے اسی طرح کتاب کے ختم ہونے تک یہ ساری کتاب لکھوالو اس سے خوب لکھنا آجاویگا (۳) پہلے حصے میں جو گنتی لکھی ہے اس کی صورت ایسی یاد ہونا چاہئے کہ بے دیکھے بھی لکھ سکے (۴) عقیدے اور مسئلے خوب سمجھا کر پڑھاوے اور خود پڑھنے والی کی زبان سے کہلوادے تاکہ معلوم ہو کہ وہ سمجھ گئی ہے (۵) جو جو دعائیں کتاب میں آئی ہیں سب کو حفظ سننا چاہئے (۶) جب نماز بچے سے پڑھوائی جاوے تو اس سے کہو کہ تھوڑے دنوں تک سب صورتیں اور دعائیں پکار کر پڑھے اور تم بیٹھ کر سنا کرو۔ جب نماز خوب یاد ہو جاوے پھر قاعدہ کے موافق پڑھا کرے (۷) اگر پڑھانیوالا مرد ہو یا کوئی مسئلہ بچے کی سمجھ سے زیادہ ہو تو ایسا مسئلہ چھوڑ دادو اور کسی رنگ سے یا پنسل سے نشان بنوادو جب موقع ہوگا ایسے مسئلوں کو پھر سمجھا دیا جاوے گا۔ وہ مرد اپنی بی بی کے ذریعہ سے شرم کی باتیں سمجھوادے (۸) چوتھے پانچویں حصے میں ذرا باریک باتیں ہیں اگر بچے کی سمجھ میں نہ آویں تو چھٹا یا ساتواں یا آٹھواں یا دسواں پہلے پڑھا دو اور انمیں سے جسکو مناسب سمجھو پہلے پڑھا دو (۹) پڑھنے والی کو تاکید کرو کہ سبق کا بھی خوب مطالعہ دیکھا کرے اور طبیعت کے زور سے مطلب نکالا کرے جتنا بھی نکل سکے اور سبق پڑھ کر کئی دفعہ کہا کرے اور اپنے ہی جی سے مطلب بھی کہا کرے اس سے سمجھانے کی طاقت آجاتی ہے پچھلے پڑھے کو کہیں کہیں سے سن لیا کرو تاکہ یاد رہے اور پڑھنے والی کو تاکید کرو آموختہ کچھ مقرر کرکے روز پڑھا کرے اگر دو تین لڑکیاں ہم سبق ہوں تو ان سے کہو کہ آپس میں پوچھ پاچھ لیا کریں (۱۰) جو باتیں کتاب کی پڑھتی جاویں جب پڑھنے والی اس کے خلاف کرے اسکو فوراً ٹوک دیا کرے اور اسی طرح جب کوئی دوسرا آدمی کوئی خلاف کام کرے اور نقصان اٹھاوے تو پڑھنے والیونکو جتانا چاہئے کہ دیکھو فلانے نے کتاب کے خلاف کام کیا اور نقصان ہوا اس طریقہ سے اچھی باتوں کی بھلائی اور بری باتوں کی برائی خوب دل میں بیٹھ جاوے گی

۸۰ تیسرا مضمون

اس میں نیکیوں کے زیور کی تعریف میں وہی شعر ہیں جو اس کتاب کے دیباچہ میں لکھی گئی تھیں یہ نیکیاں

بہشت کے زیور ہیں تو ان شعروں کو اس کتاب کے نام اور مضمون سے بھی لگاؤ ہے اور ان سے نیکیوں کی محبت دل میں اور زیادہ ہوگی اور اس جھوٹے زیور کی حرص کم ہوگی۔ اسی کی حرص نے اس سچے زیور کو بھلا رکھا ہے اگر کسی نے دیباچہ میں یہ شعر نہیں دیکھے ہونگے تو وہ یہاں پڑھ لیگی اور اگر پہلے دیکھ چکی ہوگی تو اور زیادہ عمل کا خیال ہوگا اسواسطے ان کو یہاں دوبارہ لکھدیا ہے اور کتاب اسی پر ختم ہے اللہ تعالیٰ نیک راہ پر قائم رکھکر ہم سب کا خاتمہ بالخیر کریں وہ شعر یہ ہیں (نظم اصلی انسانی زیور)

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی اماں جان سے
کون سے زیور ہیں اچھے یہ بتا دیجئے مجھے
تاکہ اچھے اور برے میں مجھکو بھی ہو امتیاز
یوں کہا ماں نے محبت سے کہ اے بیٹی میری
سیم و زر کے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے
تم کو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات
سر پہ جھومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مدام
بالیاں ہوں کان میں ایجان گوش ہوش کی
اور آویزے نصائح ہوں کہ دل آویز ہوں
کان کے پتے دیا کرتے ہیں کانوں کو عذاب
اور زیور گر گلے کے کچھ تجھے درکار ہوں ؟
قوت بازو کا حاصل تجھ کو بازو بند ہو
ہیں جو سب بازو کے زیور سب کے سب بیکار ہیں
ہاتھ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے
کیا کروگی اے میری جاں زیور خلخال کو
سب سے اچھا پاؤں کا زیور یہ ہے نور بصر

آپ زیور کی کریں تعریف مجھ انجان سے
اور جو بدزیب ہیں وہ بھی جتا دیجئے مجھے
اور مجھ پر آپ کی برکت سے کھل جائے یہ راز
گوش دل سے بات سن لو زیوروں کی تم ذری
پر نہ میری جان ہونا تم کبھی ان پر فدا
چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے
دین و دنیا کی بھلائی جس سے ایجاں آئے ہاتھ
چلتے ہیں جس کے ذریعہ سے ہی سب انسان کے کام
اور نصیحت لاکھ تیرے جھومکوں میں ہو بھری
گر کرے ان پہ عمل تیرے نصیبے تیز ہوں
کان میں رکھو نصیحت دیں جو اوراق کتاب
نیکیاں پیاری میری تیرے گلے کا ہار ہوں
کامیابی سے سدا تو خرم و خرسند ہو
ہمتیں بازو کی اے بیٹی تری درکار ہیں
دستکاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے
پھینک دینا چاہئے بیٹی بس اس جنجال کو
تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہ نیک پر

سیم و زر کا پاؤں میں زیور نہ ہو تو ڈر نہیں
راستی سے پاؤں پھسلے گر نہ میری جاں کہیں

نور محمدی بہشتی زیور کا دسواں حصہ ختم ہوا

نور محمدی بہشتی زیور کا ضمیمہ جس میں بعضی باتیں مسئلوں کی ہیں جو بعد میں یاد آئیں

مسئلہ جہاں حرام چیز زیادہ ہو بے پوچھے کھانا وہاں درست نہیں البتہ اگر پوچھنے سے یہ معلوم ہو جاوے کہ یہ خاص چیز حلال کی ہے تو اگر بتلانے والا نیک دیندار ہے تو بے کھٹکے اُس پر عمل درست ہے اور اگر وہ آدمی بُرا ہے یا حال نہیں معلوم کہ اچھا ہے یا بُرا۔ تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر دل گواہی دے کہ یہ آدمی سچا ہے تو عمل درست ہے۔ اور جو دل گواہی نہ دے تو عمل درست نہیں جیسے آموں کے آنے سے پہلے کسی نے فصل بیچ ڈالی اس کو تو تم پڑھ چکی ہو کہ حرام ہے تو جس بستی میں اس کا زیادہ رواج ہو اور پھلنے کے بعد کم بکتا ہو وہاں یہ مسئلہ چلے گا جو ہم نے بیان کیا تو جس آم کا حال معلوم ہو جاوے کہ یہ پھلنے کے بعد بکا ہے وہ درست ہے اور بے پوچھے کھانا درست نہیں مسئلہ بیماری کو بُرا کہنا منع ہے۔ مسئلہ اگر کوئی کافر عورت تمہارے پاس خوشی سے مسلمان ہونے آوے اور اس کے مسلمان کرنے میں کسی جھگڑے فساد کا اندیشہ نہ ہو تو مسلمان کر لو۔ اور طریقہ مسلمان کرنے کا یہ ہے کہ اس سے کہلاؤ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کوئی پوجنے کے لائق نہیں سوا ایک اللہ کے اور محمدؐ سچے رسول بھیجے ہوئے ہیں اللہ کے اور سچا جانتی ہوں میں سب پیغمبروں کو اور خدا کی سب کتابوں کو اور مانتی ہوں فرشتوں کو اور قیامت کو اور تقدیر کو میں نے چھوڑ دیا اپنا پہلا دین اور قبول کیا میں نے مسلمانوں کا دین اور میں پانچوں وقت کی نماز پڑھا کروں گی اور رمضان کے روزے رکھا کروں گی اور اگر مال و متاع ہوا تو زکوٰۃ دونگی اور اگر زیادہ خرچ ہو گا تو حج کروں گی اور اللہ رسول کے سب حکم بجا لاؤں گی اور جتنی چیزوں سے اللہ رسول نے منع کیا ہے سب سے بچتی رہونگی اے اللہ مجھکو دین اور ایمان پر ثابت رکھیو اور دین کے کاموں میں میری مدد کیجیو۔ پھر جتنے موجود ہوں سب اللہ سے دعا کریں کہ اے اللہ اس کے اسلام کو قبول کر اور ہم کو بھی اسلام پر قائم رکھ اور ایمان پر خاتمہ کر۔ مسئلہ لگائی بجھائی مت کرو۔ مسئلہ سنی ہوئی بات کا اعتبار مت کر لیا کرو۔ مسئلہ بعضی عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ ناپاک کپڑا دھو کر جبتک سوکھ نہ جاوے وہ پاک نہیں ہوتا اور اس سے نماز درست نہیں یہ بالکل غلط بات ہے بعضی عورتیں اس مسئلہ کے نہ جاننے سے نمازیں قضا کر دیتی ہیں اور پھر وقت نکلے پیچھے کون پڑھتا ہے ایسا مت سمجھو گیلے (کپڑے) سے بھی بے تکلف نماز درست ہے مسئلہ بعضی عورتوں کا اعتقاد ہے کہ جس کے آٹھواں بچہ پیدا ہوا تو اس کو ایک چرخہ صدقہ میں دینا چاہئے ورنہ بچہ پر خطرہ ہے یہ محض واہیات اعتقاد

ہے توبہ کرنا چاہئے مسئلہ ۸ بعضی عورتیں چیچک کو کوئی آسیب بھوت سمجھتی ہیں اور اسوجہ سے اس گھر میں
بہت سے بکھیڑے کرتی ہیں یہ سب واہیات خیال ہیں توبہ کرنا چاہئے۔ مسئلہ ۹ جس کپڑے میں سے باہیں
یا سر کے بال یا گردن جھلکتی ہو اس سے نماز نہیں ہوتی۔ مسئلہ ۱۰ جو فقیر محنت مزدوری کر سکتا ہو اور پھر وہ
بھیک مانگنے کا پیشہ اختیار کرلے اس کو بھیک دینا درست نہیں مسئلہ ۱۱ ریل کے سفر میں اگر پانی نہ ملے
تو تیمم کرکے نماز پڑھو نماز قضا مت کرو مسئلہ ۱۲ بعضی عورتیں غریب مزدوروں سے پردہ نہیں کرتیں بڑا
گناہ ہے مسئلہ ۱۳ پرائی چیز چاہے کیسے ہی ہلکے داموں کی ہو مگر بدون مالک کی اجازت کے ہرگز مت برتو
اور جب برتو اس کو چھوڑ کر مت اُٹھ جاؤ مالک کے سپرد کردو کہ دیکھو بہن تمہاری قینچی یا سوئی رکھی ہے مسئلہ ۱۴
ریل کی سواری میں کرایہ کا اور محصول کا اور اسباب کے لیجانے کا قاعدہ ریل والوں کی طرف سے مقرر ہے اسکے
خلاف کرنا یا دھوکا دینا یا اصل بات کو چھپانا درست نہیں مثلاً وہاں یہ قاعدہ ہے کہ جو مسافر سب سے سستے درجہ میں
سفر کرے جس کو تیسرا درجہ کہتے ہیں اس کو ناشتہ کا کھانا اور اوڑھنا بچھونا اور ان چیزوں کے علاوہ پچیس سیر
بوجھ کا اسباب لیجانے کی اجازت ہے اس پر محصول نہیں پڑتا فقط اپنا کرایہ دینا پڑتا ہے اور اگر تھوڑا
سا بھی بڑھ جاوے تو اس کو ریل پر تلوا کر محصول جتنا وہاں قاعدہ ہے دینا چاہئے۔ اور یہ پچیس سیر اس سیر کی
ہے جو سیر اسّی روپے کے برابر ہوتا ہے تو اب اگر کوئی شخص چھبیس ستائیس سیر اسباب بھی بے تلوائے
ساتھ لیجاوے چاہے ریل والے اس کو نہ ٹوکیں مگر وہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک گنہگار ہوگا اور بعضے یوں
کرتے ہیں کہ اسباب تلنے سے تیس سیر نکلا بابو نے کہا ہم بیس سیر لکھدیں گے ہم کو اتنی رشوت دو اسمیں
دو گناہ ہونگے ایک تو زیادہ اسباب لیجانا اور محصول کم دینا دوسرا رشوت دینا۔ اسی طرح وہاں یہ قاعدہ ہے
کہ جو بچہ تین برس سے کم ہو اس کا محصول معاف ہے اور جو تین برس کا ہو اس کا آدھا محصول ہے اور پھر
بارہ برس سے کم کم آدھا ہے جب پورے بارہ برس کا ہو تب پورا ہے تو اگر کسی کے پاس تین برس کا بچہ ہو اور
وہ اس کو بے محصول دئے ہوئے لیجاوے یا تین برس سے کم کا اس کو بتلادے تو اس کو گناہ ہوگا اس
طرح اگر بارہ برس کے بچے کو کم کا بتلا کر آدھے کرائے میں لیجانا چاہے اس کو بھی گناہ ہوگا ان سب صورتوں
میں قیامت کے دن بجائے پیسوں روپیوں کے نیکیاں دینی پڑیں گی یا ان ریل والوں کے گناہ اس
کے سر پر دھرے جاویں گے۔ مسئلہ ۱۵ آجکل جو انگریزی بہت پڑھتے ہیں اور اس میں بعضی باتیں
ایسی ایسی لکھی ہیں جو دین ایمان کے بالکل خلاف ہیں اور دین کا علم ان پڑھنے والوں کو ہوتا نہیں اس لئے
بہت لڑکے ایسے ہو جاتے ہیں کہ ان کے دل میں ایمان نہیں رہتا اور منھ سے بھی ایسی باتیں کہہ ڈالتے
ہیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ اگر ایسے لڑکوں سے کوئی مسلمان لڑکی بیاہی گئی شرع سے وہ نکاح ہی

نہیں ہوتا اور جب نکاح ہی نہیں ہوتا تو ساری عمر بُرا کام ہوتا ہے تو اس کا وبال ماں باپ پر دنیا میں بھی پڑے گا اور آخرت میں بھی عذاب کا بہت اندیشہ ہے اس لئے ضروری اور لازمی ہے کہ اپنی لڑکی بیاہنے کے وقت جس طرح داماد کے حسب نسب گھر بار کی تحقیق کرتے ہیں اس سے زیادہ اس کی چھان پھٹک کر لیا کریں کہ وہ دیندار بھی ہے یا نہیں اگر دینداری نہ معلوم ہو تو ہرگز لڑکی نہ دیں غریب دیندار ہزار درجے بہتر ہے بد دین امیر سے اور ایک بات یہ بھی دیکھی ہے کہ جو شخص دیندار نہیں ہوتا وہ بی بی کا بھی حق نہیں سمجھتا اور اس سے رغبت بھی نہیں رکھتا بلکہ کہیں کہیں تو یہ حال ہے کہ کوڑی پیسے سے بھی تنگ رکھتا ہے پھر جب چین نصیب نہ ہوا تو نری امیری کے نام کو لے کر کیا چاٹیں گے۔ مسئلہ ۱۶ یہ جو مشہور ہے کہ قطب تارے کی طرف پاؤں نہ کرے یہ بالکل غلط ہے اس تارے کا شرع میں کوئی ادب نہیں۔

مسئلہ ۱۷ اسی طرح یہ جو مشہور ہے کہ رات کے وقت درخت سویا کرتے ہیں یہ بھی بالکل غلط بات ہے مسئلہ ۱۸ اسی طرح یہ جو مشہور ہے کہ چارپائی پر نماز پڑھنے سے بندر ہو جاتا ہے بالکل واہیات بات ہے اگر چارپائی خوب کسی ہوئی ہو اس پر نماز درست ہے اگر وہ ناپاک ہو تو کوئی پاک کپڑا اس پر بچھالے لیکن بے ضرورت اس پر نماز پڑھنے سے خواہ مخواہ شور و غل ہوتا ہے۔ مسئلہ ۱۹ اسی طرح یہ جو مشہور ہے کہ پہلی امتوں کے کچھ لوگ بندر ہو گئے تھے یہ بندر انھیں کی نسل کے ہیں یہ بھی بالکل غلط ہے حدیث میں آگیا ہے کہ وہ بندر سب مر گئے تھے اُن کی نسل نہیں چلی۔ یہ جانور بندر پہلے سے بھی تھا یہ نہیں کہ بندر انھیں سے شروع ہوئے ہیں۔ مسئلہ ۲۰ قرآن میں جو غلطی نکلے اس کو فوراً صحیح کر لو یا کرا لو نہیں تو پھر یاد کا بھروسا نہیں ہمیشہ غلط پڑھا کرو گی جس سے گنہگار ہو گی۔ مسئلہ ۲۱ یہ دستور ہے کہ اگر قرآن مجید کسی کے ہاتھ سے گر پڑے تو اس کے برابر اناج تول کر دیتی ہیں یہ کوئی شرع کا حکم نہیں ہے پہلے بزرگوں نے شائد تنبیہ کے واسطے یہ قاعدہ مقرر کیا ہو گا تاکہ آگے کو زیادہ خیال رہے یہ واقع میں بہت اچھی مصلحت ہے لیکن قرآن کو بے ضرورت ترازو کے پلّے میں رکھنا یہ بھی ادب کے خلاف ہے اس لئے اگر اناج دینا ہو تو ویسے ہی جتنی ہمت ہو دیدے قرآن کو نہ تولے۔ مسئلہ ۲۲ جو مسئلہ اچھی طرح یاد نہ ہو کبھی کسی کو مت بتلاؤ مسئلہ ۲۳ بعضی عورتیں ایسا کرتی ہیں کہ ڈولی میں بیٹھنے کے وقت ظاہر کرتی ہیں کہ ایک سواری ہے اور بیٹھ لیتی ہیں دو دو۔ یہ دھوکا اور حرام ہے البتہ کہاروں سے کہدے اگر وہ خوشی سے اٹھالیں تو کچھ حرج نہیں ورنہ ان پر زبردستی درست نہیں۔ مسئلہ ۲۴ اکثر عورتیں ایک صندوق سر پر لئے پھرا کرتی ہیں اس صندوق میں طرح طرح کے نقشے اور تصویریں بنی ہوئی ہوتی ہیں اور صندوق کے تختے میں ان کو دیکھنے کے واسطے آئینہ لگا ہوا ہوتا ہے پیسہ دو پیسہ لے کر دکھاتی پھرتی ہیں تو جس صندوق میں

جاندار چیز کی ایک بھی تصویر ہو اس کی سیر کرنا منع ہے۔ اسی طرح بعضے لڑکے تصویردار نقشے خرید کر رات
کو لالٹین سامنے رکھ کر ان تصویروں کی سیر کراتے ہیں وہ بھی منع ہے۔ اسی طرح بعضے آدمی گھروں میں اپنے
وہ باجہ لا کر سب کو سنایا کرتے ہیں جس میں ہر چیز کی آواز بند ہو جاتی ہے۔ تو یاد رکھو کہ جس آواز کا ویسے
سننا منع ہے اس باجے میں بھی سننا منع ہے جیسے گانا بجانا اور بعضے اس میں قرآن پڑھنا بند کرتے ہیں
تو قرآن سننا تو بہت اچھی بات ہے مگر اس میں بند کرنے کا مطلب فقط کھیل تماشہ ہوتا ہے اس لئے یہ بھی
منع ہے لڑکیوں اور عورتوں کو ایسی چیزوں کی حرص نہ کرنی چاہئے۔ **مسئلہ ۲۵** بعضے آدمی ایسا کرتے ہیں
کہ کھوٹا روپیہ جب ان کے پاس نہیں چلتا تو دھوکہ دے کر کسی کو دیدیتے ہیں یا رات کو اس طرح چلا
دیتے ہیں یہ بڑا گناہ ہے جس نے وہ روپیہ تم کو دیا ہے اسی کو دیدو چاہے اس کو جتلا کر دو چاہے کسی
ترکیب سے دیدو سب درست ہے۔ مگر یہ اس وقت درست ہے جب خوب معلوم ہو کہ فلانے کے پاس
سے آیا ہے اور اگر ذرا بھی شک ہے تو درست نہیں اور اگر کسی شخص کو جتلا کر دو اور وہ خوشی سے لیلے
تب بھی درست ہے **مسئلہ ۲۶** بعضی دفعہ ایک آدمی آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹا رہتا ہے اور دو آدمی اس کو سوتا
جان کر آپس میں کوئی بات پوشیدہ کرنے لگتے ہیں۔ لیکن اگر ان کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ شخص سوتا نہیں
ہے تو وہ بات ہرگز نہ کریں۔ ایسے موقع میں اس لیٹنے والے کو واجب ہے کہ بول پڑے اور ان کی
باتیں دھوکے سے نہ سُنے نہیں تو گناہ ہوگا۔ **مسئلہ ۲۷** بعضی بڑی بوڑھیوں کی بلکہ بعضی جوانوں
کی بھی عادت ہے کہ منت مانتی ہیں کہ اگر میری فلانی مراد پوری ہو جاوے تو مسجد میں جا کر سلام کروں یا
یا مسجد کا طاق بھروں پھر مسجد میں جا کر اپنی منت پوری کرتی ہیں۔ سو یاد رکھو عورتوں کو مسجد میں جانا اچھا نہیں
نہ جوان کو نہ بوڑھی کو۔ کچھ نہ کچھ بےپردگی ضرور ہوتی ہے۔ اللہ میاں کا سلام یہی ہے کہ کچھ نفلیں پڑھ لو
دل سے زبان سے شکر ادا کرو سو یہ گھر میں بھی ممکن ہے اور طاق بھرنا یہی ہے کہ جو توفیق ہو محتاجوں کو
بانٹ دو سو یہ بھی گھر میں ہو سکتا ہے۔ **مسئلہ ۲۸** نوٹ کم یا زیادہ پر بیچنا درست نہیں مثلاً پانچ روپے
کا نوٹ ہو تو پونے پانچ یا سوا پانچ کے بدلے بیچنا درست نہیں اور خیر کمی میں تو کچھ لاچاری بھی ہے اگرچہ
گناہ ہوگا مگر زیادہ بیچنے میں تو کوئی لاچاری بھی نہیں یا کمی پر خریدنے میں وہ تو زیادہ بُرا اور بہت
گناہ ہے **مسئلہ ۲۹** کسی کا خط پڑھنا بلا اس کی اجازت کے درست نہیں۔ **مسئلہ ۳۰** کنگھی میں
جو بال نکلیں ان کو ویسے ہی مت پھینک دیا کرو نہ دیوار میں رکھ دیا کرو جس کو نامحرم لوگ دیکھیں
ان بالوں کا بھی پردہ ہے بلکہ لکڑی وغیرہ سے تھوڑی زمین کرید کر اس میں دبا دیا کرو **مسئلہ ۳۱** جس
مضمون کا زبان سے بیان کرنا گناہ ہے اس کا خط میں بھی لکھنا گناہ ہے۔ جیسے کسی کی غیبت شکایت

اپنی بڑائی وغیرہ۔ مسئلہ ۳۲ تار کی خبر میں کئی طرح کا شبہ ہے اس لئے چاند وغیرہ کی خبر میں اس کا اعتبار نہیں۔ مسئلہ ۳۳ طاعون کی جگہ سے دوسرے شہر کو یہ سمجھ کر بھاگ جانا کہ ہم بھاگنے سے بچ جاوینگے منع ہے اور جو اسی جگہ صبر سے قائم رہے اس کو شہادت کا درجہ ملتا ہے۔ مسئلہ ۳۴ بعضوں کی عادت ہے کہ کسی لڑکے یا ماما سے کہدیا کہ مسجد میں جاکر وہیں کے لوٹے میں پانی لے کر سب نمازیوں سے دم کرا کر لیتے آنا فلانے بیمار کو پلاویں گے یا قرآن ختم ہونے کے وقت پانی دم کرا کر برکت کے واسطے لیتے آنا یاد رکھو کہ مسجد کا لوٹا اپنے برتاؤ میں لانا منع ہے اپنے گھر سے کوئی برتن دینا چاہئے۔ مسئلہ ۳۵ جاہلوں میں مشہور ہے کہ ایک ہاتھ میں پانی اور ایک ہاتھ میں آگ لے کر چلنا منحوس ہے یا یہ مشہور ہے کہ میاں بی بی ایک برتن میں دودھ نہ کھاویں نہیں تو بھائی بہن ہو جاویں گے یا ایک پیر کے مرید نہ ہوں نہیں تو بھائی بہن ہو جاویں گے یا یہ مشہور ہے کہ مریدنی سے نکاح درست نہیں یا یہ مشہور ہے کہ قینچی نہ بجاؤ آپس میں لڑائی ہو جاویگی یا دو آدمیوں کے بیچ میں آگ لیکر مت نکلو نہیں تو انمیں لڑائی ہو جاویگی یا گھر میں گھونگچیاں مت رہنے دو نہیں تو گھر میں لڑائی ہوگی یا دو آدمی ایک کنگھی نہ کریں نہیں تو دونوں میں لڑائی ہو جاویگی یا دن میں کہانیاں مت کہو نہیں تو مسافر راستہ بھول جاویں گے یہ سب باتیں واہیات بے اصل ہیں ایسا اعتقاد رکھنا بہت گناہ ہے مسئلہ ۳۶ کسی کو حرام زادی یا کتیا کی جنی یا سور کی بچی یا اور کوئی ایسی بات مت کہو جس سے ماں باپ کو گالی لگے ان بیچاروں نے تمہاری کیا خطا کی ہے اور خود قصوروار کو بھی قصور سے زیادہ برا مت کہو۔ مسئلہ ۳۷ تمباکو کا کھانا یا حقہ پینا یوں ہی بلا ضرورت مکروہ ہے اور اگر کوئی لاچاری ہو تو کچھ ڈر نہیں مگر نماز کے وقت منہ خوب صاف کرے خواہ مسواک سے یا دھنیہ چبا کر جس طرح سے ہو سکے۔ اگر نماز میں منہ کے اندر بدبو رہے تو فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے اس واسطے منع ہے مسئلہ ۳۸ افیون اگر علاج کے لئے کسی اور دوا میں ملا کر اتنی سی کھالی جائے جس سے بالکل نشہ نہ ہو تو درست ہے اور جیسے بعضی عورتیں بچوں کو دیدیتی ہیں کہ نشہ کی غفلت میں پڑے رہیں روئیں نہیں یہ درست نہیں۔ مسئلہ ۳۹۔ اکثر عورتیں قرآن پڑھنے میں اگر ان کے میاں کا نام آجاوے تو اس کو چھوڑ جاتی ہیں یا چپکے سے کہہ لیتی ہیں یہ واہیات بات ہے قرآن پڑھنے میں کیا شرم مسئلہ ۴۰ سیانی لڑکی کو جوان مرد سے قرآن مجید یا کتاب پڑھوانا نہ چاہئے مسئلہ ۴۱ لکھے ہوئے کاغذ کا ادب ضروری ہے ویسے ہی نہ پھینکدینا چاہئے۔ جو خط ردی ہو جاوے یا پنساری کے گھر سے دوا کاغذ میں بندھی ہوئی آوے اور وہ دوا سے خالی کر لیا جاوے تو ایسے کاغذوں کو یا تو کہیں حفاظت سے رکھدو یا ان کو آگ میں جلادیا کرو۔ اسی طرح جو لکھا ہوا

کاغذ راستہ میں پڑا ہوا ملے اور کسی کے کام کا نہ ہو اس کو بھی اٹھا کر رکھدیا کرو یا جلا دیا کرو۔ مسئلہ ۴۲ دسترخوان میں جو روٹی کے ریزے رہ جاتے ہیں ان کو ایسی ویسی جگہ مت جھاڑ دیا کرو بلکہ کسی علیحدہ جگہ جہاں پاؤں کے نیچے نہ آویں جھاڑ دیا کرو۔ مسئلہ ۴۳ اگر کوئی خط لکھ رہا ہو تو اس کے پاس بیٹھ کر اس کا خط پڑھنا منع ہے۔ مسئلہ ۴۴ اگر کسی کے نیچے آدھے دھڑ میں زخم یا دانے ہوں اور پانی پہنچنے سے نقصان ہو اور اسکو نہانے کی ضرورت ہو اور نہانے میں اس کو بچا نہ سکے تو تیمم کرنا درست ہے۔ مسئلہ ۴۵ جاہلوں میں مشہور ہے کہ تسبیح پھیرنا اس طرح سیدھا ہے اور اس طرح اُلٹا ہے یہ سب واہیات ہے اصل مطلب گننے سے ہے۔ جس طرح چاہو پھیرو۔ مسئلہ ۴۶ درود شریف بے وضو پڑھنا درست ہے۔ مسئلہ ۴۷ لڑکے کا کان یا ناک چھیدنا منع ہے۔ مسئلہ ۴۸ بُرا نام رکھنا منع ہے اچھا نام رکھے یا تو نبیوں کے نام پر نام رکھے یا اللہ کے ناموں میں سے کسی نام پر لفظ عبد بڑھاوے جیسے عبد اللہ۔ عبد الرحمن۔ عبد الباری عبد القدوس۔ عبد الفتاح یا اور کوئی نام کسی عالم سے رکھوالے۔ مسئلہ ۴۹ جاہل عورتوں میں مشہور ہے کہ نماز پڑھ کر جانماز کو الٹ دو نہیں تو اس پر شیطان نماز پڑھتا ہے یہ بات محض غلط ہے مسئلہ ۵۰ جاہل سمجھتے ہیں کہ عورت اگر زچہ خانہ میں مر جاوے تو بھوتنی ہو جاتی ہے یہ بالکل غلط عقیدہ ہے بلکہ حدیث میں آیا ہے کہ ایسی عورت شہید ہوتی ہے مسئلہ ۵۱ جاہل کہتے ہیں کہ عورت مر جاوے تو اس کا خاوند جنازے کا پایا بھی نہ پکڑے یہ بالکل غلط ہے بلکہ اگر وہ منہ بھی دیکھ لے تو کچھ ڈر نہیں۔ مسئلہ ۵۲ اگر عورت مر جاوے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ معلوم ہو تو اس کا پیٹ چاک کر کے نکال لینا چاہیئے ایک جگہ لوگوں نے ایسی جہالت کی کہ اس عورت کے نہلاتے وقت بچہ پیدا ہونے کی نشانیاں معلوم ہوئیں تو عورتوں نے کہا جلدی کرو نہیں معلوم کیا ہو جاوے گا۔ غرض اس کو جلدی جلدی کفنا کر لے گئے۔ جب قبر میں رکھا تو کفن کے اندر بچے کے گرنے کی حرکت معلوم ہوئی افسوس ہے کسی نے کفن کھول کر بھی نہ دیکھا فوراً قبر پر تختے رکھ کر مٹی ڈالدی افسوس ہے۔ عورتوں میں بھی اور مردوں میں بھی کیسی جہالت آگئی ہے یہ ساری خرابی دین کا علم نہ ہونے کی ہے۔ مسئلہ ۵۳ یہ جاہلوں میں مشہور ہے کہ اگر خاوند نامرد ہو تو اس سے نکاح ہی درست نہیں ہوتا اور بیوی اس سے پردہ کرے یہ بالکل غلط بات ہے مسئلہ ۵۴ فال

کھولنا نام نکالنا چاہئے بدھنی پر ہو چاہے جوتی پر یا اور کسی طرح بہت گناہ ہے۔ مسئلہ ۵۵ عورتوں میں السلام علیکم کہنے کا اور مصافحہ کرنے کا رواج نہیں ہے یہ دونوں باتیں ثواب کی ہیں ان کو پھیلانا چاہئے۔ مسئلہ ۵۶ جہاں مہمان جاؤ کسی فقیر وغیرہ کو روٹی ٹکڑا مت دو۔ مسئلہ ۵۷ بعضے جاہلوں کا دستور ہے کہ جس روز گھر سے بونیکے واسطے اناج نکلتا ہے اس روز دانے نہیں بھناتے ایسا اعتقاد بالکل گناہ ہے چھوڑنا چاہئے۔

ضمیمہ حصہ دہم نور محمدی بہشتی زیور ختم ہوا

اضافہ از جانب مولوی محمد رشید صاحب مدرس جامع العلوم کانپور

مسئلہ ۱ ہر جانور کا پتہ اس کے پیشاب کے برابر ناپاک ہے اور جگالی میں جو نکلتا ہے وہ اس کے پاخانہ کے برابر ناپاک ہے۔ مسئلہ ۲ قرآن مجید اور سیپارے جب ایسے بوسیدہ ہو جائیں کہ انہیں پڑھا نہ جاسکے یا اسقدر زیادہ غلط لکھے ہوئے ہوں کہ ان کا صحیح کرنا مشکل ہو تو ان کو ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر ایسی جگہ دفن کر دے جو پیروں تلے نہ آوے اور اس طرح دفن کرے کہ اس کے اوپر مٹی نہ پڑے یعنی یا تو بغلی قبر کی طرح کھود کر بغل میں دفن کر دے یا اس پر کوئی تختہ وغیرہ رکھ کر مٹی ڈالدے۔

ضمیمہ کا پہلا اضافہ تمام ہوا شائد کوئی عالم اور اضافہ بڑھاویں

تمت

معجز نما متوسط قرآن مجید مترجم بہ دو ترجمہ مع کامل تفسیر اردو

۵۳ خوبیوں والا

حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا۔ گویا ایک ماہر اُستاد کے تراشے ہوئے نگینے ہیں۔ اعلیٰ طباعت صحت میں یکتائے روزگار۔ اس کی صحت ماہر حافظوں کی معرفت سجاوندی اور خاتم المصاحف کے مطابق ہوئی ہے۔ عربی و اردو دہرو وخط نہایت خوش خط تقطیع (سائز) وقلم کی معلومات کے لئے اُس کا بجنسہ ایک پورا صفحہ ملاحظہ فرمائیں۔ ہر پارہ جدا جدا اور نقش ونگار سے آراستہ۔ ہر بسم اللہ خط عجائب نگار سے تحریر ہے اس کے تمام اوقاف و رموز سجاوندی۔ اور منشی ممتاز علی صاحبؒ کے خاتم المصاحف کے مطابق ہیں۔ اس کو ہر طرح سے بہتر بنانے میں کارخانہ نے کل کوشش و زر کثیر خرچ کیا ہے۔ جو لوگ اس میں قرآن شریف حفظ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی آسانی کے لئے ہر رکوع کی تمام آیات پر ہندسے دیئے گئے ہیں۔

اس قرآن شریف کا ترجمہ اوّل حضرت مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کا ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے۔ انکے ترجمہ میں یہ خاص خوبی ہے کہ قرآن شریف کے ایک ایک لفظ کے معنی بتاتا ہے ترجمہ دوم حکیم الامت قرآن کے ظاہری و باطنی علوم کے ماہر حضرت شاہ اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو تقریباً تحت لفظ ہونے کے باوجود بامحاورہ اور نہایت سلیس ہے اور تمام تفاسیر کے آخری و متفقہ قول کے مطابق ہے یہ ہر دو ترجمے ان تمام اغلاط اور غلط نقطی سے پاک ہیں جو آزادی پسند صاحب کے ترجموں میں موجود ہیں اور نیز ان تمام اغلاط سے پاک ہیں جن کو آجکل کے دہلی اور لاہور وغیرہ کے کتب فروشوں نے بوجہ کم خرچ و کفایت شعاری خراب صحت اپنے اپنے مطبوعہ قرآنوں میں پیدا کی ہیں۔ تاکہ وہ ایک دوسرے کے مقابلہ میں بوجہ کم خرچ ارزاں فروخت کرسکیں۔

اور خوبی یہ کہ اس کے حاشیہ پر تمام تفاسیر مثل تفسیر کبیر و ابن جریر۔ درمنثور۔ خازن۔ ابن کثیر و مدارک و موضح القرآن از شاہ عبدالقادرؒ۔ ضحاک۔ مسند حاکم۔ ابن مردویہ۔ ابن ابی حاتم۔ مسند بزاز۔ مسند امام احمد۔ اسباب وشانِ نزول از جلال الدین سیوطیؒ۔ حقانی۔ بیان القرآن۔ وغیرہ وغیرہ) اور تمام کتب احادیث مثل بخاری، مسلم۔ ترمذی وغیرہ وغیرہ) کے خلاصے و مطالب سے ایک جامع تفسیر نہایت صحت وسند کے ساتھ ایسی عام فہم اردو میں چھاپی گئی ہے جو آج تک نہ تو کسی قرآن پر دیکھی اور نہ کسی نے اس قدر زر کثیر خرچ کرنے کی ہمت کی جس میں احکام قرآن و مسائل قرآن قصص۔ تاریخی واقعات۔ ذکر اولین و آخرین اور قرآن کے ظاہری و باطنی اشارات اور شانِ نزول۔ ربط آیات خواص قرآن۔ ناسخ و منسوخ کی تفصیل ہے اور جس تفسیر کا مضمون درج ہوا ہے اُس کا پورا حوالہ دیا گیا ہے اور ایک خاص بات یہ کہ حاشیہ پر سلسلۂ تفسیر میں ہر صفحہ پر اس مضمون کی سُرخی دی گئی ہے جس کی بابت تفسیر میں بیان ہوتا ہے۔

نیز اس کے شروع میں ایک مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں حصۂ اوّل میں حضرت آدمؑ سے لے کر تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور ان کی اُمتوں کے حالات ہیں۔ اسلام سے قبل عرب کی قدیم قوموں کی تاریخ اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر وفات تک مفصل سوانح عمری اور ان تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپؐ کے خلاف انجام دی تھیں۔ اور آپؐ کے وہ تمام خطوط مع ترجمہ درج ہیں۔ جو آپؐ نے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام برائے دعوت اسلام روانہ فرمائے تھے۔ حصۂ دوم میں فضائلِ قرآن دوسرا حصۂ سوم میں خاندان نقشبندیہ و قادریہ و سہروردیہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے اعمال، قرآن و خواص اور مجربہ سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذ ہیں اور تعبیر خواب درج ہے حصۂ چہارم میں مضامین قرآن کی فہرست ہے جس سے ہر مضمون کی آیت اشارہ میں نکل سکتی ہے۔ حصۂ پنجم میں قواعد قرأۃ قرآن کا بیان ہے۔

هدیہ نمبر ۱:۔ اعلیٰ سفید کاغذ، مجلد دس روپے
هدیہ نمبر ۲:۔ فیروزی کاغذ، مجلد دس روپے
هدیہ نمبر ۳:۔ معمولی سفید کاغذ مجلد آٹھ روپے

علاوہ محصول ڈاک

ہمارا پورا پتہ نور محمد۔ اصح المطابع وکارخانہ تجارتِ کتب مقابل آرام باغ، فریئر روڈ۔ کراچی